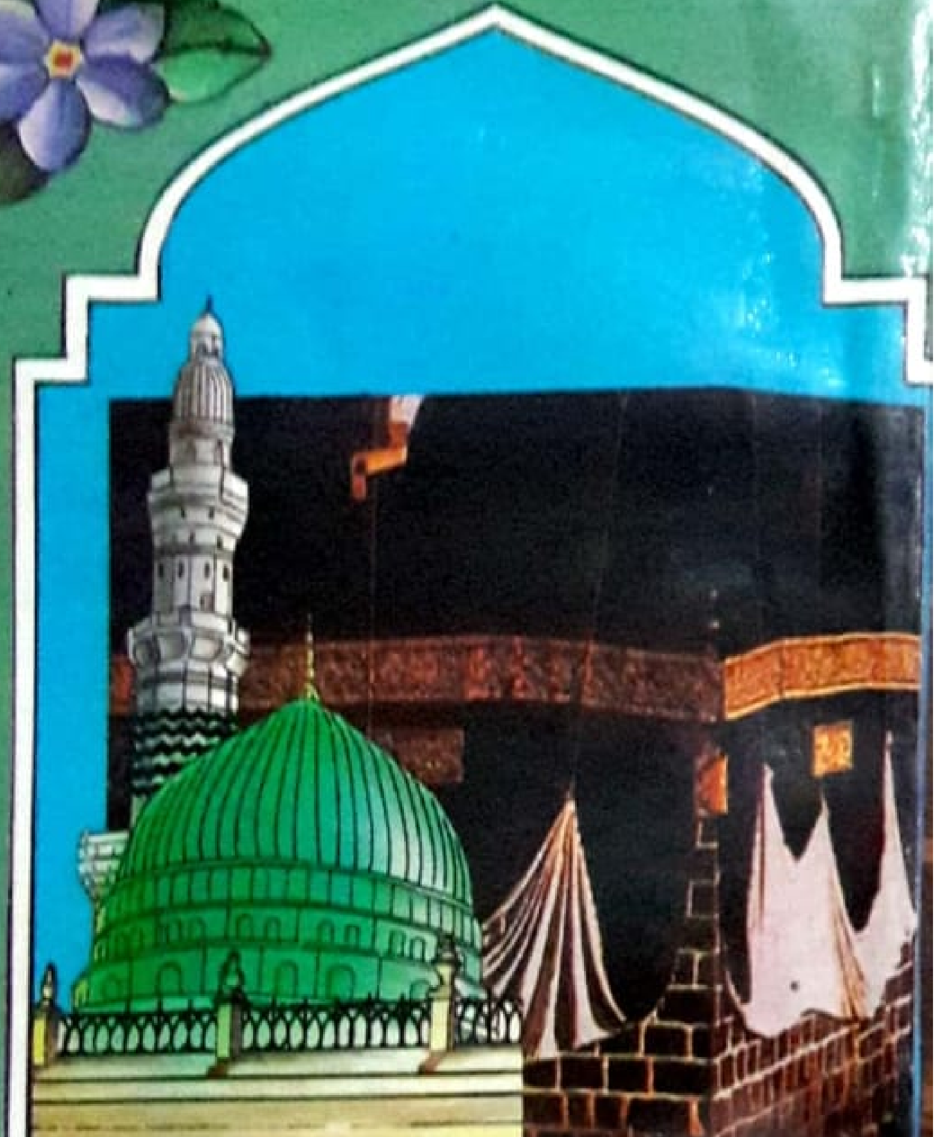
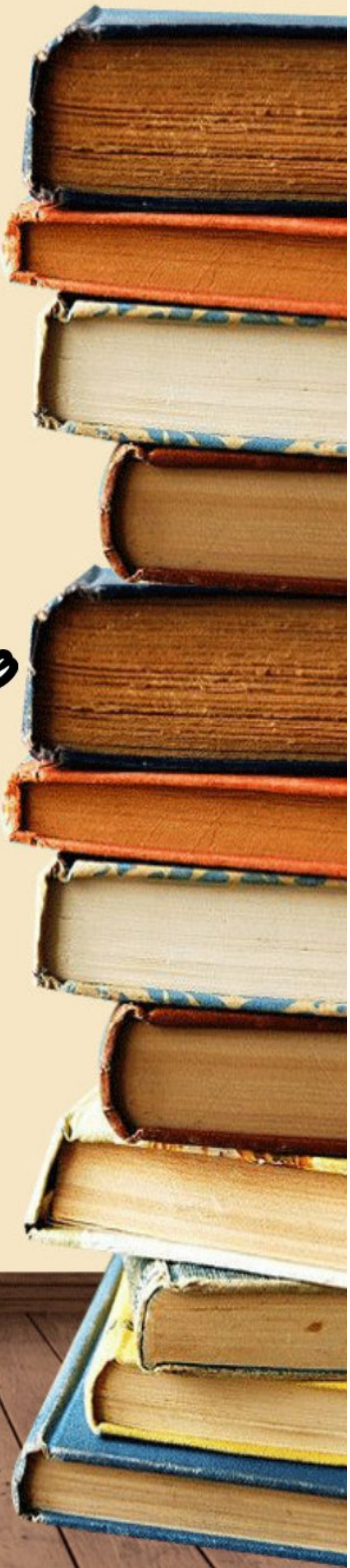
حج و زیارت

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی



کتب خانہ امجدیہ بستی



اللہ

اسکیم عبدالرشید

حجاج کرام کیلئے ایک گرانقدر تحفہ

حج وزیارت

تصنیف

فقیہ ملت الحاج مفتی جلال الدین احمد امجدی

دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف، یوپی، الہند

ملنے کا پتہ

کتب خانہ امجدیہ مہراج گنج (۲۷۲۰۰۱)

ضلع بستی (یوپی)

نام کتاب		حج وزیارت
نام مصنف		الحاج مفتی جلال الدین احمد امجدی
ناشرین		مولوی انوار احمد، ابرار احمد امجدی منزل پوسٹ ومقام اوجھا گنج ضلع بستی
کتابت		محمد عمر صدیقی پھلواپوری

کتاب ملنے کے پتے

- کتب خانہ امجدیہ مہراج گنج (۲۷۲۰۰۱) ضلع بستی (یوپی)
- مدرسہ امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج (۲۷۲۱۳۱) ضلع بستی (یوپی)
- مکتبہ جام نور ۴۲۲ کوچہ چیلان دریا گنج دہلی ۲
- رضوی کتاب گھر ۴۱ فیض نگر بھیونڈی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)
- قادری بکڈپو نومحلہ مسجد بریلی شریف (یوپی)
- حق اکیڈمی مبارکپور ضلع اعظم گڈھ (یوپی)
- المجمع الاسلامی فیض العلوم محمد آباد گوہنہ ضلع اعظم گڈھ
- نیو سلور بک ایجنسی ۱۴ محمد علی بلڈنگ بھنڈی بازار بمبئی ۳
- مکتبہ مشرق ۱۱۶ کاکر ٹولہ پرانا شہر بریلی
- اشرفی کتب خانہ مچھلی باغ مدینہ مسجد سائن بمبئی ۲۲
- مکتبہ اشرفیہ دیپا سرائے سنبھل ضلع مراد آباد (یوپی)
- مکتبہ نوریہ براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)
- کتب خانہ قادریہ اٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

تہدیہ

شیخ المشائخ شعیب الاولیا حضرت شاہ

محمد یار علی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ

والرضوان بانی ادارہ فیض الرسول کی خدمت

میں کہ جن کی اڑتالیس سال سفر و حضر میں

زندگی کے آخری لمحہ تک جماعت کی تکبیر اولیٰ

نہیں فوت ہوئی

جلال الدین احمد امجدی

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
نگاہ اوّلیں	۶	مسجد حرام وغیرہ کا مختصر تعارف	۳۶
کہیں نورِ نبی ہوگا کہیں نورِ خدا ہوگا	۷	مسجد حرام، مطاف	〃
جزیرۂ عرب کا مختصر تعارف	۸	بابُ السّلام، مقام ابراہیم، زم زم	۳۷
حج کی فرضیت اور اس کی قسمیں	۱۰	کعبہ شریف	۳۹
قِران۔ ۱۲ انتباہ	۱۲	رکن حجرِ اسود	۴۰
تمتّع۔ افراد	۱۳	حطیم	۴۲
سفرِ حج کے آداب	۱۴	میزابِ رحمت، ملتزم	۴۳
گھر سے روانگی	۱۵	مستجاب، صفا و مروہ	〃
سفر کی نماز ۱۸۔ انتباہ	۱۹	میلین اخضرین۔ مسعٰی	۴۴
حج تمتّع کا تفصیلی بیان	۲۱	مسجد حرام میں داخلہ اور طواف	〃
مردوں کا احرام	۲۲	اضطباع	۴۶
تلبیہ	۲۳	استلام، رمل، انتباہ	۴۸
لبیک کے مسائل، عورتوں کا احرام	۲۴	سعی صفا و مروہ	۵۶
وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں	۲۵	انتباہ۔ معذور کا طواف اور سعی	۵۸
احرام کے مکروہات	۲۶	اختتامِ عمرہ اور حجامت	۵۹
احرام کے مباحات	۲۷	دُعاؤں کی مقبولیت کے خاص مقامات	۶۰
جدّہ کا مختصر تعارف	۲۸	دُعا قبول ہونے کی تین صورتیں	۶۱
جدّہ میں آمد	۳۰	حج کے پانچ دن۔ پہلا دن ۸، ذی الحجہ	〃
جدّہ سے مکۂ معظمہ	۳۲	عورتوں کے حج کا احرام۔ منٰی کی طرف روانگی	۶۳

مضمون	صفحہ نمبر
دوسرا دن۔ ۹ ذی الحجہ	۶۴
عرفات	۶۵
وقوف عرفہ	۶۶
مزدلفہ کی روانگی	۶۹
تیسرا دن۔ ۱۰ ذی الحجہ	۷۰
منیٰ کی طرف واپسی	۷۱
کنکری مارنے کا وقت۔ انتباہ	۷۲
کنکری مارنے کا طریقہ	۷۳
قربانی اور حجامت	۷۴
طواف زیارت	۷۶
چوتھا دن۔ ۱۱ ذی الحجہ	۷۷
پانچواں دن۔ ۱۲ ذی الحجہ	۷۸
کنکری مارنے کے متعلق کچھ اور مسائل	۷۹
مکہ شریف میں قیام اور عمرہ	۸۰
طواف رخصت	۸۱
انتباہ	۸۳
حج کی غلطیاں اور ان کے کفارے	۸۴
حج بدل کا بیان	۹۳
مکہ شریف کی دیگر زیارت گاہیں	۹۵
جبل ابو قبیس۔ جبل نور	〃
جبل ثور، جنت المعلیٰ	۹۶
قبروں کی زیارت کا طریقہ	۹۷
فاتحہ کا آسان طریقہ	〃
مولد النبی۔ دار ارقم	۹۸
دار خدیجۃ الکبریٰ۔ دار سیدنا حمزہ	۹۹

مضمون	صفحہ نمبر
مسجد تنعیم، مسجد ذی طوی، مسجد جن	۹۹
مسجد رایہ، مسجد شجرہ، مسجد خیف	۱۰۰
مسجد کبش، غار مرسلات	〃
حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	۱۰۲
بارگاہ مصطفیٰ میں حاضری کی اہمیت	۱۰۳
انتباہ۔ مدینہ طیبہ کی طرف روانگی	۱۰۴
بدر شریف	۱۰۵
مدینہ منورہ میں آمد	۱۰۶
جنت کی کیاری	۱۰۷
مبارک قبروں کی ترتیب	۱۰۸
سلام پڑھنے کا طریقہ	۱۱۰
مسجد نبوی کے فضائل	۱۱۶
مسجد نبوی کی توسیع کی تاریخ	۱۱۷
مدینہ منورہ کی دیگر زیارت گاہیں	۱۱۸
جنت البقیع	〃
شہدائے احد اور سیدنا ابو ایوب انصاری	۱۲۰
شہید سیدنا عثمان۔ مدینہ منورہ کی مسجدیں	〃
مدینہ شریف کے تاریخی کوئیں	۱۲۳
واپسی کے آداب	۱۲۶
مدینہ شریف سے روانگی	〃
وطن کے قریب پہنچنا۔ حاجیوں کا استقبال	۱۲۷
حج مقبول اور حج مردود کی نشانیاں	۱۲۸
حج سے گناہوں کی معافی کا مسئلہ	۱۲۹
سلام اور منقبتیں از ص ۱۳۲ تا ص ۱۴۳	۱۳۲
مصنف کی دیگر تصانیف	۱۴۴

نگاہِ اوّلین

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سنہ ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء میں جب زیارت حرمین طیبین سے مشرف ہوا تو حج و زیارت کے مسائل پر ایک ایسی عام فہم کتاب لکھنے کی ضرورت شدت سے محسوس ہوئی جو حج و زیارت کی ادائیگی کے مفصل طریقے اور آداب پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ آج کے بدلے ہوئے حالات میں حاجیوں کی قدم قدم پر صحیح رہنمائی کر سکے جو بحمدہٖ تعالیٰ واپسی کے بعد چند ہی دنوں میں مکمل ہو گئی۔

اگر حجاج کرام حج و زیارت سے پہلے اس کتاب کو دو تین مرتبہ پڑھ کر ذہن نشین کر لیں اور ساتھ میں رکھیں پھر حسب موقع اسے دیکھتے رہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ فریضۂ حج کے ارکان صحیح طور پر ادا ہوں گے اور زیارت آستانۂ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے بیش از بیش مستفیض ہوں گے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اس کتاب کو قبول عام کا شرف عطا فرما کر حجاج کرام کے لیے بہترین رہنما اور میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین یا رب العٰلمین

جلال الدین احمد امجدی

۱۳، رجب المرجب ۱۳۹۶ھ ۔ ۲، جولائی سنہ ۷۶ء

کہیں نور نبی ہوگا کہیں نور خدا ہوگا

از
شفیق جونپوری

اجالی رات ہوگی اور میدان قبا ہوگا
زبان شوق پر یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ ہوگا

یلملم ہی سے شورش ہوگی دل کی بیقراری کی
پہن کر جامۂ احرام زائر جھومتا ہوگا

نہ پوچھو حاجیوں کا ولولہ جدہ کے ساحل پر
لبوں پر نغمۂ ان بلغت یا ریح الصبا ہوگا

وہ نخلستان مکہ وہ مدینہ کی گذرگاہیں
کہیں نور نبی ہوگا کہیں نور خدا ہوگا

اترتے ہوں گے رحمت کے فرشتے آسمانوں سے
خدا کا نور ہوگا روضۂ خیر الوریٰ ہوگا

جھکی ہوگی مری گردن گناہوں کی خجالت سے
زباں پر یا رسول اللہ انظر حالنا ہوگا

کبھی کوہ مفرح سے نظارے ہونگے گنبد کے
کبھی بیر علی پر حاجیوں کا جمگھٹا ہوگا

شفیق اس دن نہ پوچھو درد الفت کی فراوانی
کہ ہم ہوں گے حجاز پاک کا دار الشفا ہوگا

جزیرۂ عرب کا مختصر تعارف

جزیرۂ عرب براعظم ایشیا کے جنوب مغرب میں واقع ہے چونکہ وہ تین طرف سمندر اور ایک طرف دریائے فرات سے جزیرہ کی طرح گھرا ہوا ہے اس لیے اس کو جزیرۂ عرب کہتے ہیں۔

جزیرۂ عرب کے مغرب میں بحر احمر، شمال میں اردن، عراق اور کویت، مشرق میں خلیج عربی، قطر اور عمان، جنوب میں یمن اور جنوب عربی واقع ہیں۔

اس ملک کا مشہور شہر مکۂ معظمہ ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے سات ہزار پانچسو پچپن برس کی مدت گذرنے کے بعد ۱۲ ربیع الاول مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو ہمارے آقا و مولیٰ جناب احمد مصطفےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوئے کعبہ شریف بھی اسی مقدس شہر میں ہے اور مناسک حج کے دیگر مقامات صفا و مروہ تو کعبۂ معظمہ کے بہت قریب ہیں اور منیٰ، مزدلفہ اور عرفات مکہ شریف کے پورب پندرہ کلومیٹر کے اندر واقع ہیں۔

مکۂ معظمہ سے شمال کی طرف تقریباً ۳۲۰ کلومیٹر پر دوسرا مشہور شہر مدینہ طیبہ ہے جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پر انوار ہے۔

اس ملک میں حرمین شریفین کے علاوہ بدر، احد، خیبر، فدک، حنین،

؎ مدینہ طیبہ مکۂ معظمہ سے دو کم دو سو میل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دوم)

طائف اور تبوک اسلامی تاریخ میں بہت مشہور مقامات ہیں۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا شہر مدین تبوک کے محاذ میں ساحل بحر احمر پر واقع ہے۔

جزیرہ عرب کی موجودہ حکومت کا کل رقبہ تقریباً ساڑھے ۲۲ لاکھ مربع کلومیٹر ہے جس کی آبادی اسّی لاکھ سے ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے حکومت کی سب سے بڑی آمدنی کا ذریعہ تیل اور پیٹرول کے کوئیں ہیں جس سے ملک بہت خوشحال ہوگیا ہے اس کے علاوہ سونا، چاندی، تانبا، سیسہ، نکل اور المونیم وغیرہ اہم معدنیات کے ذخیرے بھی دریافت ہوئے ہیں اور جدہ کے قریب سنگ مرمر کی ایک کان بھی پائی گئی ہے۔ مسجد حرام اور مسجد نبوی کی جدید تعمیر میں یہی پتھر استعمال کئے گئے ہیں۔ صفا و مروہ کی دیواریں بھی سے مزین کی گئی ہیں اور مطاف و مسعیٰ میں بھی یہی پتھر بچھائے گئے ہیں اور سیمنٹ بھی اسی مقدس زمین کا استعمال کیا گیا ہے۔

اس سرزمین پر پانی بہت کمیاب تھا لیکن اب جگہ جگہ صاف و شفاف چشمے نکالے جارہے ہیں جس سے بڑی حد تک پانی کا مسئلہ حل ہوگیا ہے۔

مسجد حرام کے ارد گرد کئی مقام پر دورۂ میاہ بنایا گیا ہے۔ جہاں نہانے، دھونے اور استنجاء وغیرہ کرنے کے لیے پانی افراط ہے۔ اس کے علاوہ مکہ معظمہ شہر میں میونسپلٹی کی طرف سے کہیں کہیں پانی کا انتظام مفت ہے البتہ عام طور پر گھروں میں پانی کی کمی ہے۔

اس ملک میں کھیتی باڑی زیادہ نہیں۔ پچھلے چند سالوں سے سبزیاں، گیہوں، مکئی، دال اور باجرہ وغیرہ کی تھوڑی پیداوار کہیں کہیں ہو رہی

ہے۔ البتہ مدینہ منورہ میں عمدہ کھجوریں بہت ہوتی ہیں اور طائف میں میوے زیادہ ہوتے ہیں۔

حج کی فرضیت اور اُس کی قسمیں

حج بھی نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی طرح اسلام کا ایک اہم فریضہ اور پانچواں رکن ہے نماز روزہ جسمانی عبادات ہیں۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور حج جسمانی و مالی عبادات کا مجموعہ ہے۔ صاحب استطاعت عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ پارۂ چہارم کے پہلے رکوع میں ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی اور اللہ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے جو شخص کہ باعتبار راستہ کے اس کی طاقت رکھے۔ اور حدیث شریف میں ہے سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے حج کیا اور رفث یعنی فحش کلام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بخاری و مسلم)۔ اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کریگا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا کہ جیسے اس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا (رواہ البزار) اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جسے حج کرنے سے نہ ضروری حاجت مانع ہوئی نہ ظالم بادشاہ اور نہ کوئی ایسا مرض جو روک دے پھر وہ حج کئے

بغیر مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی)

جس طرح ہر مسلمان پر نماز و روزہ کے مسائل اور مالک نصاب پر زکوٰۃ کے مسائل سیکھنا واجب ہے اسی طرح جب کوئی مسلمان حج کا ارادہ کرے تو اس پر حج کے مسائل سیکھنا ضروری ہے تاکہ حج صحیح طور پر ادا ہو۔ سفر کی محنت مشقت اور روپیہ رائیگاں نہ جائے

پہلے حاجی اپنی نیت درست کر لے یعنی اس مبارک سفر سے حج کی ادائگی اور اللہ و رسول کی خوشنودی مد نظر ہو۔ حاجی کہلانے، ملک عرب کی تفریح کرنے یا تجارت وغیرہ کرنے کا کوئی دنیوی مقصد نہ ہو کر۔

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ • یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں ہی پر ہے۔

(بخاری و مسلم)

واضح ہو کہ حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں یعنی حج کی تین قسمیں ہیں قران، تمتُّع، اِفراد۔ ان میں قران سب سے افضل ہے پھر تمتُّع اور پھر اِفراد۔

قِران حج قران کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔ قارن میقات پر پہونچ کر احرام باندھنے کے لیے حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرتا ہے۔ قران کی نیت یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ ترجمہ :۔ اے اللہ! میں حج و عمرہ دونوں کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو دونوں کو میرے لیے آسان فرما اور ان دونوں کو میری طرف سے قبول فرما۔

قارن مکہ معظمہ پہونچ کر عمرہ کا طواف رمل واضطباع کے ساتھ کرتا ہے
(رمل واضطباع داہنا کندھا کھول کر پہلوان کی طرح چھوٹا قدم رکھنے اور کندھا
ہلاتے ہوئے جلد جلد چلنے کو کہتے ہیں جس کی تفصیل آگے آئے گی)
کعبہ شریف کا طواف پورا کرنے کے بعد سعی کرتا ہے یعنی صفا و مروہ کے
درمیان سات پھیرے چلتا ہے۔ اس طرح قران کا ایک جز یعنی عمرہ پورا ہو جاتا
ہے مگر اس کے بعد حجامت نہیں بنواتا اور نہ احرام اُتارتا ہے بلکہ اس کے
بعد طواف قدوم کرتا ہے اور طواف قدوم کا وقوف عرفات سے پہلے کر لینا ضروری
ہوتا ہے۔ اگر اس طواف کے بعد طواف زیارت کی سعی کر لینا چاہتا ہے تو
طواف قدوم میں رمل واضطباع بھی کرتا ہے اور اگر طواف زیارت کی سعی
نہیں کرنا چاہتا ہے تو طواف قدوم میں رمل واضطباع نہیں کرتا۔ اس لیے
کہ جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل واضطباع نہیں ہوتا۔
قارن عمرہ اور طواف قدوم سے فراغت کے بعد مکہ معظمہ میں احرام کے
ساتھ رہتا ہے اور جس قدر ہو سکتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے پھر آٹھویں
ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ نکل کر منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور رمی جمار سے متعلق
حج کے تمام ارکان ادا کرتا ہے اور قربانی کرانے کے بعد سر منڈاتا ہے یا کترواتا
ہے اور پھر احرام اُتار دیتا ہے اس کے بعد مکہ شریف پہونچ کر طواف زیارت
کرتا ہے۔ اس طرح سے حج قران کیا جاتا ہے۔

انتباہ درمیان میں اگر احرام کی چادر کسی وجہ سے بدلنا چاہتا ہے تو
بدل بھی سکتا ہے۔

تمتّع

حج تمتع کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔ متمتع میقات پر پہونچ کر صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھتا ہے۔ عمرہ کی نیت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ترجمہ اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں پس تو اسے میرے لئے آسان کردے اور اُسے میری طرف سے قبول فرما، متمتع مکہ شریف پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرتا ہے پھر سعی کرتا ہے اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام کھول دیتا ہے۔ اس طرح عمرہ پورا ہو جاتا ہے اور جب تک مکہ معظمہ میں رہتا ہے جس قدر چاہتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور حج کے تمام ارکان ادا کر کے قربانی کرتا ہے پھر حجامت بنواتا ہے اور احرام اُتار کر طواف زیارت کرتا ہے اس طرح حج تمتع کیا جاتا ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

اِفراد

افراد حج کرنیوالے کو مُفرد کہتے ہیں۔ مفرد میقات پر پہونچ کر صرف حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور نیت اس طرح کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ترجمہ اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں پس تو میرے لیے اس کو آسان فرمادے اور اسے میری طرف سے قبول فرمالے۔

مفرد مکہ شریف پہونچ کر رمل و اضطباع کے ساتھ طواف قدوم کرتا ہے پھر سعی کرتا ہے لیکن اس کے بعد نہ حجامت بنواتا ہے اور نہ احرام کھولتا ہے بلکہ اسی طرح مکہ معظمہ میں رہتا ہے اور اس درمیان میں جس قدر چاہتا ہے

نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ حج کے لئے نکل جاتا ہے اور اس کے تمام ارکان ادا کرتا ہے مگر قربانی اس کے لئے مستحب ہوتی ہے واجب نہیں ہوتی یعنی اگر نہیں کرتا ہے تو گنہ گار نہیں ہوتا اور اگر کرتا ہے تو بہت ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام اتار دیتا ہے اور طواف زیارت کرتا ہے اس طرح حج افراد ادا کیا جاتا ہے۔

تینوں قسم کے حج میں شریعت کے احکام تقریباً یکساں ہیں صرف چند باتوں میں فرق ہے جو مذکورہ بیان سے اچھی طرح واضح ہے۔

سَفرِ حج کے آداب

سفر حج کے لئے ایک ضروری بات یاد رکھنے کی یہ ہے کہ اگر عالم ہو تو فقہ کی کتابیں بقدر ضرورت ساتھ رکھے اور عالم نہ ہو تو کسی دیندار سُنی صحیح العقیدہ عالم کے ساتھ سفر کرے اگر یہ ممکن نہ ہو تو بہار شریعت حصہ ششم اور یہ کتاب اپنے ہمراہ رکھے۔ کسی بد دین کا ساتھ ہرگز نہ کرے۔ اگر کوئی آپ کے ساتھ ہونا چاہے تو بہت غور و فکر کے بعد اسے اپنے ساتھ لیں کہ بسا اوقات غلط قسم کے دُنیا دار آدمی ساتھ ہو جاتے ہیں اور قدم قدم پر الجھنیں پیدا کرتے ہیں۔ کسی نامحرم عورت کو ہرگز ساتھ نہ لیں اگرچہ ضعیف ہو اور جب تک عورت کے ساتھ شوہر یا بالغ محرم قابل اطمینان نہ ہو ہرگز نہ حج

کو جائے اگر جائے گی تو حج ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔

کسی واقف کار سے مشورہ لے کر ضروریاتِ سفر اپنے ساتھ رکھے پہننے کے لیے کپڑے زیادہ ہوں اور اگر استطاعت ہو تو ایک دو جوڑے ٹیری کاٹ یا پولسٹر کے بھی رکھے کہ دُھلنے میں سہولت ہوتی ہے۔ اگر خیال ہو کہ جاڑے کا زمانہ آجائے گا تو گرم کپڑے بھی ساتھ رکھے۔ اگر چھوٹا روئی کا گدا بھی ہو تو بہت اچھا ہے کہ چٹائی پر سونے سے تکلیف ہوتی ہے احرام کے کپڑے یعنی لنگی اور چادر یہیں سے خریدلے اور بہتر ہے کہ دو جوڑے ہوں تاکہ ضرورت آنے پر بدل سکیں اور جاڑے میں احرام کا تولیا بھی ضروری ہے۔ چاقو۔ بوری سلنے والا سوجا، سُتلی دھاگا اور باریک و موٹی سوئی بھی ہمراہ رکھے۔ کھانسی، بخار، نزلہ، زکام، پیچش اور بدہضمی وغیرہ کی پیٹنٹ دوائیں ساتھ میں رکھنا ضروری ہے بدھنا بالٹی، اسٹو، پتیلی، پلیٹ اور تام چینی کے پیالے بھی ہمراہ رکھے کہ وہ چائے پینے میں بھی کام دیتے ہیں اور اگالدان بھی ضروری ہے کہ جہاز میں قے وغیرہ کے لیے کام آتا ہے۔ اور ٹارچ بھی ساتھ رکھے تو بہتر ہے۔

کھانے کی چیزیں حسب ضرورت ساتھ رکھے مثلاً آٹا، گیہوں، چاول، دال، آلو، تیل، گھی، پسے ہوئے مسالے اور لہسن پیاز وغیرہ۔ آٹا تھوڑا ہو کہ راستہ میں خراب ہونے کا اندیشہ ہے اور مسور کی دال ضرور لے کہ جلد گلتی ہے۔ بکس اور بوری نیز دیگر سامان پر اپنا نام اور پورا پتہ لکھے۔ بکس کا مضبوط ہونا ضروری ہے کہ جدہ میں کرین سے سامان اتارا جاتا ہے اور پھر قلی اُٹھا کر بیدردی سے پھینکتے ہیں اس طرح کمزور بکس اکثر ٹوٹ جاتے ہیں۔

گھر سے روانگی

روانگی سے پہلے اگر قرضدار ہو یا امانت پاس ہو تو ادا کر دے جس کا مال ناحق لیا ہو اُسے واپس کر دے یا معاف کرائے پاک مال اور پاک کمائی سے حج کرے۔ زکوٰۃ وغیرہ جتنی عبادتیں باقی ہوں انھیں ادا کرے۔ سچے دل سے توبہ کرے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرے۔ عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قصور معاف کرائے اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کر دیں۔

روانگی سے پہلے مکان کے اندر جا کر چار رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تیسری میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور چوتھی میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنا بہتر ہے۔ نماز کے بعد دل سے یہ دُعا مانگے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رَجَائِيْ۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ عَزَّ جَارُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ میں تیری مدد سے نکلا اور تیری طرف متوجہ ہوا اور تیرا اعتصام کیا اور تجھی پر بھروسہ کیا۔ اے اللہ تو میرا سہارا ہے اور تو میری امید ہے۔ اے اللہ تو میری کفایت فرما اس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اس چیز سے کہ جس کی میں فکر نہیں کرتا اور اس چیز سے کہ جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تیری پناہ لینے والا باعزت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ الٰہی تقویٰ کو میرا زادِ راہ کر اور میرے

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ	گناہوں کو بخش دے اور میں جس طرف بھی
وَ کَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ	توجہ کروں تو مجھے بھلائی کی طرف متوجہ کر۔
الْکَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ	یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف
وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ ۔	سے اور واپسی کی برائی سے اور آرام کے
	تکلیف سے اور اہل و مال اور اولاد میں بری بات دیکھنے سے۔

اگر یہ دعا عربی میں نہ پڑھ سکے تو اس کے مفہوم کو اپنی زبان میں ادا کرے
گھر سے نکلنے کے پہلے اور بعد کچھ صدقہ کرے۔ دروازہ سے نکلتے ہی یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی	اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد سے اور میں
اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا	نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ گناہ سے پھرنے اور نیکی
بِاللّٰہِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ	کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ	اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے
اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ	کہ خود گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا ظلم کروں یا
اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ	ظلم کیا جاؤں یا جاہل بنوں یا جاہل بنایا جاؤں۔

اس کے بعد محلہ کی مسجد میں دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر اسٹیشن یا
بندرگاہ کی طرف چل پڑے لوگوں سے رخصت ہوتے ہوئے مصافحہ کے وقت
یہ دعا پڑھے۔

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا	میں تم لوگوں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو
یَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ ۔	امانتوں کو ضائع نہیں فرماتا

اور رخصت کرنے والے اس کے جواب میں یہ دعا پڑھیں

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ۔	میں تمہارے دین تمہاری امانت اور تمہارے کاموں کے انجام کو خدائے تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں۔

اسی طرح دعائیں دیتا ہوا اور دعائیں لیتا ہوا لوگوں کو اللہ کے حوالے کر کے جب موٹر یا ٹرین وغیرہ سواری پر بیٹھے تو یہ دعا پڑھے

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ط	پاک ہے وہ ذات کہ جس نے ہمارے لیے اُسے مسخر فرمایا اور ہم اس کو فرمانبردار نہیں بنا سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اور جب جہاز پر سوار ہو تو یہ دُعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ط ترجمہ۔ اللہ کے نام کی مدد سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بخشنے والا رحم والا ہے۔

جہاز پر سوار ہوتے ہی اپنی جگہ ذہن نشین کریں اور قلی کی موجودگی میں اپنے تمام سامان فہرست کے مطابق ٹھیک کر کے ایک کنارے لگا دیں تاکہ دوسرے حاجیوں کو آنے جانے میں تکلیف نہ ہو۔

سفر کی نماز

جب آپ اپنے وطن سے باہر نکلیں اور بمبئی دہلی یا کراچی شہر آپ کے یہاں سے ۵۷ ۳/۸ میل یعنی تقریباً ۹۲ کلومیٹر یا اس سے زیادہ دوری پر ہو تو نماز میں قصر کریں یعنی ظہر، عصر، اور عشا چار رکعت والی فرض نماز کو دو رکعت پڑھیں۔ اور دو رکعت پڑھنا واجب ہے اگر چار پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (درمختار، بحر الرائق) فجر، مغرب، اور وتر میں قصر نہیں ہے۔ اور سنتوں میں بھی قصر نہیں ہے۔ اگر موقع ہو تو سنتیں پوری

پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔

اور اگر بمبئی یا کراچی میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے تو وہاں پہنچنے کے بعد بھی قصر کرتے رہیں۔ اور جہاز میں بھی قصر کریں اور بمبئی یا کراچی اگر ۹۲ کلومیٹر سے کم ہے یا وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو جہاز جب تک گودی میں کھڑا ہے قصر نماز نہ پڑھیں لیکن جب گودی سے نکل کر آبادی سے دور ہوجائے تو قصر نماز کے حکم پر عمل کریں۔ اب جہاز میں قصر پڑھتے رہیں اور جدّہ اترنے کے بعد بھی قصر کریں۔ پھر مکۂ معظّمہ میں اگر اس نیت سے داخل ہوا کہ پندرہ دن کے اندر مدینہ طیبہ کا سفر کرے گا تو اس صورت میں مکۂ معظّمہ میں بھی قصر کرے گا اور مدینہ طیبہ کے راستہ میں بھی اور مدینہ طیبہ پہونچ کر بھی۔ اس لیے کہ وہاں دس دن سے زیادہ حاجیوں کو ٹھہرنے نہیں دیا جاتا۔ ہاں اگر مدینہ طیبہ میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے حاضر ہوا تو قصر نہیں کرے گا۔ اور مدینہ طیبہ سے واپسی ہو یا مکۂ معظّمہ سے جدّہ کے راستہ میں قصر کرے گا اور جدّہ پہونچنے کے بعد بھی قصر کرے گا۔ اور جو شخص مکۂ معظّمہ میں اس وقت داخل ہوا کہ حج کے ارکان ادا کرنے کے لیئے منیٰ کی طرف نکلنے میں پندرہ دن سے کم باقی رہ گئے ہیں تو وہ مکۂ معظّمہ میں قصر کرے گا۔ اور حج کے ایام میں منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی قصر کرے گا۔

(بدائع الصنائع، بحر الرائق، فتاویٰ عالمگیری، ردّ المحتار)

انتباہ

(۱) قصر کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ تنہا پڑھے یا امامت کرے یا مسافر امام کے پیچھے پڑھے لیکن اگر مقیم امام کے پیچھے

پڑھے تو قصر نہ کرے ۔ اور مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھے اور ان رکعتوں میں قرات بالکل نہ کرے بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑا رہے ۔ (درمختار، ردالمحتار)

(۲) فاسق معلن، داڑھی منڈانے والے یا ایک مشت سے کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ۔ اور وہ بدمذہب جس کی بدمذہبی حد کفر کو پہونچ گئی ہو جیسے رافضی اور وہ جو شفاعت یا دیدار الٰہی کا انکار کرتا ہے اس کے پیچھے بھی نماز پڑھنا جائز نہیں (عالمگیری) اور اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور متبع سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریات دین کو نہیں مانتے اللہ و رسول کی شان میں توہین کرتے یا کم سے کم توہین کرنے والے کو مسلمان جانتے ہیں ایسے لوگوں کے پیچھے بھی نماز ہرگز نہیں ہوگی ۔ (بہار شریعت)

(۳) راستہ میں جہاز پر جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں ۔ اگر پڑھیں گے تو ظہر کی فرض نماز ساقط نہ ہوگی ہدایہ میں ہے لا تصح الجمعة الا فی مصر جامع او فی مصلی المصر ولا تجوز فی القری لقوله علیه السلام لاجمعة ولا تشریق ولا فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع اھ اور اسی کے تحت فتح القدیر میں ہے رفعه المصنف وانما رواه ابن ابی شیبة موقوفا علی علی رضی اللہ تعالیٰ عنه لاجمعة ولا تشریق ولا صلوٰة فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او فی مدینة عظیمة صححه ابن حزم اھ

حج تمتع کا تفصیلی بیان

تینوں قسم کے حج میں چونکہ تمتع آسان ہے اس لیے حجاج اکثر اسی طرح حج کرتے ہیں لہٰذا ہم اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

میقات

میقات اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ جانے والے کے لیے وہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے۔ مختلف راستوں سے آنے والوں کے لیے الگ الگ میقات مقرر ہے۔ مدینہ طیبہ کی طرف سے آنے والوں کے لیے میقات ذوالحلیفہ ہے جسے آج کل بیر علی کہتے ہیں عراق کی طرف سے آنے والوں کی میقات ذات عرق ہے۔ شام اور مصر سے آنے والوں کی میقات جُحفہ یا رابغ ہے۔ نجد والوں کی میقات قرن ہے۔ اور اہل یمن کی میقات یلملم ہے۔ ہندوستان و پاکستان سے جانے والوں کی بھی میقات یلملم ہی ہے۔

بحری جہاز پر سفر کرنے والے حاجیوں کے لیے یلملم سے پہلے کوئی خاص عمل نہیں ہے۔ اس درمیان میں کتاب وغیرہ کی مدد سے حج کے مسائل اچھی طرح سمجھ لیں۔ درود شریف کی کثرت کریں۔ قرآن پاک کی تلاوت اور توبہ واستغفار میں سارا وقت گذاریں۔

یلملم بحری راستے سے بہت دور ہے جہاز سے نظر نہیں آتا وہ مکہ شریف سے براہ خشکی تقریباً سو کلومیٹر دور ہے کراچی اور بمبئی کا جہاز عام طور سے چھٹے

یا ساتویں دن یلم لم کے مقابل پہونچتا ہے۔ وہاں پہونچنے سے چھ سات گھنٹہ پہلے جہاز والے سیٹی بجا کر یلم لم آنے کی خبر کرتے ہیں اور لاؤڈ اسپیکر سے بھی اعلان کیا جاتا ہے تاکہ یلم لم آنے سے پہلے ہی لوگ احرام باندھ لیں۔ یلم لم کے بعد چھ سات گھنٹے میں جہاز جدہ پہونچ جاتا ہے۔

مَردوں کا احرام

احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوا لیں تو بہتر ہے اگر حجامت نہ بنوا سکیں تو کوئی گناہ نہیں البتہ ناخن کاٹنا، بغل اور زیر ناف کے بال دور کر لینا مناسب ہے۔ اس کے بعد مسواک کریں اور غسل کریں۔ اگر غسل نہ کر سکیں تو وضو کر کے احرام باندھیں سلے ہوئے کپڑے اور موزے اتار دیں۔ ایک سفید چادر بدن پر ڈال لیں اور ایک لنگی کے طور پر باندھ لیں۔ بعض لوگ اسی وقت سے چادر داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں کندھے پر ڈال لیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے۔ (بہار شریعت)

احرام باندھ کر بدن اور کپڑوں پر خوشبو لگانا سنت ہے لیکن احرام کے کپڑوں پر خوشبو کا داغ نہ لگے پھر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر احرام کی نیت سے دو رکعت نماز نفل پڑھیں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھنا بہتر ہے سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹا لیں اور اسی جگہ بیٹھے ہوئے اس طرح نیت کریں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ۔ ترجمہ اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لیے آسان کر دے اور

اسے میری طرف سے قبول فرما۔

نیت کہتے ہیں دل کے ارادہ کو تو اگر کسی نے زبان سے کچھ نہ کہا اور دل ہی میں نیت کرلی تب بھی نیت پوری ہو جائے گی۔ جو شخص احرام باندھ لے نماز کی حالت میں بھی اس کا سر کھلا رہے گا اس لیے کہ احرام کی حالت میں مردوں کو سر پر کپڑا رکھنا منع ہے۔

تلبیہ نیت کے بعد درمیانی آواز سے اس طرح لبیک کہیں لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ۔ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ۔ لَاشَرِیْكَ لَكَ۔ ترجمہ:۔ میں تیرے حضور حاضر ہوا۔ اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوا۔ تیرے حضور حاضر ہوا۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے حضور حاضر ہوا۔ بیشک تعریف، نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

لبیک تین بار کہے پھر درود شریف پڑھے اس کے بعد یہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ! میں تیری رضا اور جنت کا طالب ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔

جو شخص مدینہ طیبہ پہلے جانا چاہے اُسے یلملم سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں وہ مدینہ طیبہ کی میقات بیرعلی سے احرام باندھے اور آج کل لوگ مدینہ طیبہ ہی سے احرام باندھ لیتے ہیں اس لیے کہ بس والے عموماً بیرعلی پر ٹھہرتے نہیں۔

اور جو شخص ہوائی جہاز سے سفر کرے اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ ہوائی اڈہ پر جانے سے پہلے احرام باندھ لے اس لیے کہ درمیان میں اسے مسنون طریقہ پر احرام باندھنے کا موقع نہیں مل سکے گا۔

لبیک کے مسائل

احرام کے لیے ایک مرتبہ زبان سے لبیک کہنا ضروری ہے اگر اس کی جگہ سُبْحَانَ اللّٰهِ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جیسے کلمات کہا اور احرام کی نیت کرلی تو بھی احرام ہو جائے گا مگر سُنّت لبیک ہی کہنا ہے۔ احرام کے لیے لبیک کہنے میں نیت شرط ہے۔ یعنی اگر بغیر نیت لبیک کہا تو احرام نہ ہوا۔ یوہیں تنہا نیت بھی کافی نہیں جب تک کہ لبیک یا اس کے قائم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔ ہر فرض نماز کے بعد لبیک کہیں اور چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے لوگوں سے ملاقات کے وقت باوضو اور بے وضو درمیانی آواز سے لبیک کہتے رہیں اور جب شروع کریں تو تین بار کہیں۔ لبیک کے جو الفاظ مذکور ہوئے ان میں کمی نہ کریں اور جو شخص لبیک کہہ رہا ہے اس حالت میں اس کو سلام نہ کریں۔

عورتوں کا احرام

عورتیں بھی احرام کے لیے مسواک اور غسل کریں حیض و نفاس والی عورتیں بھی غسل کریں اگر کسی وجہ سے غسل نہ کرسکیں تو وضو کریں۔ عورتوں کا احرام ان کے سلے ہوئے کپڑے ہیں حیض و نفاس والی نہ ہوں تو مذکورہ بالا طریقہ پر دو رکعت نماز نفل پڑھ کر عمرہ کی نیت کرلیں، اور لبیک کہہ کر دُعا

پڑھ لیں مگر عورتیں اتنی دھیمی آواز سے لبیک کہیں کہ خود سنیں لیکن غیر محرم نہ سنے اور حیض و نفاس والی ہوں تو نماز نہ پڑھیں۔

عورت کو حالت احرام میں سر چھپانا جائز ہے بلکہ غیر محرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے اور سر پر کپڑے کی گٹھڑی بھی رکھنا جائز ہے۔ اور چہرے پر کپڑا ڈالنا حرام ہے لیکن چونکہ نامحرم کے سامنے بے پردہ ہونا جائز نہیں اس لیے پیشانی پر چھجہ جیسی کوئی چیز باندھ کر اس پر نقاب اس طرح ڈالیں کہ چہرے کے کسی حصے کو نہ لگے اور چہرے پر چٹائی یا پنکھا اس طرح ڈالنا کہ چہرے کو لگے منع ہے۔ البتہ دستانے، موزے اور سلے ہوئے کپڑے پہننا عورتوں کو جائز ہیں اور ان کے لیے احرام کے دوسرے مسائل مردوں کے مثل ہیں۔

بچوں کا احرام

بچہ اگر سمجھدار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور ارکان حج ادا کرے۔ اور اگر ناسمجھ ہے تو اس کی طرف سے اس کا ولی احرام باندھے اور اس کے بدن سے سلے ہوئے کپڑے نکال دے اور لنگی پہناوے۔ اور واضح ہو کہ بچوں پر حج فرض نہیں لہٰذا اگر وہ ممنوعات احرام سے نہ بچ سکیں یا حج کے تمام افعال چھوڑ دیں یا بعض چھوڑ دیں تو ان پر یا ان کے ولی پر کوئی جزا یا قضا واجب نہیں۔

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں

عورت سے صحبت کرنا، شہوت کے ساتھ گلے لگانا، بوسہ دینا یا چھونا، فحش کلامی کرنا، اور گناہ جو ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت

حرام ہو گئے۔ کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا مگر دین کے لیے جھگڑنا جائز بلکہ حسب ضرورت فرض اور واجب ہے۔ جنگل کا شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا۔ جنگلی جانور کے انڈے توڑنا، پر اکھیڑنا پاؤں یا بازو توڑنا، اس کا گوشت یا انڈے پکانا بھوننا۔ بیچنا۔ خریدنا اور کھانا سب حرام ہے۔ کسی کا سر مونڈنا، اپنا یا دوسرے کا ناخن کاٹنا یا دوسرے سے اپنا کٹوانا، سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔ منھ یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا، کپڑے کی گٹھری سر پر رکھنا۔ ہاتھ پیر کے موزے اور کسی قسم کے سلے ہوئے کپڑے پہننا، سر پر عمامہ باندھنا۔ ایسے جوتے پہننا جس سے درمیان قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے، خالص خوشبو مشک، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی اور زنجبیل وغیرہ کھانا عطر اور خوشبودار تیل لگانا، زیتون یا تل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہوں بدن یا بال میں لگانا، جوں مارنا یا پھینکنا۔ یہ ساری چیزیں حالت احرام میں حرام ہیں۔

احرام کے مکروہات

بدن سے میل دور کرنا، بال یا بدن صابن وغیرہ بے خوشبو کی چیز سے دھونا۔ کنگھی کرنا۔ اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو، خوشبودار ڈنسل کریم یا پوڈر استعمال کرنا یا خوشبودار میوہ کھانا اور قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتا ہو جیسے لیموں، نارنگی اور پودینہ وغیرہ۔ غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلاف شریف سر یا مونھ سے لگے۔ ناک وغیرہ مونھ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا، رفو کیا ہوا یا پیوند لگا ہوا کپڑا پہننا۔ تکیہ پر مونھ

رکھ کر اوندھا لیٹنا۔ بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے ہوئے کپڑے میں ہو۔ سر اور چہرے کے علاوہ بدن کے کسی حصے پر بلا عذر پٹی باندھنا۔ سنگار کرنا۔ گردن میں چادر لپیٹ کر گرہ دینا، چادر یا لنگی کے ایک سرے کو دوسرے سرے سے ملا کر سوئی یا پن سے باندھنا یا گرہ دینا اور لنگی باندھ کر کمر پٹہ وغیرہ سے کسنا، یہ ساری باتیں حالت احرام میں مکروہ ہیں ۔

احرام کے مباحات

چادر کے آنچلوں کو لنگی میں کھوسنا پیٹے کی حفاظت کے لئے لنگی پر کمر پٹہ یا ہمیانی باندھنا۔ ہتھیار باندھنا۔ بے میل چھڑانے غسل کرنا۔ غوطہ لگانا کپڑے دھونا، جبکہ جوں مارنے کی غرض سے نہ ہو۔ مسواک کرنا۔ کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا چھتری لگانا، انگوٹھی پہنتا۔ بے خوشبو کا سرمہ لگانا۔ دانت اکھاڑنا ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کرنا، پھنسی توڑ دینا۔ ختنہ کرنا۔ آنکھ میں جو بال نکلے اسے جدا کرنا۔ سر یا بدن اس طرح کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے، احرام سے پہلے جو خوشبو لگائی اس کا لگا رہنا، پالتو جانور اونٹ، بکری اور مرغی وغیرہ ذبح کرنا۔ پکانا۔ کھانا اور اس کا دودھ دوہنا، اس کے انڈے توڑنا، بھوننا اور کھانا سب جائز ہے، کھانے کے لیے مچھلی کا شکار کرنا اور دوا کے لیے کسی دریائی جانور کو مارنا جائز ہے۔ اگر دوا یا غذا کے لیے نہ ہو صرف تفریح کے لیے ہو تو دریا کا شکار ہو یا جنگل کا ہمیشہ حرام ہے اب احرام کی حالت میں اور سخت حرام ہو گیا چیل۔ کوا۔ چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، کھٹمل، مچھر پسو اور مکھی وغیرہ خبیث و موذی جانوروں کو مارنا اگرچہ حرم میں ہو جائز ہے۔

منہ اور سر کے علاوہ کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا. سر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا، سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا، کپڑے سے کان اور گردن چھپانا. سر پر سینی یا بوری اٹھانا، گھی، چربی، اور کڑوا تیل یا ناریل بادام اور کدو کا جو کا تیل کہ بسایا نہ ہو ۔ اور بال یا بدن میں لگانا، ایسا جوتا پہننا جو درمیان قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے. بغیر سلے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا، آئینہ دیکھنا اور نکاح کرنا یہ ساری چیزیں حالتِ احرام میں جائز ہیں۔

جدّہ کا مختصر تعارف

جدہ ایک بہت بڑا شہر ہے. حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں اسے بندرگاہ کی حیثیت سے پسند فرمایا تھا جس کی آبادی آج تقریباً ایک لاکھ ہے. عمدہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں. تقریباً چار ہزار مکانات دو منزلہ سے لے کر ۲۰ منزلہ تک بنے ہوئے ہیں۔ چار پانچ ہزار دکانیں، کئی سرکاری اسپتال اور تقریباً چار سو ریسٹورنٹ موجود ہیں یہاں پر ہندوستان، پاکستان. عراق، مصر، انڈونیشیا، جاپان، فرانس، برطانیہ اور امریکہ وغیرہ چھوٹے بڑے ستّر ملکوں کے سفارت خانے موجود ہیں جن کو اب سعودی حکام نے . . . . دارالسلطنت ریاض میں منتقل کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جدہ میں میٹھا پانی افراط ہے. وادیٔ فاطمہ سے جہاں میٹھے پانی کے

چشمے کثیر تعداد میں پائپ لائن کے ذریعہ جدہ میں پانی پہنچانے کی سہولت ہو گئی ہے اور سمندر کے پانی کو بھی مشین کے ذریعہ کافی مقدار میں میٹھا بنایا جاتا ہے۔ جدہ سے کچھ فاصلہ پر پانی کا ایک مخزن تیار کیا گیا ہے جس سے نلوں کے ذریعہ دن رات مکانات میں بہت فراوانی کے ساتھ پانی پہونچایا جاتا ہے۔ جدہ سے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ اور طائف تک ڈائرکٹ ٹیلی فون لائن ہے اور جدہ سے ہندوستان، پاکستان، مصر اور شام وغیرہ کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون بھی قائم ہو چکا ہے۔

جدہ میں نہایت خوبصورت ہوائی اڈہ بنایا گیا ہے جہاں دن رات دیس پردیس کے ہوائی جہاز کافی تعداد میں اترتے رہتے ہیں اور موسم حج میں تو دنیا بھر کے آنے ہوئے مختلف ممالک کے ہوائی جہازوں سے آباد ہو جاتا ہے ہندوستان سے بھی کافی تعداد میں حجاج کرام ہوائی جہازوں سے جانے لگے ہیں۔ کاروباری اور مصروف لوگوں کے لیے حج کی ادائیگی ہوائی سروس سے حل ہو گئی ہے کانسٹیلیشن ہوائی جہاز بمبئی سے جدہ کہیں رکے بغیر چار پانچ گھنٹے میں پہونچ جاتے ہیں۔ ہوائی جہاز سے سفر کرنے میں زیادہ سے زیادہ کل ۲۵ دن صرف ہوتے ہیں۔

جدہ میں ہوائی اڈہ کے متصل ایک مدینۃ الحجاج یعنی حاجیوں کا مسافر خانہ تعمیر کیا گیا ہے جس میں ہوائی جہاز کے حاجیوں کو بروقت ٹھہرایا جاتا ہے اور ٹھہرنے کا کرایہ ٹکٹ کے ساتھ پہلے ہی وصول کر لیا جاتا ہے۔

پہلے جدہ کی بندرگاہ باقاعدہ نہ تھی یعنی جہاز ساحل سے دور پانی

میں لنگر انداز ہوتے تھے اور حجاج کشتی میں بیٹھ کر بندرگاہ آتے تھے لیکن اب ایک شاندار اور وسیع گودی بنادی گئی ہے. تمام جہاز اب اسی گودی پر لنگر انداز ہوتے ہیں جس سے حجاج کرام کو ساحل پر اترنے میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔

بحری جہاز کے حاجیوں کے آرام کے لیے ایک الگ مدینۃ الحجاج تیار کیا گیا ہے جو وسیع کمپاؤنڈ میں بہت سے کمروں پر مشتمل ہے. اس میں جگہ جگہ پانی کے نل، غسل خانے اور پاخانے بنے ہوئے ہیں. کھانے پینے کی چیزیں ہوٹلیں، سفارت خانوں کے دفاتر اور بینک نیز ہندستان اور دوسرے ممالک کے شفاخانے اور ایک مسجد موجود ہے یعنی حاجیوں کی ضروریات کی تمام چیزیں اسی کمپاؤنڈ میں موجود ہیں انھیں اپنے کاموں کے لیے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔

جدہ میں کوئی زیارت گاہ نہیں ہے شہر کے باہر حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام پر لوگوں نے ایک قبر بنا رکھی ہے جو کئی سو ہاتھ لمبی ہے وہ بے اصل ہے وہاں نہیں جانا چاہیے ۔ (انوار البشارۃ، بہار شریعت)

جدہ میں آمد

جب جدہ کی گودی پر جہاز لنگر انداز ہوتا ہے تو حج کمیٹی کے عہدیداران بندرگاہ پر آتے ہیں اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ حاجیوں کو ضروری ہدایات دیتے ہیں. یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ جدہ میں جہاز سے سامان کرین اور قلیوں کے ذریعہ اتارا جاتا ہے. اترنے سے پہلے آپ اپنے بڑے بڑے سامان میدان میں ایک جگہ

کرکے قلیوں کے حوالہ کردیں اور چھوٹی چیزیں مثلاً بینڈ بیگ اور پانی وغیرہ ساتھ لے کر اتریں۔ گھی اور تیل کے ڈبے بھی ساتھ رکھیں تو بہتر ہے کہ بسا اوقات کریتن اور قلیوں کی اٹھا پٹک سے ٹوٹ کر برباد ہوجاتے ہیں جہاز سے اترتے وقت اپنا پاسپورٹ ساتھ رکھیں۔ معمولی ڈاکٹری تحقیقات کے بعد حاجیوں کو جہاز سے اترنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس مقدس سرزمین پر قدم رکھیں۔ سیڑھی سے اترتے ہی ایک بڑی عمارت نظر آئے گی۔ پہلے آپ کو اس کے اوپر والے منزل پر جانا ہوگا وہاں وزارۃ الصحۃ آپ کے ٹیکا انجکشن کے سرٹیفکٹ دیکھے گی اور پھر سعودی امیگریشن وغیرہ سے گذر کر نیچے آجائیں یہاں پر آپ کا سامان پھیلا پڑا ہوگا۔ جہاں سامان ملے وہیں کسٹم کرا کے چھوڑ دیں سامان کو اکٹھا کرنے کی فکر نہ کریں جس سامان پر کسٹم آفیسر نشان لگا دیں گے وہ سامان مدینۃ الحجاج میں پہونچ جائے گا۔ اور جو سامان نہ ملے اس کے لئے زیادہ پریشان نہ ہوں کہ گمشدہ سامان مدینۃ الحجاج میں مل جاتا ہے کسٹم سے فارغ ہوکر آپ موٹر کی طرف آجائیں جو باہر کھڑے رہتے ہیں کہ جیسے جیسے حجاج کسٹم سے فارغ ہوتے جاتے ہیں ان کو موٹروں میں بیٹھا کر مدینۃ الحجاج پہونچا دیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ سامان کے جہاز سے اتارنے، وہاں سے لاریوں پر چڑھا کر کسٹم تک لانے اور پھر لاریوں پر چڑھانے اور لے جانے کی مزدوری آپ کو نہیں دینی ہے کہ یہ سب خرچ مدینۃ الحجاج تک پہونچانے والی بس

کے کرایہ میں پہلے وصول کیا جا چکا ہے۔
مدینۃ الحجاج میں دیوار پر جگہ جگہ معلموں کا نام لکھکر اس کے سامنے تھوڑی تھوڑی زمین ہر معلم کے لیے مخصوص کر دی جاتی ہے وہاں پہونچ کر سب سے پہلے اپنے تمام سامان اپنے معلم کی جگہ پر اکٹھا کر کے اپنی فہرست سے ملا لیں اگر کوئی چیز نہ ہو تو مدینۃ الحجاج کے گودام میں تلاش کریں کہ گمشدہ چیزیں وہاں رکھدی جاتی ہیں۔
مدینۃ الحجاج میں حج کمیٹی کے عہدیداران پاسپورٹ وغیرہ کے بارے میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ ضروری ہدایات دیتے رہتے ہیں۔ ان کی ہدایت کے مطابق عمل کریں۔ اب انشاء اللہ تعالے ۲۴ گھنٹے کے اندر بس کا انتظام ہو جائے گا اور آپ بہت جلد مکہ معظمہ پہونچ جائیں گے۔

جدہ سے مکہ معظمہ

جدہ سے مکہ معظمہ ۴۵ میل یعنی تقریبا ۷۳ کلومیٹر پورب ہے۔ جدہ سے نکلنے کے بعد جب مکہ معظمہ تقریبا ۲۲ کلومیٹر رہ جاتا ہے تو مقام حدیبیہ ملتا ہے۔ یہاں ٹھہر کر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھیں اور دعا کریں۔ یہ وہی مقام مبارک ہے کہ جہاں رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ہجرت کے چھٹے سال مدینہ طیبہ سے پندرہ سو جانباز صحابہ کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ جہاں حضور کے دست اقدس سے اس قدر پانی نکلا کہ اگر کئی لاکھ صحابہ آپ کے ہمراہ ہوتے تو وہ پانی سب کے لیے کافی ہوتا۔ اسی مقام پر ایک درخت کے نیچے

صحابہ سے آپ نے بیعت لی جسے بیعت رضوان کہتے ہیں جس میں خدائے تعالیٰ نے حضور کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا۔ اسی جگہ مشرکین مکہ کے ساتھ مصالحت ہوئی جس پر سورۂ فتح نازل ہوئی اسی کو صلح حدیبیہ کہتے ہیں اور یہیں سے حرم کی حد شروع ہو جاتی ہے یہاں قریب میں دو مینارے حرم کی حد کے نشان کے طور پر بنے ہوئے ہیں.... مکہ معظمہ کے ہر طرف اسی طرح حدیں مقرر ہیں حرم کی قریب ترین حد تنعیم ہے جو مسجد حرام سے تقریباً ۵ کلومیٹر ہے اور یمن وطائف اور جعرانہ کی سمت میں تقریباً پچیس کلومیٹر تک حدود حرم ہیں۔

جب حدود حرم نظر آئے تو لبیک کہیں اور اس میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا حَرَمُكَ وَ حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعَظْمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَى النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِيَآءِكَ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔	اے اللہ! یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے۔ تو میرا گوشت، میرا خون، میری ہڈی اور میرا چمڑا جہنم کی آگ پر حرام فرما دے۔ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور طاعت کرنے والوں میں سے بنا اور میری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

حدود حرم کے اندر تر گھاس اکھاڑنا، خود رو درخت کاٹنا اور وہاں کے وحشی جانوروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔ مکہ معظمہ میں جنگلی کبوتر بکثرت

ہیں ہر مکان میں رہتے ہیں خبردار! انھیں ہرگز نہ اڑائیں، نہ ڈرائیں اور نہ کوئی ایذا پہونچائیں کہا جاتا ہے کہ یہ کبوتر اس مبارک جوڑے کی نسل سے ہیں جس نے حضور سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کے وقت غار ثور میں انڈے دیئے تھے۔ خدائے تعالیٰ نے اس خدمت کے صلہ میں ان کو اپنے حرم پاک میں جگہ عطا فرمائی۔

جب مکہ معظمہ کی آبادی نظر آئے تو یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا	اے اللہ! تو مجھے اس میں قرار و سکون فرما
وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا ؕ	اور مجھے اس میں حلال روزی دے۔

اور مکہ شریف میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَ	اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ
الْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ هَارِبًا	ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے۔ میں تیرے پاس
مِّنْكَ اِلَيْكَ لِاُؤَدِّيَ فَرَائِضَكَ	تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا تاکہ
وَاَطْلُبَ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسَ	تیرے فرائض کو ادا کروں اور تیری رحمت
رِضْوَانَكَ۔ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ	کو طلب کروں اور تیری رضا کو تلاش
الْمُضْطَرِّيْنَ اِلَيْكَ وَالْخَائِفِيْنَ	کروں میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں
عُقُوْبَتَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَقْبَلَنِيْ	جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے
الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتُدْخِلَنِيْ	والے سوال کرتے ہیں۔ میں تجھ سے سوال
فِيْ رَحْمَتِكَ وَتَجَاوَزَ عَنِّيْ	کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھ کو
بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيْنَنِيْ	قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل

عَلٰی اَدَآءِ فَرَائِضِكَ	فرما۔ اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے
اَللّٰھُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِكَ	درگذر فرما۔ اور فرائض کی اَدائیگی پر میری
وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ	اعانت کر۔ اے اللہ! مجھکو اپنے عذاب سے نجات
وَاَدْخِلْنِیْ فِیْھَا وَاَعِذْنِیْ	دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ط	کھول دے اور اس میں مجھے داخل فرما اور
	شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔

بس والے مکہ معظمہ میں آپ کے معلم کے گھر آپ کو اتار یں گے۔ معلم کے ذمہ ایک وقت کا کھانا ہوتا ہے لیکن ابھی آپ اس قسم کے کاموں میں مشغول نہ ہوں بلکہ سامان رکھنے کے بعد سب سے پہلے طواف وسعی کے لیے تیار ہوجائیں۔

طواف وسعی کا طریقہ لکھنے سے پہلے ہم مسجد حرام اور مطاف ومسعیٰ وغیرہ کے بارے میں تھوڑی معلومات پیش کرتے ہیں تاکہ بصیرت وکیفیت کے ساتھ ارکان ادا ہوں۔

مسجد حرام وغیرہ کا مختصر تعارف

مسجد حرام بیت اللہ شریف مسجد حرام کے بیچ میں واقع ہے۔ مسجد حرام ایک وسیع احاطہ ہے جس میں چاروں طرف سے وسیع دالان ہیں جو خوبصورت اور مضبوط ستونوں پر قائم ہیں۔ دالان کے بعد ہر طرف سے کھلا ہوا وسیع

صحن ہے اس کے بعد طواف کرنے کی جگہ ہے جس کے بیچ میں خانۂ کعبہ کی عمارت ہے۔ دالان سے طواف کرنے کی جگہ تک جانے کے لیے تقریباً ۴½ فٹ چوڑی اور ایک فٹ اونچی پکی گذرگاہیں بنی ہوئی ہیں اور ان راستوں کے بیچ میں جو خالی زمینیں ہیں ان میں کنکریاں بچھی ہیں۔

دالان دو طرح کے ہیں ایک پرانی تعمیر جو صحن سے متصل ہے اور ایک منزلہ ہے۔ دوسری نئی تعمیر جو پرانی تعمیر سے پہلے ہے اور سہ منزلہ ہے اس کا ایک طبقہ زمین دوز ہے۔ دوسرا طبقہ سڑک کے برابر اور تیسرا بالائی منزلہ۔ پرانی اور نئی تعمیر کا مجموعی رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار مربع میٹر ہے۔ اب مسجد حرام کے پورے احاطہ میں پانچ لاکھ آدمی بیک وقت نماز پڑھ سکتے ہیں۔

نئی تعمیر میں سات مینارے بنائے گئے ہیں۔ ہر مینارہ کی بلندی ۹۲ میٹر یعنی تقریباً ۳۰۰ فٹ ہے۔

مَطاف خانہ کعبہ کے اردگرد جو طواف کرنے کی جگہ ہے اس کو مطاف کہتے ہیں۔ یہ سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے جو سورج کی تپش سے گرم نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ میں مسجد حرام اسی قدر تھی۔

بابُ السلام بابُ السلام اس دروازہ کو کہتے ہیں جہاں سے عہد نبوی میں لوگ مسجد حرام میں داخل ہوتے تھے۔ اب بابُ السلام کسی دروازے کی صورت میں نہیں ہے البتہ اس جگہ پر سنگ مرمر کی کالی لکیر کھینچ دی گئی ہے۔ عمرہ کے طواف کے لئے اسی جگہ سے مطاف

میں داخل ہونا افضل ہے۔ موجودہ وقت میں بابُ السّلام کے نام سے جو دروازہ ہے وہ قدیم بابُ السّلام کے مُقابل ہے۔

مقام ابراہیم دروازہ کعبہ کے سامنے ایک قبہ میں پتھر رکھا ہوا ہے اسے مقام ابراہیم کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اسی پتھر پر کھڑے ہو کر خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ جب دیواریں اونچی ہونے لگیں تو حضرت جبریل علیہ السّلام خدائے تعالےٰ کے حکم سے یہ پتھر جنت سے لائے۔ جیسے جیسے دیواریں اونچی ہوتی جاتی تھیں یہ پتھر بھی اونچا ہوتا جاتا تھا۔ اس طرح اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے مبارک قدم کے نشان پیدا ہو گئے جو اب تک موجود ہیں۔

قرآن کریم میں مقام ابراہیم کا ذکر دو جگہ آیا ہے۔

(۱) وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (پارۂ اوّل۔ رکوع ۱۵)

(۲) فِيْهِ اٰيَاتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ (پارۂ چہارم۔ رکوع اوّل)

زم زم مقام ابراہیم سے متصل دکھن جانب زم زم کا کنواں واقع ہے مقام ابراہیم کی طرح زم زم بھی مطاف میں تھا۔ بھیڑ کی وجہ سے چند سال پہلے اُسے نچلے حصّے میں لے جایا گیا ہے۔ الیکٹرک کے ذریعہ اس کا پانی کھینچ کر باہر بنے ہوئے نلوں میں پہونچایا جاتا ہے جس سے آب زم زم کے حصول میں بڑی سہولت پیدا ہو گئی ہے۔

حدیث شریف میں آب زم زم کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے

وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے (ابن ماجہ) اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ زمزم کا پانی خوراک ہے شکم سیری کے لیے اور شفا ہے بیماری کے لیے چنانچہ ایک مصری ڈاکٹر کی تحقیقات کی روسے آب زم زم میں مندرجہ ذیل معدنی اجزاء پائے جاتے ہیں جو طرح طرح کی بیماریوں کے لیے مفید ہیں۔

میگنیشیم، سوڈیم سلفیٹ، سوڈیم کلورائیڈ، کیلشیم کاربونیٹ، پوٹاشیم نائٹریٹ، ہائیڈروجن اور گندھک۔

آب زم زم کے بارے میں تاریخی واقعہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت ہاجرہ اور اپنے ننھے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس جگہ پر کہ جہاں آج آب زمزم کا کنواں ہے چھوڑ کر چلے گئے کھانے پینے کے لیے کچھ کھجوریں اور پانی دے گئے۔ اس وقت یہاں کوئی آبادی نہ تھی۔ جب پانی ختم ہو گیا اور پیاس کی شدت سے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ بھی خشک ہو گیا تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تڑپ تڑپ کر ایڑیاں رگڑنے لگے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی کی تلاش میں صفا پہاڑ پر گئیں پھر مروہ پہاڑ پر آئیں اور جب دونوں پہاڑوں کے درمیان سات چکر لگایا تو آخری چکر پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پیر کے نیچے پانی کا چشمہ ابلتا ہوا دیکھا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس جگہ پہونچ کر اپنی ایڑی ماری تو پانی کا چشمہ ابل پڑا۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیٹے کو پانی پلایا اور چشمہ کے گرد مٹی کی باڑھ بنادی۔ پانی زور سے بہ رہا تھا اسے دیکھکر حضرت ہاجرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا زم زم یعنی ٹھہر ٹھہر۔ اس طرح یہ کنواں وجود میں آیا اور اس کا نام زم زم پڑ گیا۔

کچھ دنوں کے بعد یمن کے قبیلۂ جرہم کا قافلہ جو ملک شام جا رہا تھا پانی دیکھکر یہاں مقیم ہو گیا اور سکونت اختیار کر لی۔ اس طرح مکہ شریف کی پہلی آبادی اس جگہ وجود میں آئی۔

کعبہ شریف روئے زمین پر سب سے پہلا گھر کعبہ شریف ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت سے ظاہر ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ ۔ ترجمہ بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ (پارہ چہارم۔ رکوع اوّل)

کعبہ شریف سیاہ پتھر کا ایک چوکور مکان ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل سب سے پہلے اس کی تعمیر خدائے تعالےٰ کے حکم سے فرشتوں نے کی۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اور تیسری تعمیر حضرت شیث علیہ السلام نے کی۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں طوفان سے عمارت گر گئی تو چوتھی تعمیر حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے کی۔ پھر پانچویں اور چھٹی تعمیر عمالقہ اور جرہم نے کی جو عرب کے دو قبیلے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ساتویں تعمیر قصی نے کی جو سرکار اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی پانچویں پشت میں دادا ہیں پھر آٹھویں تعمیر قریش نے کی۔ اس وقت حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی عمر پچیس سال تھی آپ نے بھی اس تعمیر میں شرکت فرمائی یہی وہ تعمیر ہے جس میں

حجرِ اسود کو اپنی جگہ پر رکھنے کے لیے قریش میں ایسا جھگڑا پیدا ہوا کہ ہر جانب سے تلواریں نکل آئیں۔ پھر یہ جھگڑا اس طرح طے ہوا کہ جو شخص دوسرے دن صبح سب سے پہلے مسجدِ حرام میں داخل ہو وہی اس عزت کا حقدار ہے اللہ تعالیٰ کی شان کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجدِ حرام میں داخل ہوئے۔ مگر تنہا حقدار ہونے کے باوجود آپ نے حجرِ اسود کو ایک چادر پر رکھا اور ہر قبیلے کے سردار سے چادر پکڑ کر اٹھانے کو فرمایا جس سے ہر قبیلے والے خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضور نے حجرِ اسود کو چادر سے اٹھا کر خانۂ کعبہ میں لگا دیا۔

اس تعمیر میں قریش نے عہد کیا تھا کہ اس میں ناجائز کمائی نہیں لگائی جائے گی جب ان کے پاس حلال کمائی کم ہو گئی تو انھوں نے حطیم کی جانب دیوار کو پیچھے ہٹا دیا اس طرح کعبہ شریف کا کچھ حصہ باہر ہو گیا۔ پھر جب ۶۴ھ میں یزید کی فوج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر مکہ شریف میں چڑھائی کی اور منجنیق سے پتھر برسا کر کعبہ شریف کی دیواروں کو شدید نقصان پہونچایا اور اسی اثناء میں یزید کے مرجانے پر اس کی فوجیں وہاں سے واپس آگئیں تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعبہ شریف کو منہدم کر کے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیاد پر بنایا یعنی حطیم کو کعبہ شریف کے اندر داخل کر لیا۔ یہ نویں تعمیر ہے اس میں کعبہ شریف کے دو دروازے رکھے گئے ایک داخل ہونے کے لئے اور دوسرا اس کے مقابل باہر نکلنے کے لئے۔ پھر ۷۴ھ میں حجاج بن یوسف نے کعبہ شریف کو

قریش کی بُنیاد پر تعمیر کیا یعنی حطیم کی جانب سے دیوار توڑ کر پیچھے ہٹا دی اور نکلنے کا دروازہ بند کر دیا۔ اس کے بعد کعبہ شریف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی البتہ ترک بادشاہ سلطان مراد نے اس کی مرمت میں شاندار حصہ لیا اور موجودہ حکومت نے چند سال پہلے دیوار و چھت کی مرمت کی۔

کعبہ شریف کی لمبائی پورب سے پچھم تک ۲۵ ہاتھ، عرض ۲۰ ہاتھ اور بلندی ۲۷ ہاتھ ہے۔ پوربی دیوار میں حجر اسود کے قریب کعبہ شریف کا دروازہ ہے جو زمین سے تقریباً سات فٹ کی بلندی پر ہے۔

رُکن کعبہ شریف کے گوشہ یعنی کونا کو رُکن کہتے ہیں۔ جنوب مغرب کا گوشہ جو یمن کی طرف ہے اسے رُکن یمانی کہتے ہیں۔ شمال مغرب کا گوشہ جو ملک شام کی طرف ہے اسے رکن شامی کہتے ہیں۔ شمال شرق کا گوشہ جو عراق کی طرف ہے اسے رکن عراقی کہتے ہیں اور جنوبی مشرقی کونا جس میں حجر اسود ہے اسے رُکن اسود کہتے ہیں۔

حجر اسود یہ مبارک پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے جو کعبہ شریف کی دیوار کے ایک کونے میں زمین سے چار فٹ کے اوپر نصب ہے اور بیضوی شکل میں چاندی کے حلقے سے گھرا ہوا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حجر اسود جب جنت سے دُنیا میں لایا گیا تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ پھر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے کالا ہو گیا۔
(احمد۔ ترمذی)

اور ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ حجرِ اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کے دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا کہ جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

حطیم رکن شامی اور رکن عراقی کے درمیان مدینہ طیبہ کی جانب قوس کی شکل میں ایک جگہ ہے جو آمد و رفت کا راستہ چھوڑ کر گھیر دی گئی ہے تقریباً پانچ فٹ بلند دیوار سے گھری ہوئی ہے۔ اس کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کعبہ شریف کی محراب مدینہ شریف کی طرف کر گئی ہے

اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرّہ العزیز فرماتے ہیں

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں کعبہ شریف کے اندر جا کے نماز پڑھوں تو حضور نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ جب تیرا دل کعبہ میں داخل ہونے کو چاہے تو یہاں اگر نماز پڑھ لیا کر کہ یہ کعبہ ہی کا ٹکڑا ہے تیری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی اس حصہ کو (خرچ کی کمی کے سبب) کعبہ سے باہر کر دیا۔

(ابو داؤد)

میزاب رحمت کعبہ شریف کی چھت میں اُتر طرف ایک سونے کا پرنالہ ہے اُسے میزاب رحمت کہتے ہیں۔ جب

بارش ہوتی ہے تو کعبہ شریف کی چھت کا پانی اسی پرنالہ سے حطیم کے اندر گرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص میزاب رحمت کے نیچے دعا کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ (دُرِّ منثور)

مُلتَزَم حجر اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کے درمیان جو دیوار کا حصّہ ہے اسے مُلتزَم کہتے ہیں۔ مُلتزَم کے معنی ہیں لپٹنے کی جگہ۔ یہاں پر لوگ لپٹ لپٹ کر دعائیں کرتے ہیں غالبًا اسی وجہ سے اس کا نام مُلتزَم پڑا۔ حدیث شریف میں ہے کہ مُلتزَم ایسی جگہ ہے جہاں دُعا قبول ہوتی ہے۔ کسی بندہ نے وہاں ایسی دُعا نہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔ (حصن حصین)

مستجاب رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان جنوبی دیوار کو مستجاب کہتے ہیں۔ یہاں ستّر ہزار فرشتے دُعا پر آمین کہنے کے لئے مقرر ہیں اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا۔

صفا کعبہ شریف کے دکھن پورب کونے پر ایک چھوٹی پہاڑی ہے جہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

مروہ کعبہ شریف کے اُتر پورب کونے پر ایک دوسری چھوٹی پہاڑی ہے جہاں سعی ختم کی جاتی ہے۔ صفا و مروہ کے درمیان تقریبًا دو فرلانگ کا لمبا راستہ ہے جو سنگ مرمر کے ستونوں اور دیواروں پر دو منزلہ بنایا گیا ہے اور زمین پر بھی سنگ مرمر بچھا دیا گیا ہے جس سے حجاج کو سعی میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔

میلینِ اخضرین صفا و مروہ کے درمیان جتنی جگہ میں مَرد کو دوڑنا سُنّت ہے اس کے دونوں کناروں پر حجاج کی واقفیت کے لئے سنگِ مرمر کے دو سبز ستون دائیں بائیں لگا دئے گئے ہیں۔ اسی کو میلین اخضرین کہتے ہیں۔

مسعیٰ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ کو مسعیٰ کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا باتوں کو خوب ذہن نشین کر لیجئے تاکہ طواف و سعی وغیرہ بصیرت و کیفیت کے ساتھ ادا کر تا ہُوں۔

مسجدِ حرام میں داخلہ اور طواف

وضو کرنے کے بعد مسجدِ حرام کی طرف چلیں۔ پہلی بار ساتھ میں معلّم یا اس کے کسی نمائندہ کا ہونا ضروری ہے اس لیے کہ کتابوں سے طواف وغیرہ کا طریقہ معلوم ہو جانے کے باوجود اکیلے جانے سے ایک نہیں کئی غلطیوں کے ہُونے کا اندیشہ ہے۔

راستہ میں نہایت ادب کے ساتھ لبّیک کہتے ہوئے جائیں۔

مسجدِ حرام میں پہلے داہنا پاؤں رکھکر داخل ہُوں اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ	میں خدائے عظیم، اس کے وجہ کریم اور اس کی سلطنت قدیم کی پناہ مانگتا ہُوں شیطان

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

دود سے۔ اللہ کے نام کی مدد سے، سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں۔ اور حضور پر سلام ہو۔ اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل و ازواج پر۔ یا اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

یہ دُعا خوب یاد رکھیں جب کبھی مسجد حرام یا اور کسی مسجد میں داخل ہوں تو پڑھ لیا کریں اور جب کعبہ شریف پر نظر پڑے تو یہ دُعا پڑھیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَعَظَّمَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِاعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! تو اپنے گھر کی عزت و عظمت اور کرامت و ہیبت بڑھا دے اور جو اس کا حج یا عمرہ ادا کرے اسے بھی عزت و آبرو میں ترقی دے اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری طرف

وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ	سلامتی لوٹتی ہے۔ تو اے ہمارے پروردگار
السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ	ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اور
وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ	ہمیں دارالسلام (جنت) میں داخل کر،
رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ	اے ہمارے پروردگار تو بلند و بالا ہے
وَالْاِكْرَامِ ؕ	اے جلال و بزرگی والے

اس کے علاوہ اپنے متعلقین اور جملہ مومنین و مومنات کے لیے دعائے خیر کریں کہ یہ قبول ہونے کی گھڑی ہے۔ دعا کرتے ہوئے اور لبیک پڑھتے ہوئے جب قدیم باب السلام پر پہونچیں تو سنت کے مطابق داہنا قدم مطاف میں رکھکر داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ	اے میرے رب! مجھے سچی طرح داخل کر
وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ	اور سچی طرح باہر نکال۔ اور مجھے اپنی طرف
لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ؕ	سے مددگار غلبہ دے۔

مطاف میں داخل ہونے کے بعد اضطباع کریں یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر داہنا مونڈھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں مونڈھے پر ڈال لیں۔ پھر کعبہ شریف کی طرف منھ کرکے حجر اسود کی داہنی جانب رکن یمانی کی طرف سنگ اسود کے قریب اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا پتھر اپنے داہنے ہاتھ کو رہے۔ اب لبیک بند کر دیں اور ہاتھ اٹھائے بغیر طواف کی نیت اس طرح کریں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ؕ

ترجمہ :۔ اے اللہ! میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں اس کو میرے لیے آسان کر اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔

نیت کرنے کے بعد کعبہ شریف کی طرف مونھ کئے ہوئے داہنی جانب چلیں جب حجر اسود کے مقابل ہو جائیں (اور یہ بات ادنیٰ حرکت میں حاصل ہو جائے گی)، تو کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور یہ دُعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔	بے اعراب اللہ کے نام کی مدد سے۔ سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر

اور میسر ہو سکے تو حجر اسود کا اس طرح بوسہ لیں کہ ہونٹوں سے آواز نہ پیدا ہو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بوسہ لیا ہے بڑی خوش نصیبی ہے کہ آپ کا مونھ بھی وہاں تک پہونچے۔ لیکن اگر بھیڑ ہو اور دوسروں کو تکلیف پہونچنے کا اندیشہ ہو تو دونوں ہاتھ یا صرف داہنا ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر چوم لیں اور ہاتھ نہ پہونچے تو لکڑی سے چھو کر اسے چوم لیں اور اگر یہ بھی ناممکن ہو تو دور ہی سے ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف کر کے ان کو چوم لیں۔

حجر اسود کو بوسہ لینے ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چومنے یا ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف کر کے اُن کو بوسہ لینے کا نام استلام ہے۔ استلام سے فارغ ہو کر طواف شروع کریں چونکہ یہ عمرہ کا طواف ہے اس لیے اس میں اضطباع کے ساتھ رمل بھی سُنّت ہے۔ اضطباع کا بیان ابھی اوپر

ہوچکا ہے اور رَمَل یہ ہے کہ جلد جلد چھوٹا قدم رکھتا ہوا اور کندھا ہلاتا ہوا چلے جیسے کہ قوی اور بہادر لوگ چلتے ہیں مگر کودے نہیں اور نہ دوڑے۔

(انوار البشارۃ)

حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک ایک چکر ہوتا ہے اور اس طرح سات چکر کا مکمل ایک طواف ہوتا ہے۔ طواف کے پہلے تین چکر میں رَمَل کرنا سُنت ہے البتہ اضطباع پورے طواف میں سُنت ہے۔ طواف ختم کرنے کے بعد چادر سے دونوں کندھے ڈھانک لیں کندھے کھولے ہوئے نماز نہ پڑھیں کہ مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

اِنتباہ عورتوں کے لیے رَمَل و اضطباع نہیں ہے۔
جب ملتزم کے سامنے آئیں تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْاَمْنُ اَمْنُكَ وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَةٍ بِخَیْرٍ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ	اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے اور حرم تیرا حرم ہے۔ اور امن تیرا امن ہے۔ اور جہنم سے تیری پناہ مانگنے والوں کی یہ جگہ ہے تو مجھ کو جہنم سے پناہ دے۔ یا اللہ جو تو نے مجھے دیا مجھے اس پر قانع کردے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہوجا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کے لیے ملک ہے

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۱۰	اسی کے لیے حمد ہے۔ اور وہ ہر شی پر قادر ہے

اور جب رکن عراقی کے سامنے پہونچیں تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ ۔	اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں شک، شرک، اختلاف، نفاق اور برے اخلاق سے۔ اور مال و اہل اور اولاد میں واپس ہوکر بری بات دیکھنے سے

اور جب میزاب رحمت کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً لَا اَظْمَاُ بَعْدَھَا اَبَدًا ۔	اے اللہ! تو مجھکو اپنے عرش کے سایہ میں رکھ۔ جس دن تیرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔ اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حوض سے مجھے خوشگوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

اور جب رکن شامی کے سامنے پہونچیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ ۔	اے اللہ! تو حج کو مبرور کر، سعی مشکور کر، گناہ کو بخشدے اور اس کو وہ تجارت کردے جو ہلاک نہ ہو۔ اے سینوں کی باتیں

يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط	جاننے والے! مجھے اندھیریوں سے روشنی کی طرف نکال۔

اور جب رکن یمانی کے پاس آئیں تو اسے دونوں ہاتھوں یا داہنے ہاتھ سے تبرکاً چھوئیں۔ صرف بائیں ہاتھ سے نہ چھوئیں اور چاہیں تو اس کا بوسہ بھی لیں۔ اور نہ ہو سکے تو یہاں لکڑی سے نہ چھوئیں اور نہ اشارہ کر کے ہاتھ چومیں۔ اور اس مقام پر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط	اے اللہ! میں تجھ سے عفو اور عافیت مانگتا ہوں۔ دین و دنیا اور آخرت میں۔

جب رکن یمانی سے آگے بڑھیں گے تو یہ مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دُعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں۔ اس مقام پر یہ دُعا پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ ط يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط	اے ہمارے رب! ہمیں دین و دنیا میں بھلائی اور بہتری عطا فرما۔ اور ہم کو جہنم کی آگ سے بچا۔ اور ہمیں جنت میں نیک لوگوں کیساتھ داخل فرما اے غالب! اے مغفرت فرمانے والے! اے تمام عالم کے پروردگار

اب چاروں طرف گھوم کر حجر اسود کے پاس پہنچنے پر ایک پھیرا تمام ہوا اس وقت حجر اسود کا اِستِلام کریں یعنی بوسہ لیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہاتھ

یا لکڑی سے چھو کر اُسے چوم لیں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کرکے ان کو چوم لیں اور اسی طرح ہر پھیرے کے ختم پر کریں. جب سات پھیرے پورے ہو جائیں تو آخر میں پھر حجرِ اسود کا استلام کریں۔

جو دُعائیں اوپر مذکور ہوئیں انھیں ہر چکر میں پڑھیں اور بعض کتابوں میں جو ساتوں چکر کی دُعائیں الگ الگ مذکور ہیں انھیں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ یہاں کسی خاص دُعا کا پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ آپ جو دُعا چاہیں پڑھ سکتے ہیں اور جو لوگ دُعا نہ پڑھ سکیں یا ان کو سمجھ نہ سکیں تو ان کے لیے بہتر یہ ہے کہ اپنی مرادیں اور حاجتیں اپنی ہی زبان میں مانگیں مگر جو کچھ مانگیں حضورِ قلب اور خشوع وخضوع کے ساتھ مانگیں اور تمام دُعاؤں سے بہتر وافضل یہ ہے کہ ہر موقع پر درود شریف پڑھیں کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہو تو وہ تمھارے سارے امور کے لیے کافی ہوگا اور تمھارا گناہ معاف کر دیا جائے گا. (ترمذی)

طواف میں دُعا یا درود شریف پڑھنے کے لیے رکیں نہیں بلکہ چلتے ہوئے پڑھیں اور چلا چلا کر نہ پڑھیں جیسے کہ طواف کرانے والے پڑھا یا کرتے ہیں کہ مکروہ ہے بلکہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ صرف اپنے کان تک آواز پہونچے۔

اِنتباہ طواف کی حالت میں نمازیوں کے آگے سے گذر سکتا ہے کہ طواف بھی نماز ہی کی مثل ہے۔ (ردالمحتار)

نامحرم عورتوں کو گھورنا اور ان کی طرف بُری نگاہ ڈالنا ہمیشہ حرام ہے

اور کعبہ معظمہ کے سامنے طواف کی حالت میں تو غضب شدید کا باعث ہے
حضرت موسیٰ بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عجمی شخص طواف کر رہا تھا اسی حالت میں ایک خوبصورت عورت کے پازیب کی آواز اس کے کان میں پڑی یہ شخص اس عورت کو گھورنے لگا تو رکن یمانی سے ایک ہاتھ نکلا اور اس زور سے اس کو طمانچہ مارا کہ اس کی آنکھ باہر نکل گئی اور کعبہ شریف کی دیوار سے ایک آواز آئی کہ یہ طمانچہ تیری بدنگاہی کا بدلہ ہے اگر آئندہ پھر کوئی ایسی حرکت کرے گا تو ہم اس سے زیادہ بدلہ دیں گے۔ (مسامرات)

طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آکر آیت کریمہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى پڑھیں پھر اس کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دئے جائیں گے۔

واجب الطواف کی نیت یہ ہے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب الطواف واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ منھ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنا بہتر ہے۔

انتباہ اوقات مکروہہ میں کبھی واجب الطواف نہ پڑھیں یعنی اگر صبح صادق طلوع ہونے کے بعد طواف کیا خواہ فجر کی نماز سے پہلے یا بعد تو بیس منٹ سورج نکلنے کے بعد واجب الطواف پڑھیں

اور دوپہر میں طواف کیا تو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھیں اور عصر کی نماز کے بعد طواف کیا ہو تو سورج ڈوبنے کے بعد پڑھیں اور جب بھی پڑھی جائے ادا ہی ہے قضا نہیں۔ (ردالمحتار، عالمگیری، بہار شریعت)

اس نماز کے لئے مقام ابراہیم کے بعد سب سے افضل جگہ کعبہ شریف کا اندرونی حصہ ہے۔ پھر حطیم میں میزاب رحمت کے نیچے، پھر حطیم میں کسی اور جگہ۔ پھر کعبہ معظمہ سے قریب تر جگہ۔ پھر مسجد حرام میں کسی جگہ، پھر حرم مکہ کے اندر جہاں بھی ہو۔ (ردالمحتار)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھیں کہ حدیث شریف میں اس دُعا کی بڑی فضیلت آئی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًی بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔	اے اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے تو میرا سوال مجھ کو عطا فرما اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخشدے یا اللہ! میں تجھ سے اس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میری قسمت میں لکھا ہے اور تیری تقسیم پر راضی رہوں اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

نماز و دعا سے فارغ ہو کر مُلتزم کے پاس جائیں اور حجرِ اسود کے قریب اس سے لپٹیں۔ اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی داہنا رخسار کبھی بایاں اور کبھی پیشانی اس پر رکھیں اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائیں یا اپنا داہنا ہاتھ دروازۂ کعبہ اور بایاں حجرِ اسود کی طرف پھیلائے ہوئے نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ جو دُعا چاہیں مانگیں اور درود شریف بھی پڑھیں۔ اس مقام کی ایک دُعا یہ بھی ہے۔

اِلٰهِیْ وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِكَ اَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى عَذَابَكَ ۔ اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِیْ وَجَسَدِیْ عَلَى النَّارِ ۔ اَللّٰهُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۔ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ ۔ یَا كَرِیْمُ یَاغَفَّارُ ۔ یَاعَزِیْزُ یَاجَبَّارُ ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ	اے میرے معبود! میں تیرے دروازے پر کھڑا ہوں اور تیرے آستانے سے لپٹا ہوں تیری رحمت کا امیدوار اور تیرے غضب سے ڈرتا ہوں۔ اے اللہ میرے بال اور جسم کو جہنم پر حرام کر دے۔ اے اللہ! اے پُرانے گھر کے مالک! تو ہماری گردنوں کو ہمارے باپ دادا اور ہماری ماؤں کی گردنوں کو نیز ہمارے بھائیوں اور ہمارے لڑکوں کی گردنوں کو جہنم سے آزاد کر دے۔ اے کریم! اے بخشنے والے! اے غالب! اے جبار! اے رب، تو ہم سے قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور ہماری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

انتباہ ملتزم کے پاس نماز واجب الطواف کے بعد آنے کا حکم اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقام ابراہیم کے پاس جاکر دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھے۔ (منسک، بہارِ شریعت)

ملتزم سے فارغ ہو کر آبِ زمزم پینے کے لیے آئیں تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہو کر پئیں۔ ہر بار "بسم اللہ" سے شروع کریں اور "الحمد للہ" پر ختم کریں۔ اور برکت کے لیے سر، منھ اور بدن پر ڈال کر اس سے مسح کریں اور پیتے وقت جو چاہیں دُعا کریں کہ قبول ہوتی ہے۔ اس وقت کی ایک دُعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ ؕ	اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ پہونچانے والا علم کشادہ روزی، اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

اور مکہ شریف میں رہنے تک تو بارہا پینا نصیب ہوگا تو ہر مرتبہ خاص خاص مرادوں کے لیے پئیں۔

سعی صفا و مروہ

طواف اور نماز واجب الطواف وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے لیے پھر حجر اسود کا استلام کریں اور درود

شریف پڑھتے ہوئے صفا کی جانب بابُ الصفا سے نکلیں کہ مستحب ہے اور اگر دوسرے راستہ سے جائیں جب بھی سعی ادا ہو جائے گی۔ درود شریف پڑھتے ہوئے صفا پر چڑھیں مگر بہت اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں کہ یہ بدمذہبوں اور جاہلوں کا فعل ہے۔ صرف اتنا چڑھنا کافی ہے کہ اگر دیواریں درمیان میں حائل نہ ہوتیں تو کعبہ شریف نظر آتا۔

صفا پر چڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں۔

اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰہُ بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ۔	میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو خدائے تعالیٰ نے پہلے ذکر فرمایا۔ بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک اللہ بدلہ دینے والا جاننے والا ہے

پھر کعبہ شریف کی طرف مونھ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دُعا کی طرح پھیلے ہوئے اٹھائیں اور جتنی دیر میں مفصل کی ایک سورت پڑھی جا سکے اتنی دیر ٹھہر کر ذکر اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ اپنے اور اپنے متعلقین نیز دیگر مسلمانوں کے لیے دُعائے خیر کریں کہ یہ دُعا قبول ہونے کا مقام ہے۔

دُعا میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلائیں کعبہ شریف کی طرف نہ کریں جیسا کہ بعض جاہل کرتے ہیں اور اکثر طواف کرنے والے کانوں تک

ہاتھ اُٹھاتے ہیں پھر چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح تین بار کرتے ہیں یہ بھی غلط ہے بلکہ ایک بار دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائیں اور جب تک دُعا مانگیں اُٹھائے رہیں اور جب ختم ہو جائے تو ہاتھ چھوڑ دیں۔ اس کے بعد سعی کی نیت اس طرح کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔	اے اللہ! میں صفا و مروہ کے درمیان سعی کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کر دے اور اس کو میری طرف سے قبول فرما

پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چلیں ذکر اور درود شریف برابر جاری رکھیں۔ جب پہلا سبز ستون آئے درمیانی رفتار سے دوڑ کر چلیں یہاں تک کہ دوسرے سبز ستون سے نکل جائیں۔ اگر ہو سکے تو سبز ستونوں کے درمیان دوڑتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ۔	اے پروردگار! بخش دے، رحم فرما اور درگذر کر اس سے جسے تو جانتا ہے اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے بیشک تو کرم و عزت والا ہے

دوسرے سبز ستون سے نکل کر آہستہ چلیں اور مروہ تک پہونچیں۔ یہاں بھی زیادہ اوپر چڑھنے کی ضرورت نہیں اور درمیان میں عمارتیں بن جانے کے سبب یہاں سے بھی کعبہ شریف نظر نہیں آتا مگر اس کی طرف مونھ کر کے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دُعا کی طرح پھیلائے ہوئے جیسے صفا پر ذکر اور دُعا کیا تھا یہاں بھی کریں۔ صفا سے مروہ تک یہ ایک پھیرا

ہوا۔ پھر مروہ سے اتر کر ذکر، درود شریف اور دعائیں پڑھتے ہوئے صفا کی طرف معمولی چال سے چلیں اور پہلے کی طرح سبز ستونوں کے درمیان پھر دوڑیں اس کے بعد آہستہ چلیں یہاں تک کہ صفا پر پہونچ جائیں۔ یہ دوسرا پھیرا ہوا۔ پھر اسی طرح مروہ کی طرف آئیں اور صفا کی طرف جائیں یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کریں۔

اِنتِباہ سعی میں اضطباع نہیں ہے اور عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔ بعض عورتیں نہایت بیبا کی سے سعی کرتی ہیں کہ لوگوں کے سامنے ان کی کلائیاں اور گلا کھلا رہتا ہے۔ یہ حرام ہے۔ اور بعض تو حجر اسود کا بوسہ لینے کے لیے مردوں میں گھس جاتی ہیں۔ ان کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے اور وہ عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں۔ لہذا جن حجاج کے ساتھ عورتیں ہوں انھیں خاص کر ایسی حرکتوں سے عورتوں کو منع کرنا چاہیے۔

معذور کا طواف اور سعی

جو لوگ بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے طواف وسعی نہیں کر سکتے ان کو طواف کرانے کے لیے شبریاں یعنی چھپری کھٹولے اور سعی کرنے کے لئے کرسی گاڑیاں کرایہ پر ملتی ہیں۔ ان کی اُجرتیں مقرر نہیں حجاج کی طلب کے لحاظ سے کم و بیش ہوا کرتی ہیں۔ معذور لوگ طواف وسعی میں شبریوں اور کرسیوں سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

اِختتامِ عمرہ اور حجامت

طواف وسعی کا نام عمرہ ہے۔ متمتع یعنی وہ حاجی کہ جس نے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا تھا اور قارن یعنی جس نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھا تھا طواف وسعی سے فارغ ہونے کے بعد ان دونوں کا عمرہ پورا ہوگیا۔ اور مفرد یعنی جس نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تھا اگر اس رمل و اضطباع کے ساتھ طواف کیا ہے اور اس کے بعد سعی کی ہے تو اب اس کے لیے طواف زیارت میں سعی نہیں کہ اس کے حق میں یہ طواف طواف قدوم ہے۔

متمتع طواف وسعی سے فارغ ہونے کے بعد سر کے بال منڈالے یا کتروالے اور تمتع کرنے والی عورتیں پورے سر کے بال انگلی کے پور کی مقدار برابر کتر لیں۔ کسی نامحرم کے ہاتھ سے ہرگز نہ کتروائیں۔ اس کے بعد مرد وعورت دونوں کے لیے احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام تھیں وہ اب حلال ہوگئیں۔ اور مفرد و قارن طواف وسعی سے فراغت کے بعد نہ حجامت بنوائیں اور نہ احرام کھولیں۔ یہ دونوں دسویں ذی الحجہ کو احرام سے نکلیں گے۔ البتہ قارن اس کے بعد طواف قدوم کی نیت سے ایک طواف وسعی اور کرلے۔

اب تینوں قسم کے حجاج جب تک مکہ شریف میں رہیں جس قدر ہوسکے اضطباع ورمل اور سعی کے بغیر نفل طواف کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لیے یہ سب سے بہتر عبادت ہے۔ اور نفل طواف کے اختتام پر ملتزم سے لپٹنے کے بعد دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھیں اور عورتوں کیلئے

بہتر یہ ہے کہ رات کے دس گیارہ بجے جب ہجوم کم ہو جائے تو طواف کے لئے جائیں اور نمازیں اپنی قیام گاہ ہی پر پڑھیں۔ جو عورتیں کہ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھتی ہیں یہ اُن کی جہالت ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔ (بہار شریعت) البتہ مکہ معظمہ میں روزانہ کم از کم ایک بار رات میں طواف کر لیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلاۃ و سلام کے لیے حاضر ہوتی رہیں

انتباہ۔ اگر حج و عمرہ اور طواف و زیارت وغیرہ اپنے کسی عمل کا ثواب دوسرے لوگوں کو بخش دے تو جائز ہے خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ۔ فتاوی عالمگیری جلد اول مصری ص ۲۴۰ میں ہے۔

ان الانسان له ان یجعل ثواب عمله لغیره صلاۃ کان او صوما او صدقة او غیرها کالحج وقراءة القرآن والاذکار وزیارة قبور الانبیاء علیهم الصلاة والسلام والشهداء والاولیاء والصالحین وتکفین الموتی وجمیع انواع البر.	اپنے عمل نماز، روزہ، صدقہ، حج، قراءت قرآن واذکار کا ثواب۔ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، شہدائے اسلام، اولیائے کرام و بزرگان دین کی قبروں کی زیارت کا ثواب اور مردوں کی تجہیز و تکفین وغیرہ ہر قسم کی نیکیوں کا ثواب دوسرے کو بخشنا جائز ہے

اور بحر الرائق جلد سوم ص ۵۹ میں ہے۔

لا فرق بین ان یکون المجعول له	مردہ اور زندہ کو ثواب بخشنے میں کوئی

فرق نہیں ہے۔

دعاؤں کی مقبولیت کے خاص مقامات

کعبہ شریف کے اندر میزاب رحمت کے نیچے، حطیم، طواف کرتے وقت مطاف میں، مقام ابراہیم کے پیچھے، ملتزم، کعبہ شریف کے دروازہ کے سامنے، حجر اسود کے پاس، حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان، زم زم کے پاس، صفا اور مروہ پر، سعی کرتے وقت میلین اخضرین یعنی دو سبز ستونوں کے درمیان، عرفات، مزدلفہ، منیٰ اور جمرات کے پاس۔ یہ سب دعاؤں کی مقبولیت کے خاص مقامات ہیں۔ یہاں نہایت عاجزی کے ساتھ دعا مانگنی چاہئیں۔

دعا قبول ہونے کی تین صورتیں

حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ دعا قبول ہونے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کبھی بعینہٖ دعا قبول ہو جاتی ہے کہ بندہ جو دنیا میں چاہتا ہے وہی ہو جاتا ہے

(۲) کبھی اس طرح قبول ہوتی ہے کہ بندہ پر دنیا میں آنے والی مصیبت بقدر دعا اس سے دور کر دی جاتی ہے۔

(۳) اور کبھی اس طرح قبول ہوتی ہے کہ اس کے بدلے آخرت میں درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر)

حج کے پانچ دن

پہلا دن ———————— ۸ ذی الحجہ

متمتع یعنی جس نے عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا تھا آٹھویں ذی الحجہ کو غسل کرے۔ اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کر کے پہلے کی طرح احرام باندھے یعنی ایک چادر بدن پر ڈال لے اور دوسری لنگی کے طور پر باندھ لے اور مسجد حرام میں کسی جگہ دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹا کر یوں نیت کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔	اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما

اس کے بعد تین بار اونچی آواز سے لبیک کہہ کر دعا مانگے۔ اب حج کا احرام بندھ گیا اور وہ ساری پابندیاں جو عمرہ کے احرام کے وقت تھیں لوٹ آئیں۔ احرام کے بعد کعبہ شریف کا ایک نفل طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرے۔ اور آج ہی طواف زیارت کی سعی بھی کر لے اگرچہ افضل یہ ہے کہ جب منیٰ سے طواف زیارت کے لیے آئے تب اس کی سعی کرے لیکن حاجیوں کی سہولت کے لیے پہلے بھی جائز ہے اور قارن و مفرد جو حالت احرام میں ہیں اور طواف قدوم میں طواف زیارت کی سعی سے فارغ ہو چکے ہیں انھیں سرے سے احرام باندھنے یا دوبارہ طواف زیارت کی سعی کرنے

کی ضرورت نہیں۔

عورتوں کے حج کا احرام

عورتوں اگر حالت ناپاکی میں نہ ہوں تو پہلے کی طرح احرام باندھ کر حج کی نیت کریں اور جو عورتیں کہ ناپاکی حالت میں ہوں غسل یا صرف وضو کریں اور اپنی قیام گاہ پر ہی حج کی نیت سے احرام باندھ لیں اور طواف زیارت کی سعی حج کے بعد طواف زیارت کے ساتھ ہی ادا کریں۔ اور ظہر سے پہلے منیٰ میں پہونچ جانا چاہیے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرفات جانے سے پہلے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔

منیٰ کی طرف روانگی

منیٰ کی طرف جانے کے لیے موٹر اور وہاں ٹھہرنے کے لیے خیمے کے کرایے معلمین ذی الحجہ کے شروع ہی میں حاجیوں سے وصول کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مکہ شریف سے منیٰ تقریباً ۵ کلومیٹر ہے اور منیٰ سے عرفات تقریباً ۹ کلومیٹر ہے اور ان دونوں کے درمیان ۵ کلومیٹر پر مزدلفہ ہے۔ موٹر سے جانے میں پانچ دن کھانے پکانے کے سامان اور بستر وغیرہ لے جانے میں ضرور سہولت رہتی ہے لیکن موٹر عموماً وقت پر نہیں پہونچتے۔ بلکہ اس سے آنے جانے میں بسا اوقات لوگوں کی نمازیں بھی قضا ہو جاتی ہیں اس لیے اگر طاقت ہو تو بہتر ہے کہ پیدل جائیں کہ وقت پر پہونچ جائیں گے اور مکہ شریف میں لوٹ کر آنے تک ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تخمیناً اٹھہتر کھرب اور چالیس ارب ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ

کا فضل ہے جو پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں اس امت کو ملا ہے۔

منیٰ جاتے ہوئے راستہ بھر لبیک، درود شریف اور دعا کی کثرت کریں دنیا کی باتوں میں نہ لگیں اور جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَآئِکَ •	اے اللہ! یہ منیٰ ہے پس تو مجھ پر وہ احسان فرما جو تو نے اپنے دوستوں پر احسان فرمایا ہے۔

منیٰ میں رات بھر ٹھہریں اور آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں یہیں پڑھیں۔ بعض لوگ آٹھویں کو منیٰ میں نہیں ٹھہرتے اور سیدھے عرفات پہونچ جاتے ہیں ان کی اتباع میں یہ سُنّتِ عظیمہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ منیٰ کی یہ نویں رات نہایت مبارک رات ہے اسے ضائع نہ کریں پوری رات ذکرو عبادت میں گذاریں۔ بیہقی اور طبرانی کی حدیث میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عرفہ کی رات میں ایک ہزار مرتبہ یہ دعا پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُہٗ	پاک ہے وہ کہ جس کا عرش بلندی میں ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُہٗ	پاک ہے وہ کہ جس کی حکومت زمین میں ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ	پاک ہے وہ کہ دریا میں اس کا راستہ ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی النَّارِ سُلْطَانُہٗ	پاک ہے وہ کہ آگ میں اس کی سلطنت ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ رَحْمَتُہٗ	پاک ہے وہ کہ جنت میں اس کی رحمت ہے
سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَآءُہٗ	پاک ہے وہ کہ قبر میں اس کا حکم ہے

سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْھَوَآءِ رُوْحُہٗ	پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اس کی ملک ہیں
سُبْحَانَ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ	پاک ہے وہ کہ جس نے آسمان کو بلند کیا
سُبْحَانَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ	پاک ہے وہ کہ جس نے زمین کو پست کیا ۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَأَ مِنْہُ اِلَّآ اِلَیْہِ ۔	پاک ہے وہ کہ اس کے عذاب سے پناہ ونجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف

دوسرا دن ——— ۹ ذی الحجہ

صبح مستحب وقت فجر کی نماز پڑھ کر لبیک، ذکر اور درود شریف میں مشغول رہیں۔ جب دھوپ جبل ثبیر پر آجائے جو مسجد خیف کے سامنے ہے تو ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات کی طرف روانہ ہو جائیں اور ظہر سے پہلے وہاں پہونچنے کی کوشش کریں۔ صرف عرفات میں بعض معلم دوپہر کے کھانے کا انتظام کرتے ہیں اور وہ بھی سب نہیں کرتے اس لیے ساتھ میں دو وقت کا کھانا لینا ضروری ہے تاکہ عرفات و مزدلفہ میں کام آئے اور عبادت میں خلل نہ پڑے ۔ عرفات کی طرف جاتے ہوئے راستہ میں بے ضرورت کسی سے بات نہ کریں۔ لبیک، دُعا اور درود شریف کی کثرت کریں ۔

عرفات

عرفات ایک وسیع میدان کا نام ہے جس کا رقبہ تقریباً بیس کلو میٹر مربع ہے۔ یہی وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں سنہ میں عرفہ کے دن اسلام مکمل ہوا یعنی حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری حج کے موقع پر جبکہ آپ ایک لاکھ چودہ ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کی عظیم جماعت کے ساتھ عرفات کے میدان میں تشریف فرما تھے اس وقت

یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

اور یہی عرفات وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں آج نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں کی صبح کے پہلے تک کسی وقت حاضر ہونا خواہ ایک ہی گھڑی کے لیے کیوں نہ ہو۔ حج کا اہم فرض ہے کہ اگر یہ چھوٹ جائے تو اس سال حج ادا ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ یعنی قربانی وغیرہ کا کفارہ بھی اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔

جب جبل رحمت پر نگاہ پڑے جو میدان عرفات میں ہے تو دعا کریں کہ مقبول ہونے کا وقت ہے۔ عرفات پہونچ کر آپ جہاں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں مگر جبل رحمت کے پاس ٹھہرنا افضل ہے کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ وقوف فرمایا تھا لیکن اگر وہاں گنجائش نہ ہو یا آپ نے خیمہ کا کرایہ دیا ہو اور معلم نے خیمہ دوسری جگہ لگایا تو دوسری جگہ ٹھہرنے میں بھی حرج نہیں۔

دوپہر تک حسب طاقت صدقہ وخیرات، ذکر ولبیک، دعا واستغفار اور کلمۂ توحید پڑھنے میں مشغول رہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب میں بہتر چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا نے کہی وہ یہ ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔	اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے

اور دوپہر سے پہلے کھانے پینے اور دوسرے مزدوری کاموں سے فارغ ہو جائیں اور جس طرح آج کے دن حاجی کو روزہ رکھنا مکروہ ہے اسی طرح پیٹ بھر کھانا بھی مناسب نہیں کہ سستی کا باعث ہوگا۔

وقوف عرفہ وقوف عرفہ کا طریقہ یہ ہے کہ دوپہر کے قریب غسل کریں کہ سُنّت ہے اور غسل نہ کر سکیں تو وضو کریں پھر دوپہر ڈھلتے ہی مسجد نمرہ میں جائیں جو عرفات کے قریب ہے وہاں ظہر و عصر کی نماز ظہر کے وقت میں ملا کر پڑھیں اور پھر میدان عرفات میں داخل ہو جائیں لیکن مسجد نمرہ کی حاضری آسان نہیں اس لیے کہ خیمے سے نکلنے کے بعد آٹھ دس لاکھ آدمیوں کی بھیڑ میں پھر اپنے ساتھیوں تک پہونچنا بہت مشکل بلکہ بعض حالات میں ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس طرح حاجی گم ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ اور اس کے تمام ساتھی پریشان ہوتے ہیں اور عرفات کی حاضری کا مبارک وقت دعا و استغفار کے بجائے الجھنوں میں گذر جاتا ہے علاوہ ازیں مسجد نمرہ کا نجدی امام مقیم ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھتا ہے۔ ایسے

امام کے پیچھے سُنّی حنفی کی نماز نہیں ہو گی لہذا ظہر کی نماز اپنے خیمہ ہی میں پڑھیں اور خیمہ میں پڑھنے کی صورت میں جمع بین الصلاتین نہیں یعنی عصر کی نماز اس کے وقت سے پہلے پڑھنا جائز نہیں خواہ تنہا پڑھیں یا اپنی خاص جماعت کے ساتھ۔
(انوار البشارۃ، بہار شریعت)

نماز سے فارغ ہونے کے بعد دُعاؤں میں مشغول ہو جائیں، درود شریف اور استغفار پڑھیں اپنے اور اپنے متعلقین نیز جملہ مومنین و مومنات کے لیے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دُعا کریں۔ اور اس کتاب کے مرتب ناچیز جلال الدین احمد امجدی اور اس کے والدین و متعلقین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدائے تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔

بیہقی شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد وقوف کرے پھر ایک سو مرتبہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ایکسو مرتبہ پوری سورۂ اخلاص یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور پھر ایکسو بار یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور تعظیم و تکبیر کی مجھے پہچانا اور میری ثنا کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخشدیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی۔

اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کی شفاعت تمام اہلِ عرفات کے لیے قبول کروں گا ۔

غرضیکہ آج خدائے تعالیٰ کی بے انتہا نوازشوں اور بے پایاں رحمتوں کی بارش کا دن ہے ۔ آج جس قدر دُعا مانگ سکیں دل کھول کر مانگیں استغفار، درود شریف اور لبیک بھی پڑھتے رہیں جب سورج ڈوبنے میں آدھا گھنٹہ باقی رہ جائے تو مزدلفہ جانے کے لئے موٹر پر سوار ہو جائیں اگرچہ سورج ڈوبنے سے پہلے کسی بھی موٹر کو حدودِ عرفات سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا تاکہ نکلنے والوں پر کفارے کی قربانی لازم ہو جائے گی لیکن مغرب سے پہلے ہی سڑکوں پر ہزاروں موٹریں قطار میں لگ جاتی ہیں اور سورج ڈوبنے کے بعد ہی فوراً ان کی روانگی شروع ہو جاتی ہے ۔

مزدلفہ کی روانگی

سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور راستہ بھر ذکر درود شریف، دُعا اور لبیک میں مصروف رہیں اور جب مزدلفہ میں داخل ہوں تو یہ دُعا پڑھیں ۔

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَ شَحْمِيْ وَشَعْرِيْ وَسَائِرَ جَوَارِحِيْ عَلَى النَّارِ، يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ	اے اللہ! میرے گوشت، ہڈی، چربی، بال اور تمام اعضاء کو جہنم پر حرام کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ۔

مزدلفہ پہونچ کر پہلے مغرب اور عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں ایک ساتھ پڑھیں اگر مزدلفہ پہونچنے کے بعد مغرب کا وقت باقی رہے تو ابھی مغرب

کی نماز ہرگز نہ پڑھیں کہ گناہ ہے۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو عشاء کے وقت میں پھر پڑھنی پڑے گی۔ یہاں جمع بین الصلاتین اس طرح ہے کہ اذان واقامت کے بعد مغرب کی فرض نماز ادا کی نیّت سے پڑھیں اس کے بعد فوراً بغیر اقامت عشا کی فرض نماز پڑھیں پھر مغرب کی سُنّت، پھر عشا کی سُنّت اور پھر اس کے بعد وتر پڑھیں۔ یہاں دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لیے مسجد یا امام کی کوئی شرط نہیں۔ آپ تنہا پڑھیں یا جماعت سے بہرحال دونوں نماز عشا کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنی ہوگی۔

مزدلفہ میں پوری رات گذارنا سنت مؤکدہ ہے اور وقوف کا اصلی وقت صبح صادق سے لے کر اجالا ہونے تک ہے لہذا جو اس وقت کے بعد مزدلفہ پہونچے گا تو وقوف ادا نہ ہوگا اور کفّارہ کی قربانی لازم ہوگی۔ اسی طرح جو شخص صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ چھوڑ کر چلا گیا اس پر بھی کفارہ کی قربانی لازم ہے۔ ہاں کمزور عورت یا بیمار بھیڑ میں ضرر پہونچنے کے اندیشے سے صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہی چلا گیا تو اس پر کچھ نہیں۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

مزدلفہ کی جگہ بہت مبارک اور یہ رات بہت افضل ہے لہذا نماز کے بعد دوسری ضروریات سے فارغ ہوکر باقی رات لبّیک، ذکر اور درود شریف پڑھنے میں گذارنا بہتر ہے اور دل چاہے تو تھوڑا آرام بھی کریں تاکہ تھکاوٹ دور ہو جائے۔

شیطان کو مارنے کے لیے اسی جگہ سے چنے برابر کنکریاں چن کر دھولیں۔ اگر تیرہویں ذی الحجہ تک کنکری مارنی ہے تو ستّر کنکریوں کی

پڑے گی اور بارہ تک مارنی ہے تو ۹۴ کی۔

مزدلفہ میں صبح صادق طلوع ہوتے ہی توپ داغی جاتی ہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ باخبر ہوجائیں کہ وقوف کا واجب وقت اب شروع ہوگیا ہے۔

تیسرا دن ——— ۱۰ ذی الحجہ

توپ کی آواز کے بعد فجر کی نماز پڑھیں اس سے پہلے جائز نہیں پھر مشعر الحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر اور یہ نہ ہو سکے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی محسر کہ جہاں اصحاب فیل پر عذاب نازل ہوا تھا اس کے علاوہ جہاں جگہ ملے وقوف کریں یعنی ٹھہر کر لبیک، دعا اور درود شریف پڑھنے میں لگے رہیں۔

منیٰ کی طرف واپسی جب سورج نکلنے میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو منیٰ کی طرف روانہ ہوجائیں۔ اگر سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوں تو برا ہے مگر دم واجب نہیں۔ جب منیٰ دکھائی دے تو وہی دعا پڑھیں جو مکہ شریف سے آتے ہوئے منیٰ دیکھکر پڑھی تھی یعنی اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ۔

منیٰ پہونچ کر پہلے کنکری مارنی ہے۔ کنکری مارنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مناسک حج ادا کرنے کے لیے آئے تو جمرۂ کبریٰ کے پاس شیطان سامنے آیا آپ نے اسے

سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا پھر جمرہ وسطیٰ کے پاس سامنے آیا پھر آپ نے اسے سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا اور پھر تیسرے جمرہ کے پاس آیا تو اسے سات کنکری ماری یہاں تک کہ زمین میں دھنس گیا۔ (ابن خزیمہ وحاکم)

ان تینوں جگہوں پر کھمبے بنا دیئے گئے ہیں اور آج کل ان کے اوپر پل کی طرح بہت وسیع چھت بن گئی ہے جس سے اوپر نیچے دونوں جگہ سے کنکری مارنے میں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ مکہ شریف کی طرف سے آتے ہوئے جو پہلے پڑتا ہے وہ جمرۂ کبریٰ ہے جس کو آج کل عام طور پر بڑا شیطان کہا جاتا ہے۔ پھر جو بیچ میں ہے وہ جمرۂ وسطیٰ اور جو مسجد خیف کی طرف ہے وہ جمرۂ اولیٰ ہے۔

کنکری مارنے کا وقت

آج ۱۰ ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکری مارنی ہے۔ چھوٹے اور بیچ کے شیطانوں کو آج کنکری نہیں مارنی ہے۔ اس کا وقت آج دسویں کی صبح سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے لیکن سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک کنکری مارنا سنّت ہے۔ زوال کے بعد سے سورج ڈوبنے تک مارنا جائز ہے اور سورج ڈوبنے کے بعد سے صبح صادق تک مکروہ ہے۔ لیکن کمزور اور بیمار لوگ۔ عورتیں ہوں یا مرد اگر دن میں کنکری نہ مار سکیں تو رات میں ماریں۔ اگر بھیڑ یا تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی تندرست مرد یا عورت کی طرف سے کوئی وکیل یا قائم مقام بن کر کنکری مارے تو اس کی

طرف سے ادا نہ ہوگی اور ایسا کرنے سے کفارہ کی قربانی لازم آئے گی۔ ہاں اگر اتنا بیمار ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جاسکتا ہو وہ دوسرے کو کنکری مارنے کا وکیل بنائے تو اس صورت میں کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

انتباہ | جو لوگ رات میں کنکری ماریں گے ان کی طرف سے دوسرے دن قربانی ہوگی پھر حجامت کے بعد ان کا احرام کھلے گا تو اگر قارن یا متمتع نے کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی تو دم لازم ہوگا۔ یعنی قربانی کا کفارہ دینا پڑے گا اور اگر کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی اور حجامت بھی بنوائی تو دو دم لازم ہوگا۔ ایک قربانی کے سبب اور ایک حجامت کے سبب۔

کنکری مارنے کا طریقہ

کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ جمرہ سے تقریبًا پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہوں کہ کعبہ شریف بائیں ہاتھ کی طرف ہو اور منیٰ داہنی طرف اور مونھ جمرہ کی طرف۔ ایک کنکری انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور خوب اچھی طرح ہاتھ اٹھا کر بغل کی رنگت ظاہر ہو یہ دُعا پڑھ کر ماریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِّلرَّحْمٰنِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا ط وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا ط وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ط	اللہ کے نام سے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے اور اللہ کی رضا کے لیے۔ اے اللہ! اس کو حج مبرور کر۔ سعی مشکور کر اور گناہ بخش دے۔

اس طرح سات کنکری ایک ایک کرکے ماریں۔ ساتوں کو ایک ساتھ

ہرگز نہ ماریں اور کنکریاں جمرہ تک پہونچیں تو بہتر ہے ورنہ تین ہاتھ کی دوری پر گریں جو کنکری اس سے زیادہ دور گرے گی اس کی گنتی نہ ہوگی۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے اوپر کے بنائے ہوئے مستحب طریقہ پر کنکری نہ ماریکیں تو جس طرح بھی کھڑے ہوکر آسانی سے ماریکیں ماریں اور پہلی کنکری سے لبیک بند کردیں۔ پھر جب سات پوری ہو جائیں تو وہاں نہ ٹھہریں ذکر و دعا کرتے ہوئے فوراً پلٹ آئیں۔ (انوار البشارۃ، بہار شریعت)

قربانی اور حجامت

یہاں بقرعید کی نماز نہیں پڑھی جائے گی کنکری مارنے سے فارغ ہوکر حج کے شکرانہ کی قربانی کی جائے گی۔ یہ قربانی ہر قارن اور متمتع مرد و عورت پر واجب ہے اگرچہ غریب ہوں اور مفرد کے لیے مستحب ہے یعنی اگر کرے تو بہت زیادہ ثواب ہے اور نہ کرے تو کوئی گرفت نہیں اگرچہ غنی ہو۔ چھوٹے بڑے جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو بقرعید کی قربانی میں ہیں۔ اور حج کی قربانی میں بھی اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

قارن اور متمتع اگر محتاج محض ہوں یعنی ان کے پاس اتنا نقد نہیں کہ وہ جانور خرید سکیں اور نہ ایسا سامان ہے کہ اسے بیچ کر لا سکیں تو ان پر قربانی کے بدلے دس روزے واجب ہوں گے تین تو حج کے مہینوں میں یعنی یکم شوال سے نویں ذی الحجہ تک حج کا احرام باندھنے کے بعد جب چاہیں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹، ذی الحجہ کو رکھیں اور باقی سات روزے تیرہویں ذی الحجہ کے بعد جب چاہیں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ گھر پہونچ کر رکھیں۔ (بہار شریعت)

قارن یا متمتع اگر مقیم کے حکم میں ہے اور صاحب نصاب ہے تو اس پر دو قربانی واجب ہے۔ ایک حج کے شکرانہ کی اور دوسری بقرعید کی۔ اور صاحب نصاب مفرد اگر مقیم کے حکم میں ہے تو اس پر بھی بقرعید کی ایک قربانی واجب ہے۔ لیکن یہ لوگ اگر بقرعید کی قربانی کا انتظام اپنے وطن میں کریں تو حرج نہیں مگر حج کے شکرانہ کی قربانی اور کفارہ کی قربانی صرف منیٰ اور پورے حدود حرم میں ہو سکتی ہے اس کے باہر وطن وغیرہ میں نہیں ہو سکتی قربانی کے بعد قبلہ رُخ بیٹھکر حجامت بنوائیں یعنی سر منڈائیں یا بال کتروائیں۔ اور عورتوں کو پورے سر کا بال انگلی کے پور کی مقدار برابر کترنا مستحب ہے۔ (دُرِّمختار) اور چوتھائی سر کا بال انگلی کے پور کی مقدار برابر کترنا واجب ہے (ردّالمحتار) مگر کسی نامحرم کے ہاتھ سے ہرگز نہ کتروائیں کہ حرام ہے۔ اور جس کے سر پر بال نہ ہوں وہ استرہ پھروائے۔ اور سر منڈانے یا بال کتروانے سے پہلے ناخن نہ ترائشیں اور نہ خط بنوائیں کہ دم لازم آئیگا یعنی قربانی کا کفارہ دینا پڑے گا۔ اور حجامت بنواتے وقت یہ دُعا پڑھتے رہیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

قارن اور متمتع پر قربانی کے بعد حجامت ہے یعنی اگر قربانی سے پہلے حجامت بنوائے گا تو دم لازم آئے گا۔ مرد لوگ اگر بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں سے چوتھائی کا انگلی کے پور کی مقدار برابر برابر کتروانا واجب ہے۔ اگر چوتھائی سے کم کتروایا تو دم لازم ہوگا۔ اور

کتروانے کی صورت میں ایک پورے سے زیادہ کتروائیں اس لیے کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے چوتھائی بالوں میں سے سب ایک پور نہ ترشیں۔ اور سر منڈانے یا بال کتروانے کا وقت ایام نحر ہے یعنی اگر بارہویں ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائی تو قربانی کا کفارہ لازم آئے گا۔ (بہار شریعت)

حجامت کے بعد احرام کی ساری پابندیاں ختم ہو گئیں۔ اب نہا دھو کر سلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں لیکن طواف زیارت جو حج کا فرض ہے اس کے پہلے بیوی سے صحبت کرنا، اسے شہوت کے ساتھ چھونا یا بوسہ لینا حلال نہیں ہوا۔ (در مختار، رد المحتار)

طواف زیارت

قربانی اور حجامت سے فارغ ہونے کے بعد افضل یہ ہے کہ آج ہی دسویں ذی الحجہ کو مکہ شریف پہونچ کر طواف زیارت کریں اور رات گذارنے کے لیے منیٰ واپس آجائیں۔ قارن و مفرد طواف قدوم میں اور متمتع احرام حج کے بعد کسی نفل طواف میں اگر طواف زیارت کی سعی کر چکے ہوں تو اس طواف کے بعد سعی نہ کریں۔ اور اگر پہلے سعی نہ کی ہو اور احرام کی چادریں بدن پر ہوں تو اضطباع و رمل کے ساتھ طواف کے بعد سعی کریں۔ اور اگر احرام کی چادریں بدن پر نہ ہوں تو صرف سعی کریں اس صورت میں طواف کے اندر رمل و اضطباع نہیں۔ اور سر منڈانے یا کتروانے کے بعد طواف زیارت کی سعی کی ہو تو پھر دوبارہ حجامت کی ضرورت نہیں۔

اگر دسویں کو طواف زیارت کا موقع نہ مل سکے تو بارہویں کی مغرب

سے پہلے تک کر سکتے ہیں لیکن دسویں کو نہ کر سکنے کی صورت میں گیارھویں کو یہ طواف کرلینا بہتر ہے۔ بعض لوگ ناتجربہ کاری کی بنا پر آنے جانے کی پریشانی سے بچنے کے لیے بارھویں کی شام کو اس طواف کا پروگرام بناتے ہیں لیکن جب بارھویں کو زوال کے بعد کنکری مار کر موٹروں پہ چلتے ہیں تو بے انتہا ہجوم کے سبب مغرب سے پہلے نہیں پہونچ پاتے اس طرح ان پر دم لازم آجاتا ہے اور گنہ گار بھی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر زوال کے بعد فوراً کنکری مار کر پیدل چل پڑیں تو مغرب سے پہلے طواف زیارت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں بھی اچانک بیماری وغیرہ کے سبب وقت پر نہ پہونچنے کا اندیشہ ہے اس لیے مناسب یہی ہے کہ دسویں یا گیارھویں کو طواف زیارت سے فارغ ہو جائیں اور دسویں کو جائیں یا گیارھویں کو بہر صورت واپس آکر رات منیٰ ہی میں گذاریں۔ طواف زیارت کے بعد بیوی حلال ہوگئی اور حج پورا ہوگیا کہ اس کا دوسرا فرض یہ طواف تھا۔

عورتوں کے لیے بھی یہ طواف زیارت فرض ہے لیکن حیض یا نفاس کی وجہ سے اگر بارھویں تک نہ کر سکیں تو ان پر کوئی دم یا کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ وہ جب بھی پاک ہوں طواف زیارت کرلیں ہاں اگر حیض ونفاس کے علاوہ کسی دوسرے عذر بیماری وغیرہ کی وجہ سے بارھویں کے غروب آفتاب کے بعد طواف زیارت کریں گی تو مردوں کی طرح ان پر بھی دم لازم آئے گا۔

چوتھا دن ——— ۱۱ ذی الحجہ

آج تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے اس کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے صبح صادق تک ہے لیکن سورج ڈوبنے کے بعد بلا عذر مکروہ ہے۔ آج جمرۂ اولیٰ یعنی چھوٹے شیطان سے شروع کریں جو مسجد خیف کے قریب ہے۔ سات کنکریاں پہلے کے طریقہ پر دُعا پڑھ کے ماریں مگر قبلہ رو ہوکر۔ کنکری مار کر کچھ آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو ہاتھ اٹھا کر اس طرح دُعا کریں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رہیں۔ نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ درود شریف، دُعا اور استغفار میں کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار تک مشغول رہیں۔ پھر جمرۂ وسطیٰ یعنی درمیانی شیطان پر جاکر رمی جمار اور دُعا اسی طرح کریں۔ پھر بڑے شیطان پر جاکر جس کو جمرۂ کبریٰ اور جمرۂ عقبہ بھی کہتے ہیں سات کنکری ماریں مگر وہاں سے ٹھہریں نہیں بلکہ فوراً پلٹ آئیں اور پلٹتے ہوئے دُعا کریں۔

پانچواں دن ——— ۱۲ ذی الحجہ

آج بھی تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے اور اس کا وقت گیارہویں کی مثل آج بھی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہے۔ بعض لوگ آج کے دن دوپہر سے پہلے ہی کنکری مار کر مکہ شریف چل دیتے ہیں یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف ہے صحیح نہیں۔ زوال کے بعد تینوں شیطان کو گیارہویں تاریخ کے مثل کنکری ماریں۔ پھر اگر چاہیں تو سورج ڈوبنے سے پہلے مکہ شریف کی طرف روانہ ہو جائیں کہ غروب کے بعد جانا معیوب ہے

اور اگر تیرھویں کی صبح ہو گئی تو پھر کنکری مارے بغیر جانا جائز نہیں اگر جائے گا تو دم یعنی ایک قربانی کا کفارہ واجب ہو گا۔ اور تیرھویں کو کنکری مارنے کا وقت صبح سے سورج ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے سورج ڈھلنے تک مکروہ ہے لہٰذا اگر کسی نے تیرھویں کو دوپہر سے پہلے کنکری ماری تو ادا ہو جائے گی لیکن زوال کے بعد مارنا سنت ہے۔

کنکری مارنے کے متعلق کچھ اور مسائل

اگر کسی دن اس کے وقت مقررہ پر کنکری نہیں ماری تو اس کی قضا بھی واجب ہو گی اور قربانی کا کفارہ بھی دینا پڑے گا یعنی اگر دسویں کو کنکری نہیں ماری اور گیارھویں کی صبح ہو گئی۔ یا گیارھویں کو کنکری نہیں ماری اور بارھویں کی صبح ہو گئی یا بارھویں کو نہیں ماری اور تیرھویں کی صبح ہو گئی تو قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم ہو گا اور قضا کا وقت تیرھویں کو سورج ڈوبنے تک ہے۔ لہٰذا اگر تیرھویں کو سورج ڈوب گیا اور کنکری نہیں ماری تو اب کنکری مارنے کی قضا نہیں صرف دم واجب ہو گا۔ اور تیرھویں کو ٹھہرنے کے باوجود کنکری نہیں ماری یا کسی دن کنکری نہیں ماری اور تیرھویں کا سورج ڈوب گیا تو اس صورت میں بھی صرف ایک دم واجب ہو گا۔ اگر دسویں کو چار کنکری سے کم ماری۔ یا گیارھویں وغیرہ کو گیارہ کنکری سے کم ماری تو دم واجب ہو گا اور دسویں کو چار کنکری ماری تین چھوڑ دی یا اور دنوں میں گیارہ ماری دس چھوڑی تو اگرچہ دوسرے دن قضا کر لی ہو ہر کنکری پر صدقۂ فطر کی

مقدار صدقہ دے۔ اور صدقوں کی قیمت دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے سب کنکری ایک ساتھ ماری تو یہ ساتوں ایک کے قائم مقام ہوں گی باقی چھ کنکری الگ سے پوری کرے مگر شیطان کے پاس سے نہ اٹھائے کہ مکروہ ہے۔ اس لیے کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مقبول نہیں ہوتیں اور جو مقبول ہو جاتی ہیں اٹھالی جاتی ہیں۔ (ردّ المحتار، بہار شریعت)

مکہ شریف میں قیام اور عمرہ

حج سے فارغ ہو کر تیرہویں کے بعد جب تک مکہ شریف میں ٹھہریں اپنے اور اپنے پیر، استاد، ماں باپ خصوصاً حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان کے اصحاب، اہل بیت اور دیگر بزرگان دین کی طرف سے جس قدر ہو سکے عمرے کرتے رہیں کہ حدیث شریف میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ مکہ شریف سے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جعرانہ یا تنعیم جائیں وہاں سے عمرہ کا احرام جیسا کہ پہلے بیان ہوا باندھ کر آئیں۔ طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی لبیک بند کر دیں۔ رمل واضطباع کے ساتھ طواف کریں پھر حسب دستور سعی کرنے کے بعد سر منڈائیں یا کتروائیں۔ بس عمرہ ہو گیا جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں یا سر منڈانے کے بعد اسی دن پھر عمرہ لایا تو سر پر استرہ پھروائے جعرانہ مسجد حرام سے تقریباً ۲۵ رکلومیٹر ہے وہاں سے احرام باندھنے کو بڑا عمرہ کہتے ہیں۔ اور تنعیم مسجد حرام سے تقریباً ۵ رکلومیٹر ہے وہاں سے احرام باندھنے کو چھوٹا عمرہ کہتے ہیں۔

طوافِ رخصت

اس طواف کو طوافِ وداع اور طوافِ صدر بھی کہتے اس کو رمل و اضطباع اور سعی کے بغیر ادا کریں۔ یہ باہر والوں پر واجب ہے۔ اس آخری طواف میں آپ جو کچھ چاہیں دل کھول کر مانگیں۔ اور طوافِ رخصت کی دُعائیں جو کتابوں میں منقول ہیں اگر ہو سکے تو ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے اسے بھی پڑھیں۔ طواف کے بعد حسبِ دستور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دُو رکعت نماز پڑھیں۔ پھر زمزم پر پہنچیں اور خوب سیر ہو کر پئیں اور کچھ پانی سر، چہرہ اور بدن پر ڈال کر اس سے مسح کریں۔ پھر دروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر قبولِ حج اور بار بار حاضری کی دُعا مانگیں اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَلسَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَيَرْجُوْا رَحْمَتَكَ ط	تیرے دروازہ پر سائل تیرے فضل و مغفرت کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔

اس کے بعد ملتزم کے پاس آ کر اس سے لپٹ جائیں۔ سینہ، پیٹ اور کبھی داہنا رخسار کبھی بایاں دیوار پر رکھیں اور غلافِ کعبہ پکڑ کر دُعا درود شریف اور ذکر کی کثرت کریں اور اس وقت اگر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ، اَللّٰهُمَّ	حمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں ہدایت کی اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے یااللہ! جس طرح تو نے ہمیں اس کی ہدایت

فلما هديتنا لهذا فتقبله منا ولا تجعل هذا آخر العهد من بيتك الحرام وارزقني العود إليه حتى ترضى برحمتك يا ارحم الراحمين، والحمد لله رب العلمين، وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين۔

کی ہے تو قبول فرما۔ اور بیت الحرام پر یہ ہماری آخری حاضری نہ کر اور اس کی طرف لوٹنا پھر ہمیں نصیب فرما۔ تاکہ تو اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جائے۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! اور حمد ہے اللہ کے لیے جو تمام جہان کا رب ہے۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر، اور ان کی آل واصحاب سب پر۔

پھر حجر اسود کو بوسہ دیں اور خوب گڑگڑا کر عاجزی کے ساتھ یہ دعا پڑھیں۔

يا يمين الله في ارضه اني اشهدك وكفى بالله شهيدا، اني اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله وانا اودعك هذه الشهادة لتشهد لي بها عند الله تعالى في يوم القيمة يوم

اے زمین پر اللہ کے یمین! میں تجھے گواہ ٹھہراتا ہوں اور اللہ کی گواہی کافی ہے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں تیرے پاس اس شہادت کو امانت رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کے دن جس دن بڑی

الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ	گھبراہٹ ہوگی تو میرے لیے اس کی
اُشْھِدُکَ عَلٰی ذٰلِکَ وَ اُشْھِدُ	گواہی دے گا۔ اے اللہ میں تجھ کو
مَلٰئِکَتَکَ الْکِرَامِ ، وَصَلَّی	اور تیرے ملائکہ کو اس پر گواہ کرتا ہوں
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا	اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ	اور ان کی آل و اصحاب سب
اَجْمَعِیْنَ ط	

اس کے بعد کعبہ شریف کی طرف مونھ کرکے اُلٹے پاؤں چلیں یا سیدھے چلیں اور پھر پھر کر حسرت سے کعبہ شریف کی طرف دیکھتے ہوئے اور اس کی جدائی پر روتے ہوئے مسجد حرام سے پہلے بایاں پیر باہر نکالیں اور غلافِ کعبہ پکڑ کر پڑھنے کے لیے جو دُعا اوپر لکھی ہوئی ہے اسے پڑھیں۔ یا اس موقع پر پڑھنے کے لیے دوسری دُعائیں جو کتابوں میں شائع ہوئی ہیں اسے پڑھیں۔ باہر نکلنے کے لیے بابُ الحَزْوَرَہ بہتر ہے جسے آج کل بابُ الوداع کہتے ہیں۔

انتباہ بعض لوگ اس موقع پر الٹے پاؤں چلنے کو منع کرتے ہیں ان کی نہ سنیں اس لیے کہ یہ کعبہ شریف کی ایک طرح تعظیم ہے جو زمین پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرنا اہلِ تقویٰ کا شعار ہے۔ قرآن مجید پارہ سترہ رکوع ۱۱ میں ہے وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ ، ترجمہ ، جو شخص خدائے تعالیٰ کی نشانیوں

کی تعظیم کرے تو یہ تعظیم دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

اور درمختار میں ہے یرجع قہقری ای الی خلف حتی یخرج من المسجد اور شرح وقایہ میں ہے یرجع قہقری حتی یخرج من المسجد اور فتاویٰ عالمگیری میں کافی سے ہے ینصرف وھو یمشی وراءہ ووجھہ الی البیت۔ ان عربی عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ طواف رخصت کے بعد کعبہ شریف کی طرف مونھ کرکے اُلٹے پاؤں چلیں۔ یہاں تک کہ مسجد کے باہر نکل جائیں۔

روانگی کے وقت عورتیں اگر حیض و نفاس میں مبتلا ہوں تو طواف رخصت نہ کریں بلکہ مسجد کے باہر دروازہ پر کھڑی ہو کر دُعا کریں اور نہایت درد و غم کے ساتھ کعبہ شریف کو الوداع کہیں۔

حج کی غلطیاں اور ان کے کفّارے

حج کی بعض غلطیوں کے کفّارے اپنے اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں اور بعض غلطیوں کے کفّارے یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ اگر قصداً بلا عذر غلطی کرے تو کفّارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا۔ لہٰذا اس صورت میں توبہ بھی واجب ہے یعنی کفّارہ کے ساتھ جب تک توبہ بھی نہ کرے پاک نہ ہوگا۔ اور اگر بھول کر یا کسی عذر سے ہے تو کفّارہ کافی ہے۔ یعنی غلطی کا کفّارہ بہرحال ہے قصداً ہو یا بھول چوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، خوشی سے ہو

یا مجبوراً۔ سوتے میں ہو یا جاگتے میں، نشہ اور بیہوشی میں ہو یا ہوش میں اس نے خود کیا ہو یا اس کے حکم سے دوسرے نے کیا ہو۔ (بہارِ شریعت)

(۱) خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں چاہے عضو کے تھوڑے ہی حصہ میں ہو یا کسی بڑے عضو پر لگائی جیسے سر، مونھ، پنڈلی وغیرہ تو خوشبو چاہے تھوڑی ہی ہو ان دونوں صورتوں میں دم ہے اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے ——— احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی اب احرام کے بعد پھیل کر اور اعضاء کو لگی تو کفارہ نہیں ——— روغن چنبیلی وغیرہ خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں ہے۔ تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو البتہ ان کے کھانے، ناک میں چڑھانے، زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے دم وغیرہ واجب نہیں۔ تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہونچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہرحال دم ہے ——— خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیموں، نارنگی، گلاب، چنبیلی، بیلے اور جوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں لیکن احرام کی حالت میں خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ تمباکو کھانے والے احرام کی حالت میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں اور حالت احرام میں خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر ہے کہ اس میں خوشبو

ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔ (بہار شریعت)

(۲) حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا چار پہر یعنی ایک رات یا ایک دن یا بارہ گھنٹے پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ چاہے تھوڑی ہی دیر پہنا ہو۔ اور اگر لگاتار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے جبکہ یہ لگاتار پہننا ایک ہی طرح کا ہو یعنی عذر سے یا بلا عذر اور اگر ایک دن بلا عذر تھا اور دوسرے دن عذر سے تو دو کفارے واجب ہوں گے ـــــ اگر سلا ہوا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا مگر اتارا نہیں دوسرے دن بھی پہنے رہا تو دوسرا کفارہ واجب ہے۔ احرام والے نے دوسرے احرام والے کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو پہننے والے پر کفارہ ہے اور پہنانے والے پر کچھ نہیں۔ مرد یا عورت نے چہرہ پورا یا چوتھائی چھپایا یا مرد نے پورا یا چوتھائی سر چھپایا تو بارہ گھنٹے یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ۔ سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ قصداً یا بھول کر بہر صورت کفارہ واجب ہے۔ اور اگر چوتھائی سے کم کو بارہ گھنٹے تک چھپایا تو صدقہ ہے اور بارہ گھنٹے سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے ـــــــــ حالت احرام میں سر پر کپڑے کی گٹھری رکھنا بھی سر چھپانے کے حکم میں ہے۔ یعنی دم یا صدقہ واجب ہوگا۔ اور غلّہ کی گٹھری یا برتن وغیرہ رکھ لیا تو کچھ نہیں ـــــ ایسا جوتا پہنا جو درمیان قدم کی ابھری ہوئی ہڈی کو چھپاتا ہے تو بارہ گھنٹے پہننے میں دم ہے اور اس سے کم میں صدقہ ـــــ

احرام کی حالت میں بنیان پہننا بھی جائز نہیں اور عورتوں کو سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے۔

(۳) سر یا داڑھی کے چوتھائی بال یا زیادہ کسی طرح دور کرے تو دم ہے اور کم میں صدقہ ــــــ پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دم ہے اور کم میں صدقہ چاہے آدھی یا زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہی حکم زیر ناف کا بھی ہے اور دونوں بغلیں پوری منڈائے تب بھی ایک ہی دم ہے۔

(درمختار، ردالمحتار)

مونچھ اگرچہ پوری منڈائے یا کترے صدقہ ہے ــــــ روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے۔ وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھا کرنے میں بال گر گئے تو اس پر بھی صدقہ ہے اور بعض نے کہا کہ دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارہ ہے ــــــ اپنے آپ یا بے ہاتھ لگائے بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑیں تو کچھ نہیں ــــــ عورت پورے یا چوتھائی سر کے بال منڈائے یا انگلی کے پور کی مقدار برابر کترے تو دم ہے اور کم میں صدقہ ہے۔ (انوارالبشارۃ)

(۴) ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کاٹے یا بیسوں ایک ساتھ تو دم ہے اور اگر کسی ہاتھ پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار ناخن کترے تو سولہ صدقہ دے مگر جب کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے

تو کچھ کم کر دے یا دم دے ——— اگر ایک ہاتھ پاؤں سے پانچوں ناخن ایک بیٹھک میں اور دوسرے کے پانچوں دوسری بیٹھک میں کترے تو دو دم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار بیٹھک میں تو چار دم ——— کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا اس کا بقیہ کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔ (عالمگیری۔ بہارِ شریعت)

(۵) شہوت کے ساتھ بوسہ لینے، گلے لگانے اور بدن چھونے میں دم ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔ اور یہ باتیں عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے ساتھ دونوں کا ایک حکم ہے اور مرد کی ان باتوں سے اگر عورت کو لذّت آئے تو اس پر بھی دم ہے ——— احتلام یا خیال جمانے سے انزال ہو جائے تو کچھ نہیں۔ (ہندیہ، بہارِ شریعت)

(۶) وقوفِ عرفہ سے پہلے ہمبستری کی تو حج فاسد ہو گیا اسے حج کی طرح پورا کر کے دم دے اور سالِ آئندہ اس کی قضا کرے عورت بھی اگر حج کے احرام میں تھی تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ — وقوفِ عرفات کے بعد ہمبستری کرنے سے حج تو نہ جائے گا مگر حجامت اور طواف زیارت سے پہلے کیا تو بدنہ ہے یعنی اونٹ یا گائے کی قربانی کا کفارہ لازم ہو گا اور حجامت کے بعد کیا تو دم واجب ہے اور حجامت و طواف زیارت کے بعد ہمبستری کی تو کچھ نہیں ——— عمرہ میں طواف سے پہلے ہمبستری کی تو عمرہ جاتا رہا دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور طواف کے بعد حجامت سے پہلے کی خواہ سعی سے پہلے ہو یا بعد تو دم دے اور

عمرہ صحیح ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

(۷) طوافِ زیارت کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ جنابت یا حیض و نفاس کی حالت میں کیا تو بدنہ واجب ہے اور پاکی کے ساتھ دوبارہ کرنا بھی واجب ہے۔ پھر بارہویں تک پورے طور پر دوبارہ کر لیا تو بدنہ ساقط ہو گیا اور بارہویں کے بعد کیا تو بدنہ ساقط ہو جائے گا مگر دم لازم رہے گا۔ اگر طوافِ زیارت بے وضو کیا تھا تو دم لازم ہے اور دوبارہ کرنا مستحب اور دوبارہ کر لینے سے دم ساقط ہو جاتا ہے چاہے بارہویں کے بعد کیا ہو ——— تین پھیرے یا اس سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ ہے ——— طوافِ زیارت بارہویں کی مغرب سے پہلے تک نہیں کر سکا تو بعد میں کرے اور دم دے۔ اگر طوافِ زیارت کل یا اکثر بلاعذر چھیری کھٹولے پر کیا یا بے ستر کیا مثلاً عورت کی چوتھائی کلائی یا چوتھائی سر کے بال کھلے رہے تو ان سب صورتوں میں بھی دم دے اور صحیح طور پر دوبارہ کر لیا تو دم ساقط۔ اور اگر بغیر دوبارہ کئے چلا آیا تو بکرا کی قیمت بھیج دے کہ حدودِ حرم میں ذبح کر دیا جائے کہ کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کرنے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا ——— طوافِ زیارت کے علاوہ کوئی اور طواف کل یا اکثر حالتِ جنابت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم حالتِ جنابت میں کئے تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ۔ پھر اگر مکہ معظمہ میں ہے تو ان سب صورتوں میں اعادہ کرے کفارہ

ساقط ہو جائے گا ——— طواف رخصت کل یا اکثر چھوڑ دیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ ——— طواف قدوم چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں مگر بُرا کیا ——— عمرہ کے طواف کا ایک پھیرا بھی چھوڑ دے گا تو دم لازم آئے گا اور بالکل نہ کیا یا اکثر چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں بلکہ اس کا ادا کرنا لازم ہے ———

قارن نے طواف قدوم و طواف عمرہ دونوں بے وضو کئے تو دسویں سے پہلے عمرہ کے طواف کو دوبارہ کرے۔ اور اگر دوبارہ نہ کیا یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہو گئی تو دم واجب اور طواف زیارت میں رمل و سعی کرے۔ نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں۔

(۸) سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر کسی گاڑی پر کئے یا چھوڑ دئے تو دم دے۔ حج ہو گیا۔ اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے میں صدقہ دے اور اگر دوبارہ کر لیا تو دم اور صدقہ ساقط۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا ہوا تو معاف ہے۔ طواف سے پہلے سعی کی اور دوبارہ نہ کیا تو دم دے۔ ——— (در مختار، بہار شریعت)

(۹) قارن و متمتع نے کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی تو دم واجب ہے ——— بارہویں کے بعد سر منڈایا۔ یا کنکری مارنے سے پہلے منڈایا یا قارن و متمتع نے قربانی سے پہلے منڈایا تو ان سب صورتوں میں دم واجب ہے۔ (انوار البشارۃ)

(۱۰) خشکی کا جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کو اشارہ

کرنا یا اور کسی طرح بتانا یہ سب حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب
اور کفارہ میں اس جانور کی قیمت دینی ہوگی۔ (درمختار، بہار شریعت)

(۱۱) حرم کی جنگلی خودرو ہری جڑی بوٹی، گھاس، پیڑ پاپودے کاٹنے یا توڑنے میں جرمانہ دینا پڑے گا جبکہ یہ اس قسم کا درخت ہو کہ نہ اسے کسی نے بویا ہو۔ نہ بویا جاتا ہو اور تر ہو۔۔ ٹوٹا یا اکھاڑا ہوا نہ ہو۔ اور جرمانہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کا غلہ لے کر مسکینوں کو دے۔ اور واضح ہو کہ حرم کے کسی درخت کی مسواک بنانا بھی جائز نہیں (عالمگیری)

(۱۲) اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جوں میں روٹی کا ایک ٹکڑا کفارہ دے اور دو یا تین جوں ہوں تو ایک مٹھی اناج دے اور اس سے زیادہ میں صدقہ ہے ــــ جوں مارنے کو سر یا کپڑا دھویا۔ یا دھوپ میں ڈالا جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے ــــ کپڑا بھیگ گیا تھا سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا اس سے جوئیں مر گئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

(۱۳) میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ شریف گیا تو چاہے نہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا۔ اب چاہیے کہ میقات کو جائے اور احرام باندھ کر آئے۔ اگر میقات کو نہ گیا اور مکہ شریف ہی میں احرام باندھ لیا تو دم واجب ہو گیا۔ میقات سے بغیر احرام گذرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج کا یا قران کیا تو ایک دم لازم ہے اور پہلے حج کا باندھا پھر حرم میں عمرہ کا تو دو دم واجب ہوئے

(۱۴) عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا صرف سر منڈانا باقی تھا کہ دوسرے

عمرہ کا احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور گنہ گار بھی ہوا۔ (دُرِّ مختار)
دسویں سے تیرہویں تک حج کرنے والے کو عمرہ کا احرام باندھنا منع ہے اگر باندھا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دم دے اور کرلیا تو ہوگیا مگر دم واجب ہے۔ (ردالمحتار۔ بہارِ شریعت)

اِنتباہ اس بیان میں جہاں دم کہا گیا ہے اس سے مراد ایک بکرا یا بھیڑ کی قربانی ہے اور بَدَنَہ سے مراد اونٹ یا گائے کی قربانی ہے اور سب جانور انھیں شرطوں کے ساتھ ہوں جو شرطیں کہ بقرعید کی قربانی میں ہیں صدقہ سے مُراد انگریزی روپے سے ایکسو چھتر روپیہ آٹھ آنہ بھر گیہوں کہ دو کلو تقریباً ۴۸ گرام ہوئے اور سو روپیہ کے سیر سے پونے دو سیر اٹھنی بھر اوپر ہوئے یا اس کے دونے کھجوریا ان کی قیمت۔ جہاں دم کا حکم ہے اور وہ مجبوراً کرنا پڑا ہے مثلاً بیماری یا سخت گرمی وغیرہ کی وجہ سے تو اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے۔ یا چھ مسکینو کو دونوں وقت پیٹ بھر کھلائے یا تین روزے رکھ لے — اور جس جرم میں صدقہ کا حکم ہے اور مجبوراً کرنا پڑا ہے تو اس میں صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے — جہاں ایک دم یا ایک صدقہ ہے قارن پر دو ہیں۔

شکرانہ کی قربانی سے آپ کھائے، غنی کو کھلائے، مساکین کو دے اور کفارہ کی قربانی کے مستحق صرف محتاج ہیں اگر کفارہ کی قربانی میں سے

خود بھی کھالیا تو اتنے کا تاوان دے۔ (بہار شریعت)

حج بدل کا بیان

حج بدل کے لیے چند شرطیں ہیں (۱) جو حج بدل کراتا ہو اس پر حج فرض ہو یعنی اگر فرض نہ ہو اور حج بدل کرائے تو حج فرض ادا نہ ہوگا لہذا اگر بعد میں اس پر حج فرض ہوا تو یہ حج اس کے لیے کافی نہ ہوگا بلکہ اگر عاجز ہے تو پھر حج کرائے اور قادر ہو تو خود کرے (۲) جس کی طرف سے حج کیا جائے وہ عاجز ہو یعنی خود وہ حج نہ کرسکتا ہو۔ اگر اس قابل ہو کہ خود حج کرسکتا ہے تو اس کی طرف سے نہیں ہوسکتا اگرچہ بعد میں عاجز ہوگیا۔ لہذا اگر اس وقت عاجز نہ تھا پھر عاجز ہوگیا تو دوبارہ حج کرائے (۳) حج کے وقت سے مرنے تک عذر باقی رہے۔ لہذا اگر بیچ میں اس قابل ہو جائے کہ خود حج کرسکتا ہے تو پہلے جو حج کیا جاچکا ہے وہ کافی نہیں۔ ہاں اگر وہ عذر ایسا تھا کہ جس کے جانے کی امید ہی نہ تھی اور اتفاقاً جاتا رہا تو وہ پہلا حج جو اس کی طرف سے کیا گیا کافی ہے جیسے وہ اندھا تھا اور حج کرلینے کے بعد انکھیارا ہوگیا تو اب دوبارہ حج کرانے کی ضرورت نہیں رہی ـــ (۴) جس کی طرف سے حج کیا جائے اس نے حکم دیا ہو یعنی بغیر اس کے حکم کے نہیں ہوسکتا۔ ہاں وارث نے مورث کی طرف سے کیا تو اس میں حکم کی ضرورت

نہیں (۵) خرچ اس کے مال سے ہو جس کی طرف سے حج کیا جائے
(۶) جس کو حکم دیا ہے وہی حج کرے لہذا دوسرے سے اس نے حج
کرایا تو نہ ہوا۔ البتہ اگر مرنے والے نے وصیت کی تھی کہ میری طرف سے
فلاں آدمی حج کرے اور وہ آدمی مر گیا یا انکار کر گیا تو اب دوسرے سے
حج کرایا گیا تو جائز ہے (۷) جو شخص حج بدل کراتا ہو اس کے وطن
سے حج کو جائے (۸) میقات سے حج کا احرام باندھے اگر اس نے
اس کا حکم کیا ہو (۹) اس کی نیت سے حج کرے اور بہتر یہ ہے کہ
زبان سے بھی لَبَّیْكَ عَنْ فُلَانٍ کہہ لے۔

یہ سب شرطیں جو اوپر لکھی گئیں حج فرض کے بدل کی ہیں۔ حج نفل
ہو تو ان میں سے کوئی شرط نہیں — جس پر حج فرض ہو یا قضا یا منت
کا حج اس کے ذمہ ہو اور موت کا وقت آ گیا تو واجب ہے کہ وصیت
کر جائے — جس پر حج فرض ہے اور ادا نہ کیا اور نہ وصیت کی اور مر گیا
تو بالاجماع گنہ گار رہے۔ اگر وارث اس کی طرف سے حج بدل کرانا
چاہتا ہے تو کرا سکتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ادا ہو جائیگا۔
بہتر ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حج فرض ادا
کر چکا ہو۔ اور اگر ایسے کو بھیجا کہ جس نے خود نہیں کیا ہے جب بھی حج
بدل ہو جائے گا۔ اور اگر خود اس پر حج فرض ہو اور ادا نہ کیا ہو تو ایسے
کو بھیجنا جائز نہیں۔ اور افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج
کے طریقے اور اس کے افعال سے آگاہ ہو

مکہ شریف کی دیگر زیارتگاہیں

مکہ شریف کی سرزمین کا ہر ذرہ مقدس ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام و صحابۂ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے قدموں سے سرفراز ہوا۔ شاید ہی کوئی مکان ایسا ہو کہ جس میں کوئی صحابی نہ پیدا ہوئے ہوں اور شاید ہی کوئی گلی ایسی ہو جس سے کوئی تاریخی واقعہ نہ متعلق ہو۔ البتہ اتنا طویل زمانہ گذرنے کے بعد وہ مقامات اپنی حالت پر باقی نہیں رہے لیکن اصل مقامات تو کبھی غائب نہیں ہوسکتے۔ ہم ان میں سے چند ایسے مقامات کا مختصراً ذکر کرتے ہیں کہ جن سے کوئی خصوصی واقعہ متعلق ہے۔

جبل ابو قبیس یہ پہاڑ صفا کے قریب بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی پہاڑ سے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا تھا اور اسی پہاڑ پر ایک چھوٹی سی مسجد ہے جو مسجد بلال کے نام سے مشہور ہے۔

جبل نور یہ پہاڑ مکہ شریف سے منیٰ جاتے ہوئے راستہ میں بائیں طرف پڑتا ہے۔ یہی وہ مبارک پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک فرمایا تھا۔ اسی مقدس پہاڑ پر "غار حرا" ہے جس میں ظہور نبوت سے پہلے حضور علیہ الصلاۃ والسلام طویل مدت تک

عبادت فرماتے رہے جہاں پر سب سے پہلے وحی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ نازل ہوئی۔

جبل ثور یہ پہاڑ تقریباً ڈھائی کلومیٹر بلند ہے جو مکہ شریف سے دکھن جانب تقریباً پانچ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ اسی پہاڑ کی چوٹی کے قریب "غار ثور" ہے جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کے موقع پر تین رات قیام فرمایا تھا جہاں کفار مکہ قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے گرفتار کرنے کے لیے غار کے موہنہ تک پہونچ گئے تھے لیکن غار کے موہنہ پر مکڑی کا جالا اور کبوتروں کا گھونسلا دیکھکر واپس لوٹے۔ اس موقع پر غار کے اندر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پریشانی دیکھکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ان کو اطمینان دلایا تھا۔

لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا   غمگین مت ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے

بعض لوگ طرح طرح کے حیلے اور بہانے بناکر غار حرا اور غار ثور کی زیارت سے روکتے ہیں آپ ان کی ہرگز نہ سنیں اور ان مقامات مقدسہ کی ضرور زیارت کریں۔

جنت المعلیٰ یہ مکہ شریف کا تاریخی قبرستان ہے۔ اس کی زیارت بھی مستحب ہے جس میں بہت سے صحابہ، صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور جلیل القدر علمائے کرام اولیائے عظام

علیہم الرحمۃ والرضوان آرام فرما ہیں۔ اتر طرف ایک چھوٹے سے کمپاؤنڈ میں حضور کی پہلی بیوی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے اجداد کی قبریں ہیں۔ اسی میں حضرت عبدالمطلب اور ابو طالب کی بھی قبریں ہیں مگر حضرت عبدالمطلب کی زیارت کریں اور ابوطالب کی قبر پر نہ جائیں۔ اور اسی احاطہ میں حضرت ملا علی قاری ان کے استاذ حضرت مولانا سندھی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بھی مدفون ہیں اور دکھن کی طرف مشہور صحابۂ کرام خصوصاً حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر اور حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم آرام فرما ہیں۔

قبروں کی زیارت کا طریقہ

قبروں کی زیارت کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ پیروں کی طرف سے جاکر صاحب قبر کے مونھ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَاِنَّآ اِنْشَآءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۝ پھر ادب کے ساتھ فاتحہ پڑھ کر الٹے قدم واپس ہو جائے۔

فاتحہ کا آسان طریقہ

کم سے کم تین بار درود شریف پڑھے پھر جس قدر ہوسکے قرآن شریف

کی سورتیں اور آیتیں تلاوت کرے۔ کم سے کم چاروں قل، سورۂ فاتحہ
اور الٓمٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک پڑھے اس کے بعد آخر میں کم سے کم پھر تین بار
درود شریف پڑھے اور بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دُعا کرے۔
یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں
تلاوت کی ہیں ان کا ثواب میری جانب سے حضور سرورِ کائنات
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر پہونچا دے پھر ان کے وسیلے سے جملہ
انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ وصحابیات اور تمام اولیاء، علماء، کو
عطا فرما۔ (پھر اگر کسی خاص شخص کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا نام
خصوصیت سے لے مثلاً یوں کہے خصوصًا حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالےٰ
علیہ کو نذر پہونچا دے اور پھر جملہ مومنین ومومنات کی ارواح کو ثواب
عطا فرما۔ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ ۔

مَوْلِدُالنَّبِی یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیدا ہونے
کی جگہ۔ یہ مقام صفا کے پورب لب سڑک واقع ہے
جو پہلے سعودی دور میں توڑ دیا گیا تھا اب وہاں ایک منزلہ عمارت
بنا دی گئی ہے جس میں کتب خانہ قائم ہے

دارارقم یہ جگہ صفا کے پاس تھی۔ یہاں ترکوں نے ایک مسجد بنادی
تھی سعودی دور میں ڈھا دی گئی۔ یہیں پر حضور علیہ الصلاۃ
والسلام اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کو توحید کا درس دیا کرتے

تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی جگہ مشرف باسلام ہوئے تھے۔

دار خدیجۃ الکبریٰ اسی مقام پر حضرت فاطمہ زہرا، حضرت زینب حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پیدا ہوئے۔ یہ جگہ شارع فیصل پر ایک گلی میں واقع ہے یہ بھی سعودی دور میں ڈھا دیا گیا تھا مگر اب وہاں ایک مدرسہ دار الحفاظ قائم کر دیا گیا ہے۔

دار سیدنا حمزہ یہاں پر حضور کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ یہ جگہ مسفلہ میں واقع ہے یہاں پر ایک مسجد ہے

مسجد تنعیم اسے مسجد عائشہ اور مسجد عمرہ بھی کہتے ہیں اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور اسی تنعیم کے مقام پر حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھانسی دی گئی تھی

مسجد سرف سرف ایک مقام کا نام ہے جو تنعیم سے تقریباً پانچ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پر حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے

مسجد ذی طویٰ یہ مسجد تنعیم کے راستہ میں ہے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم احرام کی حالت میں اس جگہ اترے تھے۔

مسجد جن یہ مسجد جنت المعلیٰ کے قریب واقع ہے۔ اسی جگہ جنات نے حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرآن مجید سنا تھا۔

اسی مسجد کے قریب سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ والرضوان کا مزار مبارک بھی کہیں واقع ہے جو اس طرح توڑ دیا گیا ہے کہ اب اس کا کوئی نام و نشان نہیں۔

مسجد رایہ یہ مسجد جنت المعلیٰ کے راستہ میں مسجد جن کے قریب واقع ہے اس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

مسجد شجرہ وہ مبارک مقام ہے کہ جہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا حاضر خدمت ہوا اور حضور کے نبی ہونے کی گواہی دی پھر حضور کے حکم سے اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ اسی مقدس مقام پر مسجد شجرہ مسجد جن کے سامنے تھی۔ جو سعودی دور میں اس طرح توڑی گئی کہ اب اس کا کوئی نشان نہیں ملتا۔

مسجد خیف یہ منیٰ کی سب سے بڑی مسجد ہے جس میں بہت سے پیغمبروں نے نماز ادا کی ہے۔ اور اس مسجد میں جہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا وہ جگہ ایک قبہ کی شکل میں محفوظ کر دی گئی ہے۔ اس جگہ پر نماز پڑھ کر دعا کرنی چاہئے۔

مسجد کبش یہ مبارک جگہ منیٰ میں واقع ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے لے گئے تھے

غار مرسلات یہ تاریخی مقام بھی منیٰ میں واقع ہے۔ اس جگہ سورۂ مرسلات نازل ہوئی تھی۔ اس مقام کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

حَاضِری بَارگَاہِ سَرکَارِ اَعظَم

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ

مَدِینَہ مُنَوَّرَہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

(از اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

رکن شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

زینتِ کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

مہرِ مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم
جن پہ ماں باپ فدا یاں کرم انکا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

بارگاہِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضری کی اہمیت

حج کے مبارک فریضہ سے سبکدوش ہونے کے بعد گناہوں سے پاک وصاف ہوکر اب آپ کو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لیے مدینہ طیبہ کی طرف جانا ہے۔ ہاں اس مبارک شہر کی طرف چلنا ہے کہ جہاں مسلمانوں کی آنکھوں کے نور اور ان کے دل کے سرور جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔

حضور کے جتنے احسانات اس امت پر ہیں اور جو امیدیں قبر وحشر میں آپ سے وابستہ ہیں ان کے لحاظ سے وسعت کے باوجود مکہ شریف سے واپس آجانا اور مدینہ طیبہ حاضری نہ دینا سخت بدنصیبی اور بے حد محرومی ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ — جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کیلئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ (دارقطنی، بیہقی)

امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا ہے کہ اس حدیث کی بنا پر پہلا سفر قبر انور ہی کی زیارت کی نیت سے ہونا چاہیے۔

دوسری حدیث میں حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا

مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ — جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو ایسا ہے

فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ ص۱۲۱ میں حدیث ہے کہ اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دئے جاتے ہیں۔ لہذا جو شخص قبر انور پر حاضر ہوا تو گویا یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ظاہری زندگی میں کوئی شخص حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔

اور ابن عدی کامل کی حدیث ہے کہ حضور نے فرمایا۔

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ۔ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

اسی لیے علمائے کرام نے فرمایا کہ زیارت اقدس قریب بواجب ہے لہذا حج سے فراغت کے بعد اب آپ مدینہ شریف کی حاضری کے لیے تیار ہو جائیے

اِنتباہ حج اگر فرض ہے تو حج کے بعد مدینہ طیبہ حاضر ہونا افضل ہے ہاں اگر مدینہ طیبہ راستہ میں ہو تو حاضری دئے بغیر گذر جانا سخت محرومی وقساوت قلبی ہے اور اگر حج نفل ہو تو اختیار ہے کہ پہلے حج سے پاک وصاف ہو کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو یا پہلے حاضری دیکر اسے حج کی مقبولیت ونورانیت کا وسیلہ بنائیے۔

بعض لوگ طرح طرح کے حیلے بہانے بنا کر مدینہ طیبہ جانے سے روکتے ہیں آپ ان بدبختوں کے فریب میں ہرگز نہ آئیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کی نیت سے جاؤ حضور کی بارگاہ میں حاضری کی نیت سے

نہ جاؤ تو آپ ان کی بھی ہرگز نہ سنیں کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قبرِ انور کی زیارت کرنیکی تاکید فرمائی ہے جیساکہ اوپر کی حدیثوں میں گذرا۔

مدینہ طیبہ کی طرف روانگی

مدینہ طیبہ کی طرف روانگی سے پہلے آپ اپنا وہ سامان علیحدہ کرلیں جس کی وہاں چند روز کے قیام میں ضرورت پڑے گی اور باقی سامان اپنے معلم کی تحویل میں دیکر اس کی رسید حاصل کرلیں جسے وہ لوگ جہاز کی روانگی سے ایک دو روز پہلے تھوڑی سی اجرت پر حفاظت کے ساتھ جدہ پہونچا دیتے ہیں۔

مدینہ طیبہ جانے کے لیے بس کا انتظام معلم ہی کے ذریعہ کیا جاتا ہے اگر آپ کا قافلہ پانچ چھ آدمیوں پر مشتمل ہو تو بس کے بجائے ٹیکسی وغیرہ چھوٹی گاڑیوں سے سفر کرنا بہتر ہے۔ اگرچہ اس صورت میں کچھ پیسے زیادہ صرف ہوں گے لیکن راستہ میں بدر وغیرہ کی زیارت کے لیے سہولت ہوگی کہ بس کے ڈرائیور عموماً حاجیوں کی کچھ نہیں سنتے۔

بس میں اپنی جگہ محفوظ کرلینے کے بعد بڑے سامان کو اوپر چڑھادیں کہ بسا اوقات سامان بس پر چڑھنے سے رہ جاتے ہیں جس سے بڑی پریشانی ہوتی ہے اب آپ اطمینان سے بس پر بیٹھکر ذکر اور درود شریف میں ڈوب جائیں مکہ شریف سے مدینہ طیبہ ۱۹۸ میل یعنی تقریباً ۳۲۰ کلومیٹر اتر ہے مگر موٹر کے نئے روڈ سے ۴۴۴ کلومیٹر ہے۔ جو سات آٹھ گھنٹے میں بآسانی طے ہو جاتا ہے پہلے مکہ شریف سے جدہ ہو کر مدینہ طیبہ جانا پڑتا تھا لیکن اب

مکہ معظمہ سے براہ راست مدینہ منورہ کے لیے عمدہ روڈ بن گیا ہے جس سے بڑی سہولت ہو گئی ہے

بدر شریف مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ تک بہت سی منزلیں آتی ہیں جن میں بدر شریف خاص طور پر قابل ذکر ہے جو مدینہ سے تقریباً اسّی میل کے پہلے ہے۔ یہ وہی مبارک مقام ہے کہ جہاں ۱۷ رمضان سنہ ۲ھ کو اسلام کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی جس میں مسلمانوں کو شاندار فتح نصیب ہوئی ابوجہل وغیرہ ستّر کافر مارے گئے اور ستّر گرفتار ہوئے اور مسلمان صرف بارہ شہید ہوئے جو اسی جگہ مدفون ہیں۔ اس مبارک مقام کی ضرور زیارت کریں بدر شریف سے باہر نکل کر تھوڑے فاصلہ پر راستہ ہی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار بھی ایک پہاڑ کے دامن میں واقع ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق عالم تنہائی میں ہے اگر ممکن ہو تو اس مقام پر بھی ضرور حاضری دیں۔

مدینہ منورہ میں آمد جب مدینہ منورہ پر نظر پڑے تو بہتر یہ ہے کہ سواری سے اتر جائیں۔ ننگے پیر سر جھکا کر روتے ہوئے چلیں اور جس قدر تعظیم وادب ممکن ہو کریں بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر وہاں سر کے بل چلیں تو بھی حق ادا نہیں ہو سکتا لہذا جتنا ہو سکے اس میں کوتاہی ہرگز نہ کریں جب گنبد خضرا پر نگاہ پڑے تو درود وسلام کی خوب کثرت کریں اور جب شہر مقدس تک پہونچ جائیں تو محبوب کبریا تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلال وجمال کے تصور میں غرق ہو جائیں اور دروازۂ شہر باب عنبریہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ. مَاشَاءَ اللّٰهُ. لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ. اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَةِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَاءَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ. وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْئُوْلٍ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو اللہ نے چاہا نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے اے رب سچائی کے ساتھ مجھ کو داخل فرماؤ سچائی کے ساتھ باہر نکال۔ الٰہی تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مجھے وہ نصیب فرما جو اپنے محبوب اور فرماں بردار بندوں کے لیے تو نے نصیب فرمایا۔ اور مجھے جہنم سے نجات دے۔ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اے بہتر سوال کیے گئے۔

شہر میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہونے کی کوشش کریں لیکن پہلے ان تمام ضروریات سے فارغ ہو جائیں کہ جن سے دل بٹنے کا اندیشہ ہو۔ پھر غسل کریں تو بہتر ہے اور یہ نہ ہو سکے تو وضو اور مسواک کے بعد نئے یا پرانے پاکیزہ کپڑے پہنیں اور خوشبو لگا کر فوراً آستانۂ اقدس کی طرف نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ روتے ہوئے چل پڑیں اور جس دروازے سے چاہیں داخل ہوں مگر باب جبریل سے داخل ہونا افضل ہے۔ جب مسجد کے دروازہ پر پہونچیں تو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عرض کریں اور تھوڑا ٹھہریں جیسے سرکار

دوعالم سے حاضری کی اجازت مانگتے ہیں پھر اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ
رَحْمَتِکَ پڑھکر پہلے داہنا پاؤں مسجد میں رکھکر داخل ہوں اگر غلبۂ شوق
مہلت دے اور وقت مکروہ نہ ہو تو جنت کی کیاری میں دو رکعت نماز
تحیۃ المسجد ادا کریں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ
اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھیں پھر سجدۂ شکر ادا کریں کہ اللہ
تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ سے نوازا۔

جنت کی کیاری

مسجد نبوی کا وہ حصہ جو منبر شریف اور قبر انور کے درمیان ہے اسے جنت کی کیاری کہتے ہیں کہ
سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ
رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ ۔

اس طرف روضہ کا نور اس سمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

تحیۃ المسجد اور سجدۂ شکر سے فارغ ہو کر کمالِ ادب میں ڈوبے ہوئے
گردن جھکائے لرزتے کانپتے ہوئے گناہوں سے شرمسار حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے عفو و کرم کی امید رکھتے ہوئے پورب طرف سے مواجہہ شریف میں
حاضر ہوں۔

مبارک قبروں کی ترتیب

واضح ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق و
حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مبارک قبروں کی ترتیب اور

صورت میں سات روایتیں آئی ہیں جن کو علامہ سمہودی علیہ الرحمۃ والرضوان نے وفاء الوفاء میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ ان میں جو صورت زیادہ مشہور ہے وہ یہ ہے۔

سمت قبلہ دکھن

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پورب | حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ | پچھم

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرہا

یہ مزارہائے مبارکہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندر ہیں جو سلطان قایتبائی (۸۸۳ھ - ۹۰۲ھ / ۱۴۷۸ - ۱۴۹۶ء) کی بنائی ہوئی پنج گوشہ دیوار ہے اس کے بعد سلطان نورالدین زنگی (۵۱۲ھ - ۵۸۰ھ / ۱۱۱۸ - ۱۱۸۴ء) کی بنائی ہوئی سیسے کی دیوار ہے جو زمین کے نیچے ہے نظر نہیں آتی۔ اس کے بعد جالی مبارک ہے جس میں تینوں مزاروں میں استراحت فرمانے والوں کے چہرۂ انور کے سامنے نشان کے طور پر تین گول دائرے بنائے گئے ہیں۔ جو دائرہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے بنایا گیا ہے اسے مواجہہ شریف کہا جاتا ہے۔

آپ مواجہہ شریف سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے ہوں اور یقین جانیں کہ حضور سلام و کلام کو سنتے ہیں بلکہ دلوں کے خطرات سے واقف ہیں اور ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب سلوک اقرب السبل بالتوجہ الیٰ سید الرسل مع اخبار الاخیار مطبوعہ رحیمیہ دیوبند ص ۱۶۱ میں فرمایا

با چندیں اختلاف و کثرت مذاہب کہ در علمائے امت ست یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی ست و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبانِ حقیقت را و متوجہان آں حضرت را مفیض و مربی۔

علمائے امت میں اتنے اختلافات و کثرت مذاہب کے باوجود کسی شخص کو اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حیات (دنیوی) کی حقیقت کے ساتھ قائم اور باقی ہیں۔ اس حیات نبوی میں مجاز کی آمیزش اور تاویل کا وہم نہیں ہے اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں نیز طالبانِ حقیقت کے لئے اور ان لوگوں کے لیے جو آنحضرت کی جانب متوجہ ہوتے ہیں حضور ان کو فیض بخشنے والے اور ان کے مربی ہیں

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ مزار پرانوار میں قبلہ رخ جلوہ فرما ہیں۔ لہذا روئے انور کے مقابل قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑے ہوں اور نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول

مطبوعہ مصر ص ۲۴۳ میں ہے یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ ۔ حضور کے سامنے ایسا کھڑا ہوا جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔

مگر خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ خلاف ادب ہے۔ (انوار البشارۃ۔ بہار شریعت)

سلام پڑھنے کا طریقہ

اب الحمد للہ دل کی طرح آپ کا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا جو محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے تو نہایت ادب و احترام کے ساتھ عظمت و جلال کا لحاظ کرتے ہوئے درمیانی آواز سے سلام پڑھیں بالکل آہستہ نہ پڑھیں اور نہ زور سے چیخیں کہ ان کی بارگاہ میں آواز بلند کرنے سے اعمال اکارت ہو جاتے ہیں۔ صلاۃ و سلام کے الفاظ یہ ہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ	اے نبی آپ پر سلام ہو۔
وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ	اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللهِ	اے اللہ کے رسول! آپ پر درود و سلام ہو
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللهِ	اے اللہ کے نبی آپ پر درود و سلام ہو
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللهِ	اے اللہ کے محبوب آپ پر درود و سلام ہو
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللهِ	اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر آپ پر درود و سلام ہو
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نُوْرًا مِّنْ نُّوْرِ اللهِ ۔	اے اللہ کے نور میں سے ایک نور! آپ پر درود و سلام ہو۔
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَرُوْسَ	اے اللہ کی سلطنت کے دولھا! آپ

مَلٰٓئِکَۃِ اللّٰہِ ۔ وَعَلٰٓی اٰلِکَ وَ — پر درود و سلام ہو۔
اَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ ط — اور آپ کی آل و اصحاب اور امت پر سب پر۔

صلوٰۃ و سلام کے لیے یہ الفاظ متعین نہیں ہیں آپ دوسرے لفظوں کے ساتھ بھی سلام پیش کر سکتے ہیں اگر اس قسم کے الفاظ یاد نہ ہو سکیں یا ان کے معنی ذہن نشین نہ ہو سکیں تو جس قدر ہو سکے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھیں اور بہتر ہے کہ ستر بار سے کم نہ پڑھیں اور بار بار یہ بھی عرض کریں اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اے اللہ کے رسول میں آپ کی شفاعت مانگتا ہوں۔

پھر اگر کسی نے حضور کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لیے کہا ہے تو اس کی طرف سے اس طرح سلام پیش کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَتَشَفَّعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ ط ترجمہ:۔ اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو فلاں بن فلاں کی طرف سے جو آپ کے رب کے پاس آپ کی شفاعت چاہتا ہے تو اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیے۔

فلاں بن فلاں کی جگہ اس شخص کا نام ولدیت کے ساتھ لیں جس نے سلام عرض کرنے کو کہا ہے۔

اگر عربی میں سلام نہ پیش کر سکیں تو اپنی زبان میں پیش کریں۔

اس رسالہ کے پڑھنے والوں سے پرخلوص گذارش ہے کہ جب حضور

کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہو تو اس گنہگار کی زندگی میں یا موت کے
بعد کم از کم تین بار مواجہہ اقدس میں یہ الفاظ ضرور عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ جَلَالِ الدِّيْنِ اَحْمَدَ بْنِ
جَانْ مُحَمَّدٍ يَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ:۔ اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو جلال الدین احمد بن
جان محمد کی طرف سے جو آپ کے رب کے پاس آپ کی شفاعت چاہتا ہے تو
اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیے۔

اگر بہت سے لوگوں نے سلام عرض کرنے کو کہا ہے اور ان کے نام یاد
نہیں رہے تو سب کی طرف سے اس طرح سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ	اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو ہر شخص کی
مِنْ جَمِيْعِ مَنْ اَوْصَانِيْ بِالسَّلَامِ	جانب سے کہ جس نے مجھ کو آپ کی بارگاہ میں
عَلَيْكَ۔	سلام عرض کرنے کو کہا ہے۔

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس طرح سلام پیش کر دینے
کے بعد اپنی داہنی طرف ایک ہاتھ کی مقدار ہٹ کر دوسرے دائرہ کے سامنے
آجائیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ نورانی کے سامنے
کھڑے ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اے رسول اللہ کے خلیفہ۔ آپ پر سلام ہو
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اے رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام ہو
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اے غار ثور میں رسول اللہ کے ساتھی آپ پر

فِی الْغَارِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ — سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

پھر ذرا اپنی طرف ایک ہاتھ کی مقدار ہٹ کر تیسرے دائرہ کے سامنے آجائیں اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے روبرو اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن — اے امیر المومنین آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْن — اے چالیس کی گنتی پوری کرنے والے آپ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ — اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت: آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

پھر ایک بالشت بائیں طرف پلٹیں اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان کھڑے ہوکر اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ — اے رسول اللہ کے خلیفہ آپ دونوں پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ — اے رسول اللہ کے وزیر آپ دونوں پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔ — اے رسول اللہ کے پہلو میں آرام کرنے والے آپ دونوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ دونوں حضرات سے میں سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں پر درود اور برکت و سلام نازل فرمائے

پھر اس کے بعد دوبارہ حضور کے سامنے حاضر ہوکر حق تعالیٰ کی حمد و ثنا

بیان کریں، درود شریف پڑھیں۔ پھر حضور کے وسیلے سے اپنے لئے اور اپنے
والدین، اساتذہ، مشائخ، احباب، و متعلقین اور جملہ مومنین کے لیے دعا
کریں اور سب کے لئے شفاعت کی درخواست کریں اور بہتر یہ ہے کہ سلام کے
بعد یہ کہیں۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی	یا رسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ
وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ	اگر وہ لوگ کہ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے آپ کے
جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ	پاس آ کر اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور رسول اللہ
وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ	بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ تو ضرور اللہ
لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا	کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں
نَحْنُ جِئْنَاكَ ظَالِمِیْنَ لِاَنْفُسِنَا	گے تو ہم آپ کی خدمت میں اپنی جانوں پر
مُسْتَغْفِرِیْنَ لِذُنُوْبِنَا فَاشْفَعْ	ظلم کر کے حاضر ہوئے جیسا اس حال میں کہ ہم اپنے
لَنَا اِلٰی رَبِّنَا وَاسْئَلْہُ اَنْ	گناہوں سے استغفار کرنے والے ہیں۔ تو ہمارے
یُّمِیْتَنَا عَلٰی سُنَّتِكَ وَاَنْ	رب سے ہماری سفارش فرمائیے اور اللہ تعالیٰ سے
یَّحْشُرَنَا فِیْ زُمْرَتِكَ۔	دعا فرمائیے کہ ہم کو حضور کے طریقہ پر موت دے اور قیامت کے دن ہم کو آپ کے گروہ میں اٹھائے۔

پھر منبر شریف کے پاس دعا کریں پھر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو جنت کی کیاری
میں دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کریں اس کے بعد اسطوانہ حنانہ، اسطوانہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اسطوانہ ابولبابہ، اسطوانہ علی، اسطوانہ وفود،
اسطوانہ تہجد اور اسطوانہ جبریل کے پاس نماز پڑھ کر دعا کریں کہ محل برکات ہیں۔

پھر اپنی قیام گاہ پر آجائیں اور جب تک مدینہ طیبہ میں حاضری نصیب رہے ایک سانس بیکار نہ جانے دیں ضروریات سے فارغ ہو کر اکثر مسجد شریف میں اعتکاف کی نیت سے وضو کے ساتھ حاضر رہیں۔ نماز، تلاوت قرآن مجید اور درود شریف پڑھنے میں سارا وقت گذاریں کہ یہاں کی ایک نیکی پچاس ہزار کے برابر لکھی جاتی ہے۔ جہاں تک ہوسکے یہاں کے رہنے والوں کی خاص کر ان لوگوں کی جو حاجتمند ہیں روپے پیسے اور کپڑے وغیرہ سے مدد کریں ہر فرض نماز کے بعد یا کم از کم صبح و شام مواجہہ شریف میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیتے رہیں مگر عورتیں بھیڑ میں نہ گھسیں۔ ان کو رات کے وقت سلام کے لیے حاضر ہونا بہتر ہے۔ شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں حضور کے گنبد پر نگاہ پڑے فوراً دست بستہ اُدھر متوجہ ہو کر صلاۃ و سلام عرض کریں بغیر اس کے ہرگز نہ گذریں کہ خلاف ادب ہے۔

مسجد نبوی کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا علاوہ مسجد حرام کے دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے (بخاری، مسلم) اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مذکور ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے

اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ اور نفاق سے آزادی لکھی جاتی ہے۔ (احمد، طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری اس مسجد میں اس غرض سے آئے کہ نیکی کرے گا، نیکی سیکھے گا یا سکھلائے گا تو اس کا مرتبہ اتنا ہوگا جتنا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا مرتبہ ہوتا ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

حضرت ابو امامہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کر کے میری مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادہ سے نکلا اور اس میں نماز پڑھی تو اس کی نماز ایک حج کے برابر ہے۔

مسجد نبوی کی توسیع کی تاریخ

سنہ ۱ مطابق ۶۲۳ء میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی جس کی توسیع کی اجمالی تاریخ درج ذیل ہے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد میں	۲۴۷۵ مربع میٹر
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اضافہ	۱۱۰۰ " "
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اضافہ	۴۹۶ " "
خلیفہ ولید بن عبد الملک کا اضافہ	۳۳۶۹ " "
خلیفہ مہدی کا اضافہ	۲۴۵۰ " "
ملک اشرف قایتبائی کا اضافہ	۱۲۰ " "
سلطان عبد المجید خاں کا اضافہ	۱۲۹۳ " "
موجودہ حکومت کا اضافہ	۵۰۲۴ " "
کل رقبہ	۱۶۳۲۷ مربع میٹر

مدینہ منوّرہ کی دیگر زیارت گاہیں

جنّتُ البقیع

جنت البقیع جو مدینہ طیبہ کا قبرستان ہے اس کی زیارت سُنّت ہے۔ اس قبرستان میں دس ہزار صحابۂ کرام اور بیشمار اولیائے عظام وعلمائے اسلام مدفون ہیں۔ روضۂ اقدس کی زیارت کے بعد سب سے پہلے جنت البقیع میں حاضر ہوں۔ جملہ مدفونین جنت البقیع کی زیارت کی نیت سے جائیں اور یہ پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ۔ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِیْعِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُمْ۔	اے قوم مومنین کے گھر والو تم پر سلام ہو تم ہمارے پیش رو ہو۔ اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما اے اللہ! ہمیں اور انھیں بخش دے۔

پھر جو کچھ ہوسکے پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔ اس کے بعد بقیع شریف میں جو مزارات مشہور ومعروف ہیں ان کی زیارت کریں۔ اہل بقیع میں سب سے افضل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ ان کے مزار پر حاضر ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ	اے امیر المومنین! آپ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْهِجْرَتَيْنِ	اے دو ہجرت کرنے والے آپ پر سلام
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَ الْعَيْنِ	اے غزوۂ تبوک کی نقد و جنس سے تیاری کرنے والے آپ پر سلام۔
جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِهٖ وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ ۔	خدائے تعالیٰ آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلے دے اور آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ راضی ہو ۔

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک مکہ شریف میں ہے اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مقدس مقام سرف میں ہے۔ باقی تمام ازواج مطہرات اسی جنت البقیع میں مدفون ہیں اور حضور کی دائی حلیمہ اور حضور کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابراہیم حضرت فاطمہ زہرا اور حضور کی دیگر صاحبزادیاں، حضرت سیدنا عباسؓ حضرت سیدنا امام حسن، سر مبارک سیدنا امام حسین، امام زین العابدینؓ امام محمد باقر، امام جعفر صادق، حضور کے رضاعی بھائی حضرت عثمان بن مظعون، حضور کی پھوپھی حضرت صفیہ، حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن وقاص، عقیل بن ابو طالب عبداللہ بن مسعود اور صاحب مذہب امام مالک وغیرہ اسی قبرستان میں آرام فرما ہیں سب کی خدمت میں سلام عرض کریں اور جنت البقیع کے کمپاؤنڈ کے باہر اتر جانب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدفون ہیں وہاں بھی حاضر ہو کر سلام عرض کریں۔

شہدائے احد ۱۷ شوال ۳ھ مطابق ۶۲۵ء میں احد پہاڑ جو مدینہ طیبہ سے اتر جانب تین میل کے فاصلہ پر ہے اس کے دامن میں حق و باطل کی زبردست جنگ ہوئی جس میں ۲۲ کافر مارے گئے اور ستر مسلمان شہید ہوئے۔ اسی جگہ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے۔ ان کے قریب میں حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی آرام فرما ہیں اور تقریباً دو سو ہاتھ کے فاصلہ پر پچھم طرف باقی شہدائے کرام مدفون ہیں یہاں بھی حاضر ہو کر سب پر سلام عرض کریں۔

دار سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وہ مقام ہے جہاں حضور کی اونٹنی بیٹھی تھی اور اسی جگہ حضور نے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے قیام فرمایا تھا۔ یہ جگہ مسجد نبوی کے بالکل قریب ہے۔

مشہد سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وہ مقام ہے جہاں باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا یہ جگہ بھی حرم نبوی سے متصل ہے۔

مدینہ منورہ کی مسجدیں

مسجد قبا یہ مسجد مدینہ شریف کے دکھن جانب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد سے تقریباً ۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے یہ مسلمانوں کی سب سے

پہلی مسجد ہے جس کو حضور اور صحابۂ کرام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے تعمیر فرمایا ہے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہ مسجد سب سے افضل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس میں دو رکعت کا ثواب مثل عمرہ کے ہے۔

مسجد جمعہ | یہ مسجد قبا کے نئے راستے سے پورب طرف ہے۔ پہلا جمعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ ادا فرمایا تھا۔

مسجد غمامہ | اس جگہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدین کی نماز پڑھتے تھے اسی لیے اس کو مسجد مصلٰی بھی کہتے ہیں۔

مسجد ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ مسجد۔ مسجد غمامہ کے قریب اتر جانب ہے۔

مسجد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ مسجد بھی مسجد غمامہ کے قریب ہے۔

مسجد بغلہ | یہ مسجد جنت البقیع کے پورب ہے۔ مسجد کے قریب ایک پتھر میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خچر کے سُم کا نشان ہے اسی وجہ سے اس کو مسجد بغلہ کہتے ہیں۔

مسجد اجابہ | یہ مسجد جنت البقیع سے اتر جانب ہے۔ اس جگہ بنو معاویہ بن مالک بن عوف رہتے تھے۔ ایک دن حضور یہاں تشریف لائے اور نماز پڑھ کر دیر تک دعائیں کیں جو مقبول ہوئیں۔

مسجد ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے اس جگہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان تھا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اکثر یہاں تشریف لاتے تھے اور نماز پڑھتے تھے۔

مسجد سُقیا | باب عنبریہ کے قریب ریلوے اسٹیشن کے اندر ایک قبہ ہے

جس کو قبۃ الرؤس کہتے ہیں۔ اس میں ایک کنواں ہے جس کو بیر السقیا کہتے ہیں۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کو تشریف لے جاتے ہوئے اس جگہ نماز ادا فرمائی تھی۔

مسجد احزاب یہ مسجد سلع پہاڑی کے پچھمی کنارے پر واقع ہے جنگ خندق کے موقع پر اسی جگہ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اس لیے اس کو مسجد فتح بھی کہتے ہیں۔ اس کے قریب چار مسجدیں اور ہیں ایک کا نام مسجد حضرت ابوبکر، دوسری کا نام مسجد حضرت عمر، تیسری کا نام مسجد حضرت عثمان اور چوتھی کا نام مسجد حضرت سلمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سب کو مساجد خمسہ کہتے ہیں۔ یہ مقامات دراصل جنگ کے مورچے تھے چاروں صحابۂ کرام ایک ایک مورچہ پر متعین تھے۔ ان حضرات نے یہاں نمازیں بھی پڑھیں جس کے سبب یہ مورچے مسجد بن گئے۔

مسجد بنی حرام یہ مسجد سلع پہاڑ کی گھاٹی میں مسجد احزاب کو جاتے ہوئے داہنی طرف واقع ہے۔ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اس جگہ بھی نماز پڑھی ہے۔ اس کے قریب ایک غار ہے جس میں حضور پر وحی نازل ہوئی تھی اور جنگ خندق کے موقع پر اس غار میں رات کو حضور آرام فرماتے تھے۔ اس کی بھی زیارت کرنی چاہیئے۔

مسجد ذباب یہ مسجد جبل ذباب پر ہے جو احد کے راستہ میں ثنیۃ الوداع سے اتر کر احد کے راستہ کے بائیں جانب

ہے. جنگ خندق کے موقع پر اس جگہ حضور کا خیمہ نصب ہوا تھا.

مسجد قبلتین وادی عقیق کے قریب ایک ٹیلہ پر ہے. اسی جگہ بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ شریف قبلہ مقرر ہوا اسی لیے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں.

مسجد فضیح عوالی کے پوربی حصہ میں ہے. اس جگہ یہود بنی نضیر کے محاصرہ کے وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی. اس کا نام مسجد شمس بھی ہے جس کو موجودہ حکومت نے ڈھا دیا ہے

مسجد بنی قریظہ مسجد فضیح سے پورب تھوڑے سے فاصلہ پر ہے یہود بنی قریظہ کے محاصرہ کے وقت حضور نے اسی جگہ قیام فرمایا تھا اور یہود کے بنائے ہوئے حکم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی جگہ فیصلہ سنایا تھا کہ مردوں کو قتل کر دیا جائے. عورتوں اور بچوں کو قید کیا جائے.

مسجد ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ مسجد مسجد بنی قریظہ سے اُتر جانب واقع ہے. اس جگہ حضور کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے اور اس جگہ حضور نے نماز بھی ادا فرمائی ہے

مدینہ شریف کے تاریخی آبار یعنی کوئیں

بیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ کوآں وادی عقیق کے کنارے

ایک پُرفضا باغ میں مدینہ شریف سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے اس کوئیں کا مالک یہودی تھا جو اس کا پانی فروخت کیا کرتا تھا اور مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آدھا کوآں بارہ ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا اور یہودی سے فرمایا کہ کہو تو میں اپنے نصف پر گھڑی لگا لوں اور کہو تو باری مقرر کر لوں یہودی نے اسی کو منظور کیا کہ ایک روز تمھارے لیے دوسرا میرے لیے لیکن جب یہودی نے دیکھا کہ مسلمان ایک روز میں دو روز کا پانی بھر لیتے ہیں اور میرا پانی نہیں بکتا تو پریشان ہو کر بقیہ آدھا بھی حضرت عثمان غنی سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ آٹھ ہزار درہم میں بیچ دیا۔ اس کوئیں کو "بیر رومہ" بھی کہتے ہیں۔

بیر اریس یہ کوآں مسجد قبا کے متصل پچھم جانب ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس میں پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے اُس کے بعد حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لائے اور سب حضور کی اتباع میں اسی طرح بیٹھ گئے حضور نے اس کا پانی پیا اور اسی سے وضو فرمایا اور لعاب دہن بھی اس کوئیں میں ڈالا۔ اس کو **بیر خاتم** بھی کہتے ہیں اس لیے کہ اس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے خاتم نبوت گر گئی جو بڑی تلاش کے باوجود نہیں ملی۔

بیر غرس یہ کوآں مسجد قبا سے تقریباً چار فرلانگ پورب اُتر کون پر

واقع ہے۔ اس کے پانی سے حضور نے وضو فرمایا ہے اور پیا بھی ہے نیز لعاب مبارک اور شہد بھی اس میں ڈالا ہے۔

بیر بُصّہ یہ کنواں قبا کے راستہ میں جنت البقیع کے متصل ہے۔ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں تشریف لائے تو اس کوئیں پر سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا۔ اس جگہ دو کوئیں ہیں صحیح یہ ہے کہ بڑا کنواں بیر بصّہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں سے برکت حاصل کرے

بیر بُضاعہ یہ کنواں شامی دروازہ سے باہر نکل کر جبل اللیل باغ کے متصل واقع ہے اس میں بھی حضور نے اپنا لعاب دہن ڈالا ہے اور برکت کے لیے دعا فرمائی ہے۔

بیر حاء یہ کنواں باب مجیدی کے سامنے شمالی فصیل سے باہر ہے جو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں تھا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اکثر اس جگہ جلوہ افروز ہوتے تھے اور اس کا پانی پیتے تھے۔ جب آیت کریمہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ نازل ہوئی تو چونکہ یہ کنواں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت زیادہ محبوب تھا اس لیے انھوں نے اس کو خدا کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

بیر عہن یہ کنواں مسجد شمس کے قریب ہے۔ اس سے بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ہے۔ اب اس کا پانی کھارا ہے۔ اس کو بیر الیسیرہ بھی کہتے ہیں۔

واپسی کے آداب

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو محراب نبوی میں یا اس کے قریب مسجد شریف میں جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد مواجہہ اقدس میں حاضر ہو کر درود غم اور گریہ وزاری کے ساتھ صلاۃ و وسلام عرض کریں پھر دین و دنیا کی بھلائی، حج و زیارت کے قبول ہونے اور خیر و عافیت کے ساتھ گھر پہونچنے کی دعا مانگیں اور خاص کر یہ بھی دعا کریں کہ حاضری کا یہ آخری موقع نہ ہو بلکہ خدائے تعالیٰ اس نورانی مقام کی بار بار زیارت کرائے۔

اس کے بعد روضۂ اقدس کی طرف مونھ کر کے الٹے پاؤں چلیں یا سیدھے چلیں اور پھر پھر کر حسرت سے روضۂ انور کی طرف دیکھتے ہوئے اور اس کی جدائی پر روتے ہوئے مسجد نبوی سے پہلے بایاں پیر نکالیں اور جہاں تک گنبد خضرا نظر آئے بار بار حسرت بھری نگاہ سے اس کو دیکھتے رہیں۔

مدینہ شریف سے روانگی

مدینہ شریف سے جدہ تقریباً چار سو پچاس کلومیٹر ہے۔ جہاز کی روانگی کی تاریخ سے دو دن پہلے جدہ پہونچ جائیں اور مکہ شریف سے اپنے آئے ہوئے سامان کو معلم کی دی ہوئی رسید سے ملالیں اور حج کمیٹی کے عہدیداران پاسپورٹ وغیرہ کے بارے میں جو ہدایات دیں ان کے مطابق

عمل کریں۔ پھر جب بندرگاہ کی طرف روانگی کا حکم ہو تو پاسپورٹ اور بینڈ بیگ وغیرہ چھوٹے سامان کو ساتھ لے کر اوّل وقت جہاز پر پہنچنے کی کوشش کریں۔ اگر چند آدمی ساتھ ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کچھ لوگ پہلے جہاز کی طرف روانہ ہو جائیں اور باقی لوگ لاری پر سامان چڑھنے کے بعد روانہ ہوں۔ جب سامان جہاز پر چڑھا دیا جائے تو اپنا سامان الگ کر کے کنارے لگا دیں راستہ میں ہرگز نہ رکھیں اور نہ کسی سے جھگڑا کریں۔ اور واپسی میں بھی نماز کا پورا اہتمام رکھیں۔ جہاز میں سارا وقت تلاوتِ قرآن مجید اور درود شریف وغیرہ پڑھنے میں صرف کریں۔

وَطن کے قریب پہُونچنا

جب وطن کے قریب پہونچیں تو پہلے کسی آدمی کو بھیجکر اپنی آمد سے مطلع کر دیں اور اپنی آبادی میں صبح یا شام کے وقت داخل ہوں رات کے وقت نہ داخل ہوں۔ آبادی میں داخل ہونے کے بعد اگر وقت مکروہ نہ ہو تو پہلے اپنے محلہ کی مسجد میں دو رکعت نفل پڑھیں پھر اپنے گھر میں بھی دو رکعت نفل پڑھیں اور خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے خیر و عافیت کے ساتھ سفر کو پورا فرمایا اور حج و زیارت کی سعادت کبریٰ اور نعمت عظمیٰ سے مشرف فرمایا۔

حَاجیوں کا اِستقبال

جب حاجی لوگ حج سے واپس آئیں تو ان سے ملاقات کریں۔ اور سلام و مصافحہ کے بعد ان کے گھر پہونچنے سے پہلے اپنے لیے دُعا کرائیں کہ حاجی کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

إِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَهُ

جب حاجی سے ملاقات کرو تو سلام و مصافحہ کرو اور اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو اس لیے کہ اس کے گناہ بخشدیئے گئے ہیں۔ (احمد، مشکوٰۃ)

حج مقبول اور حج مردود کی نشانیاں

حج مقبول کی نشانیاں تین ہیں (۱) حج کے بعد ہمیشہ کے لیے نرم دل ہوجانا (۲) گناہوں سے نفرت ہوجانا (۳) نیک اعمال کی طرف رغبت ہوجانا۔ اور حج مردود کی نشانیاں بھی تین ہیں جو ان کے برعکس ہیں۔ (۱) سخت دل ہوجانا (۲) گناہوں کی طرف مائل ہونا (۳) نیکیوں سے نفرت ہوجانا۔ (تفسیر نعیمی پارہ دوم ص۲۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

گفتہ اند نشان حج مبرور آنست کہ بہتر از انکہ رفتہ است برگردد۔ و بباید راغب در آخرت و زاہد در دنیا و بمعاصی عود نہ کند۔ (اشعۃ اللمعات جلد دوم ص۳۰۲)

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حج مقبول کی پہچان یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر واپس ہو اور آخرت کی رغبت رکھے اور دنیا والوں سے بچے اور گناہوں میں دوبارہ ملوث نہ ہو۔

لہذا ہر حاجی کو چاہئے کہ وہ اپنے حالات کا جائزہ لے۔ اگر وہ پہلے سے

اچھا نہ ہوا۔ نماز پڑھنے، زکاۃ دینے اور دوسرے فرائض و اعمال خیر کی طرف راغب نہ ہوا بلکہ نیکیوں سے متنفر ہوا اور گناہوں میں دوبارہ ملوّث ہوا تو اسے سمجھنا چاہئے کہ میرا حج مقبول نہ ہوا۔

حج سے گناہوں کی معافی

اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے رسالہ اعجب الامداد میں اس مسئلہ کی نفیس تحقیق فرمائی ہے جس کا خلاصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ حج سے گناہوں کی معافی کا مسئلہ اچھی طرح واضح ہو جائے۔

جس نے پاک مال، پاک کمائی، پاک نیت سے حج کیا اور اس میں لڑائی جھگڑا نیز ہر قسم کے گناہ اور نافرمانی سے بچا پھر حج کے بعد فوراً مر گیا اتنی مہلت نہ ملی کہ جو حقوق اللہ یا حقوق العباد اس کے ذمہ تھے انھیں ادا کرتا یا ادا کرنے کی فکر کرتا تو حج قبول ہونے کی صورت میں امید قوی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام حقوق کو معاف فرما دے اور حقوق العباد کو اپنے ذمہ کرم پر لے کر حق والوں کو قیامت کے دن راضی کرے اور خصومت سے نجات بخشے۔

اور اگر حج کے بعد زندہ رہا اور حتی الامکان حقوق کا تدارک کر لیا یعنی سالہائے گذشتہ کی ما بقی زکاۃ ادا کر دی، چھوٹی ہوئی نماز اور روزہ کی قضا کی جس کا حق مار لیا تھا اس کو یا مرنے کے بعد اس کے وارثین کو دیدیا جسے تکلیف پہونچائی تھی معاف کرا لیا۔ جو صاحب حق نہ رہا اس

کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد میں سے ادا کرنے سے کچھ رہ گیا تو موت کے وقت اپنے مال میں سے ان کی ادائیگی کی وصیت کر گیا خلاصہ یہ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے چھٹکارے کی ہر ممکن کوشش کی تو اس کے لیے بخشش کی اور زیادہ امید ہے۔ ہاں اگر حج کے بعد قدرت ہونے کے باوجود ان امور سے غفلت برتی انھیں ادا نہ کیا تو یہ سب گناہ از سر نو اس کے ذمہ ہوں گے اس لیے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد تو باقی ہی تھے ان کی ادائیگی میں تاخیر کرنا پھر تازہ گناہ ہوا جس کے ازالہ کے لیے وہ حج کافی نہ ہوگا۔ اس لئے کہ حج گذرے ہوئے گناہوں یعنی وقت پر نماز و روزہ وغیرہ ادا نہ کرنے کی تقصیر کو دھوتا ہے حج سے قضا شدہ نماز اور روزہ ہرگز نہیں معاف ہوتے اور نہ آئندہ کے لیے پروانۂ آزادی ملتا ہے۔ انتہیٰ کلامہٗ

اور حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ردّالمحتار جلد دوم صفحہ ۲۵۵ میں اس مسئلہ پر بحث کرنے کے بعد تحریر فرمایا۔

والحاصل ان تاخیر الدین	خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قرض کی ادائگی میں دیر
وغیرہ وتاخیر نحو الصلٰوۃ	لگانا اور نماز و زکاۃ وغیرہ کو ادا کرنے
والزکوٰۃ من حقوقہ تعالیٰ	میں تاخیر کرنا چونکہ یہ حقوق اللہ میں سے ہیں
فیسقط اثم التاخیر	اس لیے فقط تاخیر کا گناہ جو ماضی میں ہو چکا
فقط عما مضی دون الاصل	وہ معاف ہو جائے گا۔ لیکن اصل فرض
ودون التاخیر	اور نماز و زکاۃ وغیرہ فرائض کی ادائگی میں

للمستقبل قال فی البحر	جو آئندہ تاخیر ہوگی وہ معاف نہیں ہوگی۔
فلیس معنی التکفیر کما	بحرالرائق میں ہے حج جو گناہوں کا کفارہ
یتوھمہ کثیر من الناس	ہو جاتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرض
ان الدین یسقط عنہ	کی ادائیگی اور صوم وصلاۃ کی قضا اس کے
وکذا قضاء الصلاۃ و	ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے جیسا کہ بہت سے
الصوم والزکاۃ اذ لم یقل	لوگوں کا وہم ہے اس لیے کہ امت میں سے
احد بذلک۔ اھ	کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے۔

پھر اسی صفحہ پر چند سطر کے بعد تحریر فرمایا۔

فلا یقع بتکفیر الحج	تو یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ حج
للکبائر من حقوقہ	ان کبیرہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے
تعالیٰ فضلا عن حقوق	جو حقوق اللہ ہیں تو پھر بھلا حج حقوق العباد
العباد۔	کا کفارہ کیونکر ہو سکتا ہے۔

خدائے تعالیٰ سب مسلمانوں کے حج و زیارت کو قبول فرمائے

اور کعبۂ معظمہ و روضۂ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے بار بار مشرف فرمائے اور جملہ حقوق کے ادا کرنے کی توفیق رفیق بخشے

آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ

علیہ وعلیہم اجمعین ط

لاکھوں سلام

اس سلام کے پہلے دو شعر اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کے ہیں باقی اشعار حضرت شیخ العلماء علامہ اویس حسن عرف غلام جیلانی قدس سرہٗ شیخ الحدیث دار العلوم فیض الرسول نے ناچیز کی حج و زیارت سے واپسی پر استقبالیہ اجلاس میں پڑھے جانے کے لیے کہے تھے جو ادنیٰ تغیر کے ساتھ دوسرے حجاج کی آمد پر بھی پڑھے جا سکتے ہیں۔ (امجدی)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود — گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

مرحبا! مرحبا! حاجیِ امجدی — آمدِ باکرامت پہ لاکھوں سلام

تیرے احرام کی دلربا کیفیت — اس ادائے محبت پہ لاکھوں سلام

مثلِ پروانہ کے گرد کعبہ پھرے — اس طوافِ زیارت پہ لاکھوں سلام

آبِ زمزم بھی سیراب ہو کر پیا — اس کی پاکیزہ لذت پہ لاکھوں سلام

جب حطیمِ مقدس میں داخل ہوئے — اس خوشا بخت ساعت پہ لاکھوں سلام

پھر منیٰ اور عرفات کی حاضری — اس مبارک اقامت پہ لاکھوں سلام

روضۂ پاک کی جالیوں کے قریب — اس دعا کی اجابت پہ لاکھوں سلام

در حقیقت یہ ہے فیضِ امجد علی — ان کی پاکیزہ تربت پہ لاکھوں سلام

ہم سبھوں کے لیے بھی دعا کیجیے — اس دعا کی محبت پہ لاکھوں سلام

بس اویسِ حزیں پر نگاہِ کرم
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

از حضرت علامہ عبد المجید صاحب قدس سرہٗ سابق شیخ الحدیث منظر حق ٹانڈہ

اَنْتَ ظَهِيْرِيْ اَنْتَ الْمَلْجَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ
اَنْتَ كَرِيْمِيْ اَنْتَ الْمَاوٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ
اَنْتَ مُعِيْنِيْ اَنْتَ عِيَاذِيْ اَنْتَ عَوْنِيْ اَنْتَ عَيْنِيْ
اَنْتَ الدَّافِعُ كُلَّ بَلَايَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ
اَنْتَ حَبِيْبِيْ اَنْتَ طَبِيْبِيْ اَنْتَ دَوَائِيْ اَنْتَ شِفَائِيْ
اَنْتَ وَجِيْهٌ اَنْتَ مَدَاوَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ
بَحْرُ سَمَاءٍ بَدْرُ وَفَاءٍ بَدْءُ سَمَاءٍ شَمْسُ ضِيَاءٍ
يُوْجَدُ فِيْكَ كُلُّ الْحُسْنٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ
مِثْلُكَ لَيْسَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ لَا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْعُقْبٰى
حُسْنُكَ جُزْءٌ لَا يَتَجَزّٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ
اَنْتَ مُغِيْثِيْ اَنْتَ غِيَاثِيْ اَنْتَ غَوْثِيْ اَنْتَ غِنَائِيْ
اَنْتَ نَصِيْرِيْ اَنْتَ الْمَوْلٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

جان فدائے تو یارسول اللہ

از بلبل شیراز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جاں فدائے تو یارسول اللہ
دل گدائے تو یارسول اللہ

ارحم الراحمیں نہ بخشاید
بے رضائے تو یارسول اللہ

کاش ہر موئے من زباں بودے
در ثنائے تو یارسول اللہ

گر بیابم بجائے سُرمہ کشم
خاکپائے تو یارسول اللہ

سر نہاد ست بر درت سعدی
بے نوائے تو یارسول اللہ

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

از اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا

اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستہ تیرا

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں جچے دیکھ کے تلوا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار خطاوار گنہگار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

اُن کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

از استاذ زمن حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب قدس سرہٗ

کون کہتا ہے کہ زینت خلد کی اچھی نہیں
لیکن اے دل فرقتِ کوئے نبی اچھی نہیں

رحم کی سرکار میں پرسش ہے ایسوں کی بہت
اے دل اچھا ہے اگر حالت مری اچھی نہیں

اس جگہ سے دور رہ کر کیا مریں ہم کیا جئیں
آہ ایسی موت ایسی زندگی اچھی نہیں

ان کے در کی بھیک چھوڑیں سروری کیواسطے
ان کے در کی بھیک اچھی سروری اچھی نہیں

سایۂ دیوارِ آقا میں ہو بستر خاک پر
آرزوئے تاج و تختِ خسروی اچھی نہیں

ذرۂ طیبہ کی طلعت کے مقابل اے قمر
گھٹتی بڑھتی چار دن کی چاندنی اچھی نہیں

بیکسوں پر مہرباں ہے رحمتِ بیکس نواز
کون کہتا ہے ہماری بیکسی اچھی نہیں

بندۂ سرکار ہو پھر کر خدا کی بندگی
ورنہ اے بندے خدا کی بندگی اچھی نہیں

ان کے در پہ موت آجائے تو جی جاؤں حسنؔ
ان کے در سے دور رہ کر زندگی اچھی نہیں

رحم کے قابل ہی میری دلفگاری یارسول

از حضرت محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی قدس سرہ

دو جہاں میں دھوم ہے ہر جا تمہاری یارسول
آپ کی ہے منتظر قسمت ہماری یارسول

فرش کس کا آپ کا ہے عرش کس کا آپ کا
آپ ہی کے دم سے یہ رونق ہے ساری یارسول

اللہ اللہ آپ کا دیدار ہے دیدار حق
آپ کا دربار ہے دربار باری یارسول

آپ ہی کے ہاتھ میں ہے آپ ہی اب کیجئے
اپنے حاجت مند کی حاجت برآری یارسول

خواب میں ہی کیجئے بیدار قسمت کو مری
رحم کے قابل ہے میری دلفگاری یارسول

یارسول اللہ دہائی ہے دہائی آپ کی
دیکھ لوں اب شکل نوری پیاری پیاری یارسول

دور ہے منزل مسافر ہے تھکا ماندہ ہوا
پشت پر ہے معصیت کا بوجھ بھاری یارسول

میرے سر پر پنجۂ دست کرم رکھ دیجئے
نہریں رحمت کی ہوئی ہیں جن سے جاری یارسول

آپ کے دربار میں حاضر مثل سید بیشمار
ترکی و رومی و ہندی و بخاری یارسول

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی

از شیرِ بیشۂ سنت حضرت علامہ حشمت علی خان صاحب قدس سرہ

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی / ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی
جسوقت گواہی کی ہوئی ان کو ضرورت / بُت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی
جس وقت ہوئی بزمِ جہاں میں تری آمد / سجدے کو ترے جھک گیا اللہ کا گھر بھی
چہرہ ہے ترا آئینۂ حُسنِ الٰہی / دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی
ہو وصف ترے چہرۂ انور کا ادا کب / تلوے ہیں ترے غیرتِ خور رشکِ قمر بھی
حق نے تمہیں قادر کیا اور غیب کا عالم / بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی
سرداروں کے سر خم ہیں درِ پاک پہ تیرے / ساجد تری سرکار میں ہیں دل بھی جگر بھی
جھولی کو مری بھر دے نواسوں کا تصدق / سگ ہوں ترا محتاج ترا دستِ نگر بھی

سگ ہوں میں عبید رضوی غوث و رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی

اللہ کا دیدار ہے دیدار تمھارا

از حضرت مولانا جمیل الرحمٰن صاحب بریلوی قدس سرہٗ

وہ حسن ہے اے سیّدِ ابرار تمھارا
اللہ بھی ہے طالبِ دیدار تمھارا

محبوب ہو تم خالقِ کل مالکِ کل کے
کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمھارا

کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرتِ یوسف
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمھارا

اللہ نے بنایا تمھیں کونین کا حاکم
اور رکھا لقب احمد مختار تمھارا

بگڑے ہوئے سب کام سنبھل جائیں اسی دم
دل سے جو کوئی نام لے اک بار تمھارا

دُنیا میں قیامت میں سرِ پل پہ لحد میں
دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمھارا

اعدا کو جلانے کے لیے نارِ حسد میں
ہم ذکر کیے جائیں گے سرکار تمھارا

بلبل ہے جمیلِ رضوی اے گلِ وحدت
مِل جائے لیے رہنے کو گلزار تمھارا

مدینہ چھوڑ کر اب اُن کا دیوانہ نہ جائیگا

❋

از حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی

جمالِ نور کی محفل سے پروانہ نہ جائیگا — مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائیگا
بڑی مشکل سے آیا ہے پلٹ کر اپنے مرکز پر — مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائیگا
یہ مانا خلد بھی ہے دل بہلنے کی جگہ لیکن — مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائیگا
نشیمن باندھنا ہے شاخِ طوبیٰ پر مقدر کا — مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائیگا
جو آنا ہے تو آئے خود اجل عمرِ ابد لیکر — مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائیگا
ٹھکانا مل گیا ہے فارغِ محشر کے دامن میں — مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائیگا
فراشِ عرش سے اب کون اُترے فرشِ گیتی پر — مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائیگا
دو عالم کی امیدوں سے کہو مایوس ہو جائیں — مدینہ چھوڑ کر اب ان کا دیوانہ نہ جائیگا
نہ ہو گر داغِ عشقِ مصطفےٰ کی چاندنی دل میں — غلامِ باوفا محشر میں پہچانا نہ جائیگا

پہونچ جائے گا ان کا نام لیکر خلد میں ارشد
تہی دامن سہی نازِ غلامانہ نہ جائے گا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

از اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں مِلک اور جَو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

اس بتول جگر پارۂ مصطفیٰ
حجلہ آرائے عفت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ ۔۔۔ جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

وہ حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء ۔۔۔ راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہیدِ بلا شاہ گلگوں قبا ۔۔۔ بیکسِ دشتِ غربت پہ لاکھوں سلام

اہل اسلام کی مادرانِ شفیق ۔۔۔ بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

ہاں نثاران بدر و احد پر درود ۔۔۔ حق گذارانِ بیعت پہ لاکھوں سلام

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا ۔۔۔ اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفیٰ ، مایۂ اصطفا ۔۔۔ عز و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل ۔۔۔ ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر ۔۔۔ اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

ترجمانِ نبی، ہم زبانِ نبی ۔۔۔ جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

زاہدِ مسجدِ احمدی پر درود ۔۔۔ دولتِ جیشِ عسرت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صاحب قمیصِ ہدیٰ ۔۔۔ حلہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیرِ حق اشجع الاشجعین ۔۔۔ ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

شیر شمشیر زن شاہ خیبر شکن ۔۔۔ پرتوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن ۔۔۔ اہل ولد عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں ۔۔۔ شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور ۔۔۔ بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

يَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْب سَلَامٌ عَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ
يَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَيْكَ
اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرُ
مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَاَيْنَا قَطُّ يَا وَجْهَ السُّرُوْرِ
يا نبی سلام علیك
اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ
اَنْتَ اِكْسِيْرٌ وَّغَالٍ اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ
یا نبی سلام علیك
السلام اے جانِ عالم السلام ایمانِ عالم
شاہِ دیں سلطانِ عالم تم سے بے سامان عالم
یا نبی سلام علیك
آپ سلطانِ مدینہ مہبطِ وحی و سکینہ
نور سے معمور سینہ مشک سے بہتر پسینہ
یا نبی سلام علیك
رحمتوں کے تاج والے عرش کی معراج والے
دو جہاں کے راج والے عاصیوں کی لاج والے
یا نبی سلام علیك
دکھ بھرے نالوں کا صدقہ نازکے پالوں کا صدقہ
کربلا والوں کا صدقہ بھیک دو لالوں کا صدقہ
یا نبی سلام علیك
دور سے آئے ہوئے ہیں رنج و غم کھائے ہوئے ہیں
تم پہ اترائے ہوئے ہیں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں
یا نبی سلام علیك

تصنیفات فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی

فتاوی فیض الرسول (اول) کتاب العقائد سے کتاب الرضاع تک ۱۰۱۲ مسائل کا مستند ذخیرہ صفحات ۶۰۰ صفحات ۔ قیمت

فتاوی فیض الرسول (دوم) کتاب الطلاق سے کتاب المیراث تک ۵۹۹ مسائل کا مدلل مجموعہ صفحات ۷۰۰ صفحات ۔ قیمت

انوار الحدیث :۔ ایک سو سے زائد عنوان پر اعراب و ترجمہ کے ساتھ ۴۵۵ حدیثوں اور ۴۷۴ مسئلوں کا مستند ذخیرہ قیمت اردو قیمت ہندی

بزرگوں کے عقیدے :۔ تصرف و اختیار اور علم غیب وغیرہ کے متعلق بزرگوں کے عقیدے ۔ قیمت

فقہی پہیلیاں :۔ حیرت میں ڈالنے والے ۳۲۵ مسائل کا مدلل مجموعہ ۔ قیمت

خطبات محرم :۔ محرم کے لئے بارہ تقریروں کا شاندار معتمد مجموعہ ۔ قیمت

تعظیم نبی :۔ مسئلہ تعظیم کی نہایت اعلیٰ تحقیق ۔ قیمت

معارف القرآن :۔ چند آیات کریمہ کے ترجمے اور ان کے فائدے ۔ قیمت

حج و زیارت :۔ حاجیوں کے لئے گرانقدر تحفہ ، آخر میں نعتیں اور سلام ۔ قیمت

انوار شریعت :۔ عقائد ، نماز ، زکاۃ ، روزہ اور نکاح و طلاق وغیرہ کے مسائل کا مستند ذخیرہ جو بیس سالہ فتوی نویسی کے تجربہ کے بعد لکھی گئی ہے ۔ قیمت اردو ہندی

ضروری مسائل :۔ آٹھ مدلل اہم فتاوی کا شاندار مجموعہ ۔ قیمت

غیر مقلدوں کے فریب :۔ اس میں نام نہاد اہل حدیث کی مکاریوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے ۔ قیمت

علم اور علماء :۔ قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ کی روشنی میں علم دین اور علماء کی فضیلتوں کا مجموعہ ۔ قیمت

سید الاولیاء :۔ حضرت سید احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمۃ کے حالات ، کرامات اور ملفوظات ۔ قیمت

باغ فدک و حدیث قرطاس :۔ رافضیوں (شیعوں) کے چند اعتراضات کے جوابات ۔ قیمت

محققانہ فیصلہ :۔ بدعت ، صلاۃ و سلام اور اولیاء کرام کی نذر وغیرہ آٹھ مختلف فیہ مسائل کا مدلل اور مستند مجموعہ ۔ قیمت اردو ہندی

بدمذہبوں سے رشتے :۔ قرآن و حدیث اقوال ائمہ کی روشنی میں ان کا شرعی حکم ۔ قیمت

گلدستۂ مثنوی :۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ کی مثنوی شریف کا ایمان افروز انتخاب مع ترجمہ و مختصر تشریح ۔ قیمت

اوجھڑی کا مسئلہ :۔ اوجھڑی اور آنتیں کھانے کے متعلق مفتیوں کا فیصلہ ۔ قیمت

نورانی تعلیم :۔ بچوں اور بچیوں کی تعلیم کا سنیت افروز سلسلہ ۔ قاعدہ کے ساتھ مکمل چھ حصے ۔ پورا سٹ قیمت

نوٹ :۔ اس کے علاوہ دیگر علماء اہلسنت کی کتابیں قرآن پاک معریٰ ، مترجم پارہ جات ، تعمیر ادب مکمل اور ہر قسم کے قاعدے بھی ہم سے طلب کریں ۔

ملنے کا پتہ :۔ **کتب خانہ امجدیہ ، مہراج گنج ضلع بستی یو پی** پن ۲۷۲۰۰۱